﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد20 جمعۃ المبارک28/جون2013ء
12/شعبان 1434 ہجری قمری 21/احسان 1392 ہجری شمسی شمارہ 26

## صبر ایک نعمت ہے

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص صبر کرنا چاہے گا اللہ اس کو صبر کی توفیق دے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف عن المسئلۃ حدیث نمبر 1376)

## 2003-2004ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ

## جو افضال وانوارِ الٰہی کی بارش دن رات جماعت احمدیہ پر نازل ہو رہی ہے اسے ہم کبھی شمار نہیں کر سکتے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 178 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔امسال Saint Kitts & Navis اور Martinique میں جماعت کا نفوذ ہوا۔ 542 نئی جماعتیں قائم ہوئیں، 162 مساجد اور 159 مراکز کا اضافہ ہوا، Kannada زبان میں پہلی دفعہ ترجمہ قرآن کریم طبع ہوا۔اس طرح جماعت کی طرف سے شائع شدہ تراجم قرآن کریم کی تعداد 58 ہوگئی ہے۔دوران سال 84 مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا۔مختلف ممالک میں جماعتی پریسوں کی کارکردگی کا ذکر۔

## اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اور مختلف میدانوں میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی کا ایمان افروز تذکرہ

اسلام آباد (ٹلفورڈ Surrey) میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 38ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر
31 جولائی 2004ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ– بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔
يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (الصف:9)

آج کے اس دوسرے دن کے خطاب میں، دوران سال جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوئی ہوتی ہے، اس کا کچھ مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔ شاید بارش کے قطرے تو گنے جا سکتے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شمار کرنا اب ممکن نہیں رہا۔ اگر تفصیل میں جا کر ان کا ذکر کیا جائے تو ناممکن ہے کہ یہ مضمون جلسہ کے ان دنوں میں ختم ہو سکے۔ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدے کیے تھے ان کو کس طرح پورا فرما رہا ہے۔اس زمانہ میں بھی ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کے لئے ہر روز ایک نئی شان سے ان فضلوں کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ نظروں کے سامنے آجاتے ہیں کہ:

تُو سچے وعدوں والا، منکر کہاں کدھر ہے

اور ان فضلوں کو دیکھ کر کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان میں اور اضافہ فرماتا چلا جاتا ہے، ان کو اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ کسی کارکن کو یا کسی احمدی کو کبھی یہ خیال نہیں آیا اور نہ آنا چاہیے، نہ آتا ہے کہ جماعت کی یہ ترقی شاید ہماری کوششوں کا نتیجہ ہے بلکہ یہ تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نتیجہ ہے۔ اُس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی میں ہمیں بھی وہ نظارے دکھائے اور اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے جو فضل نازل ہو رہے ہیں وہ ہم دیکھ رہے ہیں اور انہی کا ذکر کرنے کے لئے ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی یہ کہتے ہیں کہ ؎

ہوا مَیں تیرے فضلوں کا منادی

یہ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں، حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔“

اب مَیں کچھ باتوں کا ذکر کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا مومنوں کو مالی قربانی کا بنیادی حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں اس کے ایسے عظیم نظارے دیکھنے میں آتے ہیں کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس علیہ السلام کو کیسی پیاری جماعت عطا فرمائی ہے جو اپنے پر تنگی وارد کر کے بھی اللہ کی خاطر قربانیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔ لوگ دعاؤں کے لیے لکھ رہے ہوتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وعدے پورے کرنے کی توفیق دے۔ تو آج کل کی مادی دنیا میں جہاں ہر طرف نفسا نفسی ہے اور ہر کوئی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے لگا رہتا ہے جماعت کے ساتھ یہ نظارے ہیں۔ مختصراً کچھ کوائف کا مَیں ذکر کرتا ہوں۔

مالی سال 2003-04ء کے لئے حالانکہ جماعتوں کو بڑے بڑے ٹارگٹ دیئے گئے تھے۔ تو جو کچھ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں اُن کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف بجٹ پورے ہوئے بلکہ پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی جماعت کو توفیق ملی اور مجموعی طور پر عالمگیر جماعت احمدیہ نے گزشتہ سال کی نسبت ساڑھے چوبیس فیصد سے زائد کی قربانی پیش کی ہے۔

ذرا پیچھے جائیں اور اُس زمانہ کو بھی دیکھیں جب دشمن جماعت کے ہاتھوں میں کشکول تھمانے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ اور آج یہ وقت ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیاری جماعت اشاعتِ دین کے لیے اور دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے کروڑوں اربوں کے حساب سے مالی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے ان کا تفصیلی ذکر تو اس وقت نہیں کیا جا سکتا۔ جو چند نمونے میں نے لیے ہیں اگر ان کا بھی میں ذکر کروں تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔ بہرحال ان مالی قربانیوں میں جو صفِ اول کے ممالک ہیں ان کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔ ان میں امریکہ نے قربانیوں میں تقریباً بیس فیصد سے زائد اپنا اضافہ کیا ہے۔ جرمنی نے بھی پندرہ فیصد کیا۔ کینیڈا نے تقریباً ساڑھے بارہ فیصد کیا اور اس طرح بہت سارے ملک ہیں۔ یورپ کے دوسرے ممالک بیلجیم، سویڈن، فرانس وغیرہ بھی قابلِ ذکر ہیں۔ پھر افریقن ممالک میں جو غریب ممالک ہیں اُن میں گیمبیا کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 26 فیصد سے زائد اضافہ کیا اور

وصولی کی۔ پھر قازقستان، آسٹریلیا، سیرالیون، نائیجیریا وغیرہ جماعتوں میں بھی بڑی تیزی سے مالی قربانی کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ یہ تو مالی قربانیوں کا مختصر ذکر تھا۔

## نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

نئے ممالک میں جہاں جہاں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اب مَیں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 178 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ (اس موقع پر حاضرین میں سے کسی نے نعرۂ تکبیر بلند کیا تو حضور انور نے فرمایا: شکر ہے آپ نے نعرہ لگا دیا۔ انتظامیہ تو بہت محتاط ہوگئی ہے)۔ 1984ء کے آرڈیننس کے بعد گزشتہ بیس سالوں میں جبکہ مخالفین نے جماعت کو نابود کرنے کے لیے پورا زور لگایا اور ہر حربہ استعمال کرنے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو 87 نئے ممالک عطا فرمائے ہیں۔ اب تک جو ترقی ہو چکی تھی اور جو کوششیں تھیں وہ بظاہر آخر تک اس طرح لگ رہا تھا، اور مجھے بڑی فکر تھی کہ شاید اس سال کوئی نئے ممالک شامل نہ ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے دینے کے بھی عجیب طریقے ہیں اور ایسا فضل فرماتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی دو نئے ممالک جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ان میں اگر مَیں صحیح تلفظ بول رہا ہوں تو ایک سینٹ کٹس اینڈ نیوس (Saint Kitts & Navis) ہے اور دوسرا مارٹینیک (Martinique) ہے۔ یہ جو سینٹ کٹس اینڈ نیوس ہے اس میں جماعت کے نفوذ کا منصوبہ جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ (Trinidad) کے سپرد تھا۔ گزشتہ سال امیر صاحب نے یہاں خود ہی تبلیغی وفد بھجوایا جس کی تبلیغ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پہلا پھل عطا ہوا۔ اور اس کے بعد پھر ایک فیملی جو ٹرینیڈاڈ میں تھی اور اس کے چھ افراد تھے وہ بھی وہاں شفٹ کر گئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اب جو رپورٹس ہیں تو امید ہے کہ انشاء اللہ (وہاں) مزید کامیابیاں سامنے آئیں گی۔

پھر مارٹینیک Martinique جو ہے اس میں فرانس کی جماعت کو احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی۔ یہ جزیرہ بھی ٹرینیڈاڈ کے شمال میں واقع ہے اور یہاں فرانس سے وفد گیا۔ ریڈیو پروگرام بھی ہوئے، سوال جواب کی مجالس ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو پھل عطا فرمائے اور اب یہ جو تبلیغ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیز ہو چکی ہے۔ اس وقت چھ اور آدمیوں نے وہاں بیعت کر لی ہے۔ الحمدللہ۔

## نئی جماعتوں کا قیام

اب میں ملک وار جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن کا مختصراً ذکر کرتا ہوں۔ پاکستان کے علاوہ دنیا میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں یہ تین سو چوّن (354) ہیں۔ اور ان کے علاوہ جو اس سال اب تک ہو چکی تھیں ان میں سے ایک سو اٹھاسی (188) نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر پانچ سو بیالیس (542) علاقوں میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہو چکا ہے۔ اور ان میں سرِفہرست ہندوستان ہے۔ یہاں ایک سو اکاون (151) نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ پھر بورکینا فاسو ہے یہاں اکاون (51) مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ پھر سیرالیون ہے اٹھارہ (18)، پھر تنزانیہ اور نائیجیریا، غانا، انڈونیشیا وغیرہ ملک ہیں۔ بہرحال کافی ممالک ہیں جہاں نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ: ایک شہر ''باکونے'' (Becancons) (سپیلنگز اس کے پتہ نہیں کیا ہیں لیکن تلفظ جو سنا ہے یہی ہے) میں مقیم ایک البانین عثمان مراد سے ہمارا رابطہ ہوا۔ انہوں نے ہمیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ کہتے ہیں جب میں اپنے دو سیکرٹریان کے ساتھ لمبا سفر کر کے اس شہر میں پہنچا تو انہوں نے سٹیشن پر اپنے بیٹے کو لینے بھیجا ہوا تھا۔ پھر اصرار کیا کہ آپ ہمارے گھر آئیں۔ کہتے ہیں جب ہم ان کے گھر گئے تو وہاں ایم ٹی اے لگا ہوا تھا اور ساتھ ہی ان کے کمرے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اور میری تصویر بھی لگی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ کہتے ہیں ہم حیران رہ گئے کہ یہ یہاں کس طرح ہوگیا؟ یہ تو پہلے سے احمدی لگ رہے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ جس زمانے میں جماعت نے بوسنیا کی مدد کی تھی اس وقت وہ احمدیت میں شامل ہوئے تھے اور بعد میں یہاں آکر آباد ہوگئے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ان کا رابطہ کٹ گیا۔ یہ مستری کا، راج گیری (Masonary) کا کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں میں ایک دن اونچی جگہ چڑھا کام کر رہا تھا تو آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آسمان کی طرف دیکھ کر میں نے دعا کی کہ ساری زندگی میں نے کمانے میں گزاری ہے، اب احمدیت کے لئے کام کرنا چاہتا ہوں تُو اس جنگل میں مجھے احمدی لوگوں سے ملا دے۔ دور دراز علاقہ تھا۔ تو یہ کہتے ہیں میں نے یہی دعا کی اور آج اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی اور آپ لوگ یہاں آگئے ہیں۔ دوپہر بارہ بجے تک پھر ان کے گھر میں مجلس جمی رہی، گفتگو جاری رہی اور فیملیاں بھی وہاں آئیں ان کو بھی پیغامِ حق پہنچایا جس کے نتیجہ میں تین نئے خاندان جماعت میں شامل ہوگئے۔ ابھی تفصیلی بیعتوں کا ذکر تو آگے آئے گا۔

## مساجد کی تعمیر

پھر مساجد کی تعمیر ہے۔ جماعت کو دورانِ سال خدا تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی۔ ان کی تعداد ایک سو باسٹھ (162) ہے۔ جس میں سے چوہتّر (74) نئی مساجد بنی ہیں اور اٹھاسی (88) مساجد اللہ تعالیٰ نے بنی بنائی عطا فرمائی ہیں۔ اور یہ گزشتہ بیس سالوں میں (1984ء سے لے کے اب تک۔ جب وہ آرڈیننس بنا تھا کہ کسی طریقہ سے احمدیت کو ختم کیا جائے) تیرہ ہزار چار سو ستاون (13,457) نئی مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ان میں گیارہ ہزار پانچ سو ساٹھ (11,560) مساجد جو ہیں اپنے اماموں اور مقتدیوں سمیت جماعت کو ملی ہیں۔ گاؤں کے گاؤں احمدی ہوئے ہیں۔

پھر بعض ممالک کی مساجد کا ذکر کرتا ہوں۔

دورانِ سال امریکہ میں شکاگو (Chicago) میں بھی ایک مسجد بنی۔ اور تقریباً چھبیس لاکھ ڈالر میں مکمل ہوئی ہے۔ پھر اس کے علاوہ ہیوسٹن میں مسجد کی تعمیر ہوئی۔ یہ ملا کر اب امریکہ میں کُل پندرہ (15) مساجد ہوگئی ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی چار پانچ اور جگہوں پہ مساجد کیلئے زمینیں خریدی گئیں، پلاٹ خریدے گئے یا تعمیر ہو رہی ہے۔

اسی طرح کینیڈا میں گزشتہ سال ٹورانٹو کے نواحی علاقہ بریمپٹن میں جماعت کو ایک نہایت اہم جگہ پر اڑھائی ایکڑ زمین برائے تعمیر مسجد خریدنے کی توفیق ملی۔ وہاں نقشہ بھی دیکھا ہے۔ اب جب میں وہاں گیا ہوں وہ جگہ دیکھی۔ انشاء اللہ وہاں جلدی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

پھر سینٹ کیتھرائن (Saint Catherines) کے مقام پر بھی مسجد کے لئے پونے دو ایکڑ زمین خریدی گئی۔ یہ بھی بڑی خوبصورت جگہ پر واقع ہے۔ پھر سینٹر کے طور پر بھی جماعت کینیڈا کو ونڈسر کے مقام پر ایک بڑی خوبصورت، باموقع سکول کی عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے، جس کا covered area اٹھارہ ہزار مربّع فٹ ہے۔

جرمنی میں بھی سو مساجد کی جو تعمیر ہو رہی ہے ان میں سے اس سال دو مساجد انہوں نے تعمیر کی ہیں اور مزید تین کی ان کو امید ہے انشاء اللہ کر لیں گے یا ہو چکی ہوں گی۔

برطانیہ تو اب ہر کوئی جانتا ہے اور دنیا میں ہر جگہ یہ بات مشہور ہو چکی ہے کہ بیت الفتوح اس سال مکمل ہوئی اور دنیا کے پریس میڈیا نے اسے بہت کوریج دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک غیر معمولی نشان نظر آتا ہے۔ برطانیہ کے ایک قومی اخبار انڈی پینڈنٹ (Independent) کا ایک ہفتہ وار میگزین ''دی انفارمیشن'' (The Information) کے نام سے ہے اس میں دنیا کی پچاس ماڈرن بلڈنگز میں اس مسجد بیت الفتوح کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ یوکے (UK) والوں کے لئے برمنگھم میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ اور بریڈفورڈ اور ہارٹلے پُول میں بھی مسجد کا پروگرام ہے۔ انشاء اللہ اِس سال اُن کی بنیادیں رکھی جائیں گی۔ (اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا کہ یہ جو کل شکایت تھی کہ آواز نہیں پہنچ رہی، صرف ایک طرف ہے، کیا آج ہر جگہ پہنچ رہی ہے؟ جو پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں وہ بتائیں کہ آواز ہر جگہ پہنچ رہی ہے؟ حاضرین نے جواب دیا: جی۔ تو فرمایا کہ اچھا)۔ ہندوستان میں دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 29 نئی مساجد کا اضافہ ہوا ہے اور یہاں مساجد کی کُل تعداد دو ہزار چوّن (2054) ہو چکی ہے۔

بنگلہ دیش میں بھی تین مساجد مکمل ہوئی ہیں۔ یہاں بھی مُلّاں کی دشمنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے شر سے احمدیوں کو محفوظ رکھے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔

انڈونیشیا کو بھی 7 نئی مساجد ملیں اور اب ان کی تعداد 367 ہوگئی ہے۔

کمبوڈیا میں دو مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ غانا میں اکیس مساجد کا اضافہ ہوا۔ اور اب جب میں دورے پہ گیا ہوں تو انہوں نے کافی مساجد کے، تقریباً گیارہ مساجد کے افتتاح کروائے، اور دو کا سنگِ بنیاد بھی رکھوایا۔

پھر نائیجیریا میں امسال انہوں نے 9 نئی مساجد تعمیر کی ہیں اور 8 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یہاں بھی میں نے ان کو کہا تھا کہ ہر جگہ جہاں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے، جہاں جہاں جماعت قائم ہے مساجد بنائیں۔ جو مخیّر حضرات ہیں وہ آگے آئیں اور مسجد کا خرچہ اٹھائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی لوگ سامنے آرہے ہیں اور انہوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم مسجدیں بنائیں گے۔ انشاء اللہ۔

اسی طرح سیرالیون میں دورانِ سال 16 مساجد کا اضافہ ہوا۔ سینیگال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک 84 مساجد بن چکی ہیں۔ (یہ اضافہ انہوں نے یہاں نہیں لکھا)۔ گیمبیا میں 2 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ مڈغاسکر میں گزشتہ سال پہلی نئی مسجد تعمیر ہوئی تھی اور اس سال مزید 2 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔

کونگو میں 4 اور یوگنڈا میں 7 نئی مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ کینیا کو بھی سو مساجد کا ایک منصوبہ دیا گیا تھا اور انہوں نے اس میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 51 مساجد تعمیر کر لی ہیں۔

تنزانیہ کو بھی 100 مساجد کا منصوبہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے 42 مساجد تعمیر کر لی ہیں اور 3 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ بورکینا فاسو میں 5 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اور اس دفعہ دورہ کے دوران میں نے 3 مساجد کا افتتاح بھی کیا۔

بینن میں 2 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور کوتونو شہر جو اب ان کا capital بن رہا ہے بلکہ بن چکا ہے جبکہ پہلے پورتو نووو (Porto Novo) کیپیٹل تھا۔ یہاں یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ اور بڑی خوبصورت اور سڑک کے اوپر ہے۔ اس کا بھی اس دفعہ دورہ کے دوران افتتاح ہوا ہے۔ پھر بینن کے نارتھ میں پاراکو (Parakou) میں جماعت کی پہلی مسجد ''مسجد العافیۃ'' تعمیر ہوئی۔ اس دورہ کے دوران ایک مسجد کا پورتو نووو میں بھی سنگِ بنیاد رکھا۔ اور اب اللہ کے فضل سے بینن میں 11 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔

گزشتہ بیس سالوں میں پاکستان میں مخالفین نے ہماری جماعت کی بعض مساجد کو شہید کیا یا حکومت نے ان پر پابندی لگا دی اور سربمہر (seal) کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس کے مقابلہ میں تیرہ ہزار چار سو ستاون (13457) مسجدیں عطا فرما دیں۔

ہم تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مخالفین اپنے زعم میں ہم سے لڑ رہے ہیں۔ وہ سن لیں کہ وہ ہم سے نہیں لڑ رہے۔ وہ خدا سے لڑ رہے ہیں۔ اللہ کے قہر سے ان کو ڈرنا چاہیے کہ جس دن وہ ان پر نازل ہوگا تو ان کی خاک کا بھی پتہ نہیں چلنا۔

امیر صاحب جزائر فجی لکھتے ہیں کہ ایک رابی جزیرہ میں کافی عرصہ سے بڑی کوشش کر رہے تھے۔ مسجد کے لئے جگہ نہیں مل رہی تھی تو اچانک کچھ عرصہ پہلے جب انہوں نے دوبارہ کوشش کی۔ مجھے بھی لکھا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں دعا کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا ہے کہ کونسل کی طرف سے خط ملا ہے کہ مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی اجازت ہے۔ کچھ مہینے پہلے یہ اجازت ملی اور الحمدللہ اس جزیرہ کی جو مسجد ہے وہ بھی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔

مبارک محمود صاحب لکھتے ہیں کہ دارالسلام (تنزانیہ کا دارالحکومت۔ ناقل) سے عروشہ (Arusha) جانے والی شاہراہ پر کوڈی زینگا (Kodi Zinga) ایک گاؤں ہے وہاں جماعت کا پودا لگا۔ اور کچھ عرصہ میں اچھی فدائی جماعت بن گئی۔ گاؤں کے چیئرمین نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ ایک احمدی نے مسجد کے لئے زمین وقف کی۔ جماعت نے وہاں پختہ مسجد تعمیر کر لی۔ لیکن اس سارے عرصہ میں جماعت کی سخت مخالفت بھی ہوتی رہی۔ دوسرے جو مسلمان ہیں وہ مخالفت کرتے رہے۔ اس گاؤں میں عین سڑک کے کنارے غیر احمدیوں کی بھی مسجد تھی۔ وہی پاکستان والی حرکتیں وہاں بھی ہوتی ہیں۔ اور یہ لوگ دوسرے شہروں سے مولوی منگواتے تھے۔ اور مسجدوں سے ہر قسم کی مغلظات جماعت کے خلاف بکتے رہتے تھے۔ اس مسجد میں بھی دوسرے شہروں سے مولوی آتے تھے۔ (انہوں نے) احباب کے ساتھ مناظرے بھی کئے۔ خدا کا کرنا اب کیا ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے ہائی وے (Highway) کو چوڑا کرنے کے لئے یہ قانون بنایا کہ شاہراہ کے دونوں طرف 75 فٹ تک کسی قسم کی بھی آبادی نہیں رہنے دینی۔ تعمیر کو ممنوع قرار دے دیا تو جو جماعت کی مسجد تھی وہ تو 75 فٹ سے پانچ فٹ باہر نکلی اور اُن کی مسجد اس کے اندر آگئی۔ اس طرح اُس کو گورنمنٹ نے خود ہی بلڈوز کر دیا۔

## تبلیغی مراکز میں اضافہ

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے تبلیغی مراکز میں 159 کا اضافہ ہوا ہے۔ اور مختلف ممالک میں اب اللہ کے فضل سے کُل تعداد 1398 ہو چکی ہے۔ انڈونیشیا میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ میں مختلف جگہوں پر، وی آنا میں، غانا میں، نائیجیریا میں، تنزانیہ میں، (تعداد تو اس وقت بتانے کا وقت نہیں رہا) بورکینا فاسو میں۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

## (عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

### حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر253**

## مکرم اسامہ الخطیب صاحب(3)

پچھلی دواقساط میں ہم نے مکرم اسامہ الخطیب صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔اس قسط میں باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔وہ بیان کرتے ہیں:

### ایک خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا

ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے،عربی ویب سائٹ پرموجودمواد کو پڑھ کراس کے بارہ میں مکمل تحقیق کرنے اور موجودہ زمانے کی حالت دیکھنے سے مَیں اسی نتیجہ پر پہنچا کہ یہ جماعت حق پر ہے اورحضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا مہدی ہونے کا دعویٰ سچا ہے۔یہ جان کر جہاں خوشی ہوئی وہاں ایک دکھ کا احساس بھی دامنگیر تھا۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ میں قبل ازیں اس حسرت کو لے کر روتا تھا کہ کاش میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تو آپ کی زیارت اور ملاقات سے مشرف ہوتا،میری یہ خواہش اور حسرت ایسی تھی جس کا پورا ہونا ناممکن تھا،اس لئے میں ہمیشہ سوچتا تھا کہ کاش ایسا ہوجائے کہ امام مہدی کا ظہور اس زمانے میں ہوجائے تو میں ان سے ملاقات اور ان کی بیعت کر کے ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس کی جماعت میں شامل ہوجاؤں،لیکن اب تحقیق کے بعد جب یہ حقیقت مجھ پر آشکار ہوئی کہ امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے اوران کو فوت ہوئے سو سال بھی گزر گیا ہے تو جہاں اس مبعوث ربّانی پر ایمان لانے کی خوشی تھی وہاں اس بات کا دکھ بھی تھا کہ امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کا میرا دیرینہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی علیہ السلام کے خلیفہ سے ملاقات کا شرف عطا فرمائے۔آمین۔

### بیعت کا فیصلہ

مَیں اور میرے والد صاحب تو احمدیت کی صداقت کے قائل ہو چکے تھے۔اس کے بعد میرے بڑے بھائی کے ساتھ ہماری بحث چلنے لگی۔وہ ہر بات کو سن کر حیران بھی ہوتا اور پسندیدگی کا اظہار کرتا۔ایک دن میں نے اس سے کہا کہ ہم آپ سے روزانہ یہ باتیں اس لئے نہیں کرتے کہ آپ صرف پسندیدگی کا اظہار کر کے خاموش ہوجائیں بلکہ میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ شخص جس کی عربی ویب سائٹ کے ہوم پیج پر تصویر ہے یہی سچے امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جن پر ایمان لانے کی ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے۔میں نے مزید کہا کہ باوجود اس کے کہ مصر میں جماعت کے بارہ میں حالات مخدوش ہیں پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ ایسی صورتحال میں پاکستان کے احمدی ہمارے لئے بہترین نمونہ پیش کررہے ہیں کیونکہ وہ سخت نامساعد حالات کے باوجود اپنے ایمان پر قائم ہیں اس لئے میں تو امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔میری یہ بات سن کر میرے والد صاحب نے کہا کہ میں بھی تمہارے ساتھ ابھی بیعت کے لئے تیار ہوں۔ہمارے واضح موقف کے باوجود میرا بڑا بھائی کسی قدر متردد ہی رہا۔میں نے اسے کہا کہ جس طرح میں نے پوری تحقیق کے بعد فیصلہ کیا ہے اسی طرح آپ کو بھی اس کا حق ہے لہذا آپ اچھی طرح سوچ لیں اور ہر بات کو خوب پرکھ لیں۔اس کے بعد والدہ صاحبہ اورچھوٹے بھائی سے بات ہوئی۔والدہ صاحبہ کو تو کسی بات پرکوئی اعتراض نہ تھا لیکن میرے چھوٹے بھائی نے اس بارہ میں کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔

اس کے بعد میں نے عربی ویب سائٹ پر یہ پیغام چھوڑا کہ ہم احمدی ہیں اور مصر میں خود کو اکیلا محسوس کرتے ہیں۔ہم بیعت کرنا چاہتے ہیں ۔ براہ کرم ہماری راہنمائی فرمائیں۔میں نے رابطہ کے لئے اپنا فون نمبر بھی لکھ دیا۔چند روز بعد مجھے مکرم ڈاکٹر حاتم صاحب کا فون آیا۔ ان سے بات کر کے جو خوشی ہوئی اس کا لفظوں میں بیان ممکن نہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے میرے والد صاحب سے بھی بات کی تو ان کی خوشی بھی دیدنی تھی۔اس گفتگو میں ہم نے باضابطہ طور پر بیعت کرنے کے لئے آنے والے جمعہ کا روز مقرر کیا۔

اسی روز شام کو ہمارے لئے ایک خوشگوار سرپرائز (surprise) تھا۔میرے والد صاحب کو ایک فون کال موصول ہوئی۔دوسری طرف سے بولنے والی شخصیت مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب کی تھی جو کینیڈا سے فون کر کے ہمیں بیعت کے فیصلہ پر مبارکباد دے رہے تھے۔ہم جذبات سے اس قدر مغلوب ہوئے کہ خوشی سے اشکبار ہوگئے۔

پھر ہم نے مقررہ دن جا کر بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا۔دو تین ماہ کے بعد میرے بڑے بھائی نے بھی بیعت کرلی۔

### بیعت کے بعد تبدیلی

بیعت کے بعد مجھ میں غیر معمولی تبدیلی آئی۔میرا بولنے کا انداز ہی بدل گیا، نرم وپاک زبان کا استعمال معمول بن گیا، دل سکون واطمینان سے بھر گیا اورطبیعت پر ایک نہایت خوشگوار اثر پڑا۔اب مَیں اپنے کام کے ساتھ بھی ایمانداری کے ساتھ انصاف کرنے لگا۔میرا اپنی اہلیہ کے ساتھ بھی رویّہ بہتر سے بہتر ہوتا گیا۔میں نے سوچا کہ جب میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے شادی کی ہے تو مجھے اپنی اہلیہ کے ساتھ وہی سلوک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے کرتے تھے۔میرا اپنے اہل خاندان ، والدہ صاحبہ، والد صاحب، بلکہ تمام لوگوں کے ساتھ ہی تعلق اور رویّہ بہت اچھا ہوگیا۔الحمدللہ علیٰ ذلک۔

### رشتہ داروں کو تبلیغ

بیعت کے بعد ہم نے اپنے خاندان میں نہ صرف اس کا اعلان کیا بلکہ تبلیغِ احمدیت بھی شروع کردی۔لیکن ان میں سے بعض نے تو ہمیں استہزاء کا نشانہ بنایا اور بعض نے ہمارے ساتھ تعلق کی وجہ سے خاموشی اختیار کی لیکن ہماری تبلیغ میں کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں سے کچھ کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی توفیق ملی اور خدا کے فضل سے انہوں نے بیعت بھی کرلی۔

### تکفیری خالو کی روش

میری ایک سلفی خالہ امریکہ میں اپنے سلفی خاوند اور بچوں کے ساتھ رہتی ہیں۔ہماری بیعت کے بعد جب یہ اپنے خاوند کے ہمراہ مصر آئیں تو میرے والد صاحب نے ان کے خاوند سے جماعت کے بارہ میں بات کی۔انہوں نے جماعت کے بارہ میں سنتے ہی کفر کا فتوی دے دیا اور چیلنج کر دیا کہ اس کے بارہ میں میرے ساتھ جماعت کے کسی شخص کا مناظرہ کروالیں۔ چنانچہ مکرم فتحی عبد السلام صاحب کے ساتھ مناظرہ طے پایا۔کسی مسئلہ کے بارہ میں بات کرنے سے پہلے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں گھسے پٹے اعتراضات شروع کر دیئے، ہم ان کا جواب دیتے رہے اور سارا وقت اسی طرح برباد ہوگیا لہٰذا یہ مناظرہ بے نتیجہ رہا۔

میرے خالو کی عادت تھی کہ جب بھی میں انہیں سلام کرتا تو وہ میرا بوسہ لیتے تھے لیکن بعد از مناظرہ جب میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے پہلی بار ایسا نہ کیا۔ میں سمجھ گیا کہ ان کے اس طرزِ عمل کا واحد سبب یہ ہے کہ وہ اب مجھے کافر سمجھنے لگے ہیں۔ پھر انہوں نے گھر میں آ کر ہمارے بارہ میں اعلان کیا کہ یہ دونوں اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کر چکے ہیں اس لئے سب کو ان کے ساتھ میل جول میں احتیاط برتنی چاہئے۔

### تکفیر کی فیکٹری

[ لگتا ہے کہ اسامہ الخطیب صاحب کے خالو پکے سلفی نہیں تھے ورنہ کسی سلفی سے اتنی رُو رعایت کی امید کم ہی کی جاسکتی ہے۔سلفی اپنے مدّ مقابل کے کفر کا فیصلہ خود ہی کرلیتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ سلفیوں نے تکفیر کا مسئلہ اتنا آسان کردیا ہے کہ ہر اَن پڑھ اور دین کی الف باء سے بھی ناواقف سلفی بآسانی کسی کے کفر کا فتویٰ دے سکتا ہے اوراس کا نہایت آسان سا قاعدہ انہوں نے یہ بنایا ہوا ہے کہ جو ہمارے خیالات سے متفق نہیں ہے وہ ہمارا مخالف ہے اور جو ہمارا مخالف ہے وہ کافر ہے،اور کافر سے تعلق رکھنے والا بھی کافر ہے، اور جو ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا وہ بھی کافر ہے۔اس شدت پسندانہ موقف کی وجہ سے بہت سی تحریکیں اس دعویٰ کے ساتھ اٹھیں کہ ہمارا موقف زیادہ صحیح ہے لہٰذا ہمارے موقف کا مخالف کافر ہے۔اس طرح کی تکفیری جماعتوں کی کثرت ہوگئی اور ایسا بازار تکفیر گرم ہوا کہ گویا فتاویٔ تکفیر کی ایک فیکٹری کھل گئی ہے۔اور بجائے اسلام میں داخل کرنے کے اس سے خارج کرنے کی سرتوڑ کوششیں ہورہی ہیں۔

ایسی حالت کے باوجود ان لوگوں کا اصرار ہے کہ ہمیں کسی مصلح کی ضرورت نہیں ہے۔اور جو مصلح خدا نے بھیجا ہے اس سے اعراض کررہے ہیں۔ ان کی یہ حالت بسترِ مرگ پر پڑے ایک مریض کی سی ہے جو خود پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مجھے کسی مسیحا کی ضرورت ہے، کسی ایسے روحانی طبیب کی ضرورت ہے جو ان بیماریوں کا علاج کرے اوران تمام زخموں پر شفا کے مرہم لگائے۔وہ مسیحا بروقت آیا ہے اور اب اس کی بیعت میں آئے بغیر ان امراض اور جھگڑوں سے چھٹکارا ممکن نہیں ہے۔(ندیم)]

### سلفی خالہ کا مقاطعہ

میری خالہ نے خالو کا ہمارے بارہ میں کفر کا فتوی سنا تو فوراً حرکت میں آگئیں اور ہمارے ساتھ مقاطعہ کا اعلان کیا۔پھر انہوں نے میرے بڑے بھائی کی بیوی کی طلاق کے لئے سرتوڑ کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ان کی اسی طرح کی حرکات بعد میں بھی جاری رہیں جن کا ایک حصہ یہ ہے کہ آج تک انہوں نے ہمارے ساتھ مقاطعہ کیا ہوا ہے۔

میرا خالہ زاد میرے بچپن کے عزیز ترین دوستوں میں سے ایک تھا۔ہمارے تعلق کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ کئی مرتبہ وہ امریکہ سے صرف مجھے ملنے کے لئے مصر آیا۔خالہ کے بھڑکانے پر میرے اس عزیز ترین دوست نے بھی مجھ سے مقاطعہ کرلیا اور باوجود میری بار بار کی کوشش کے آج تک ہمارا رابطہ منقطع ہے۔

ایک سال قبل مجھے یہ خوشکن سرپرائز(Surprise) ملا کہ میری دوسری خالہ کا ایک بیٹا بھی بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوگیا ہے۔وہ میرے والد صاحب سے بات چیت کرتا تھا اور بالآخر مطمئن ہوکر اس نے بیعت کرلی۔ اس کی والدہ نے یہی سمجھا کہ وہ چونکہ چھوٹی عمر کا ہے لہٰذا ہم نے اسے ورغلا کر احمدی کرلیا ہے۔اس واقعہ کا سننا تھا کہ میری امریکہ والی خالہ بھی فوراً پہنچ گئی اور لگی میری دوسری خالہ کے کان بھرنے۔ان کی مفتریانہ روش کا شاخسانہ تھا کہ ہمارے خاندان میں ایک بہت بڑی شورش پیدا ہوگئی۔ ہمیں پورے خاندان کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، ہمیں نہایت گندے القاب سے پکارا گیا حتی کہ شیطان تک کہا گیا، بالآخر ہماری اس دوسری خالہ نے بھی ہم سے بائیکاٹ کرلیا اوران کا بائیکاٹ بھی آج تک جاری ہے۔مَیں نے اپنے اہل خاندان کو بات سمجھانے کی کوشش کی۔ میں نے کہا کہ ہم تمہارے لئے کوئی نئے نہیں ہیں۔ہم کوئی اچانک زمین کی پاتال سے تو نہیں نکل آئے کہ قبل ازیں آپ ہمیں جانتے تک نہ تھے۔ پھر ہم اچانک شیطان کیسے بن گئے؟ اور اچانک ہم میں یہ قبیح صفات کیسے پیدا ہوگئیں جن کا آپ ذکر کررہے ہیں؟ ہمیں کب آپ نے دنیا اوراس کی چکاچوند کے پیچھے بھاگتے ہوئے دیکھا ہے؟ اگر کوئی ایسی بات ہوتی تو ہم خود آپ کو بتاتے کہ آؤ بیعت کرو اور مالامال ہوجاؤ۔ایسی صورت میں ہمیں آپ کو دلائل سے قائل کرنے کے لئے سرتوڑ کوششیں کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ میری ان باتوں کی وجہ سے خاندان میں کسی حد تک تو امن وسکون ہوا لیکن میری دونوں خالائیں اپنے اہل خانہ سمیت ہم سے قطع تعلق ہوگئیں اور آج تک ایسے ہی ہیں۔

### اہلیہ کا موقف

میری اہلیہ چونکہ احمدیت کے متعلق تحقیق کرتے ہوئے مجھے دیکھ رہی تھی اس لئے جب مَیں نے بیعت کی تو وہ بھی اس کے لئے تقریباً تیار ہی تھی۔لیکن آخری لمحات میں اس نے کسی قدر تردّد کا اظہار کیا تو میں نے خود اسے کہا کہ تم پوری تسلی کرنے کے بعد بیعت کرنا۔ وہ جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سنتی یا پڑھتی ہے تو کہتی ہے کہ مجھے اس کلام کو سن کر بہت سکون ملتا ہے۔ میں نے اسے استخارہ کا مشورہ دیا۔اس نے استخارہ کیا تو پانچ سال قبل رمضان المبارک میں خواب میں دیکھا کہ اس کا والد اپنے ایک دوست کے ہمراہ اسے 'آیۃ' نامی بیٹی کی ولادت پر مبارکباد دیتے ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ میرے ہاں تو کسی بچے کی ولادت متوقع نہیں ہے۔اس کے والد صاحب کہتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے ہاں بیٹی کی پیدائش متوقع ہے۔

اس نے مجھے یہ خواب سنائی تو میں نے اس سے کہا کہ تم خدا تعالیٰ سے یہ نشان مانگا کرتی تھی اوراس خواب میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوشخبری عطا فرمائی ہے کہ وہ تمہیں بیٹا عطا فرمائے گا جو تمہارے لئے صداقت احمدیت پر آیت یعنی نشان کے طور پر ہوگا۔ بہرحال ابھی تک نہ ہمارے ہاں اولاد ہوئی ہے اور نہ ہی میری بیوی نے بیعت کی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں سنتے ہوئے جلد یہ نشان دکھائے اور میری بیوی کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

**(باقی آئندہ)**

سیرۃالنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

# دنیا کا مُحسِن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

(قسط11)

## ہر مذہب میں خوبی

(ج) تیسری بات لڑائی فساد پیدا کرنے والی یہ ہوتی ہے کہ ہر مذہب والا دوسرے مذہب کے متعلق کہتا ہے کہ وہ قطعاً جھوٹا ہے۔ اُس میں کوئی خوبی نہیں۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے فرمایا: وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ۔ (البقرہ:114)۔ فرمایا: کیسا اندھیر مچ رہا ہے یہودی کہتے ہیں کہ عیسائیوں میں کوئی خوبی نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودیوں میں کوئی خوبی نہیں۔ حالانکہ یہ دونوں کتابِ الٰہی پڑھتے ہیں یعنی جب کتابِ الٰہی پڑھتے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے تھا کہ ہر ایک چیز میں خواہ وہ کتنی ہی بُری کیوں نہ ہو خوبیاں بھی ہوتی ہیں۔ اور جب کوئی چیز کسی فائدہ کی نہ رہے تو بالکل مٹا دی جاتی ہے۔ پس یہ کس طرح کہتے ہیں کہ دوسرے میں کوئی خوبی ہے ہی نہیں۔

وہ مسلمان جو یہ کہتا ہے کہ ہندو مذہب میں عیب ہی عیب ہیں۔ یا ہندو مسلمانوں کے متعلق کہتے ہیں کہ ان کے مذہب میں عیب ہی عیب ہیں۔ یا عیسائی ہندوؤں کے متعلق کہتے ہیں کہ ان کے مذہب میں عیب ہی عیب ہیں، کوئی خوبی نہیں۔ انہیں غور کرنا چاہیے کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ عیسائیت دنیا میں قائم ہو مگر اس میں کوئی خوبی نہ ہو۔ یا یہودیت قائم ہو مگر اس میں کوئی خوبی نہ ہو۔ ہندو دھرم قائم ہو مگر اس میں کوئی خوبی نہ ہو۔ یا اسلام قائم ہو مگر اس میں کوئی خوبی نہ ہو۔ کوئی مذہب اُس وقت تک قائم نہیں رہ سکتا جب تک اس میں کوئی خوبی نہ ہو۔ مگر یہ تعلیم صرف اسلام نے ہی دی ہے کہ دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف کرو۔ دراصل یہ بزدلی ہوتی ہے کہ دوسروں کی خوبی کا اعتراف نہ کیا جائے۔

## نیک نیّتی سے ماننے والے

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے امن کے قیام کا ایک یہ بھی ذریعہ اختیار کیا ہے کہ آپ نے دنیا کے سامنے اس صداقت کو بھی پیش کیا ہے کہ نہ صرف یہ کہ سب اقوام میں نبی آئے ہیں اور نہ صرف یہ کہ ہر مذہب میں کچھ خوبیاں ہیں بلکہ یہ امر بھی بالکل حق ہے کہ ہر مذہب کے پیروؤں میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جو اس مذہب کو سچا سمجھ کر مان رہے ہوتے ہیں نہ کہ ضد اور شرارت سے۔ پس یہ نیکی کی تڑپ جو ماننے والوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ اور گو وہ غلطی پر ہوں مگر پھر بھی ان کی یہ سعی قابلِ قدر ہے۔ چنانچہ اس کی مثال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عمل سے ملتی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اسلام شرک کا سخت مخالف ہے۔ مگر ایک دفعہ کچھ عیسائی رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسجد میں بیٹھ کر بحث کرتے رہے۔ حتّٰی کہ اُن کی عبادت کا وقت ہوگیا اور عبادت کے لیے مسجد سے باہر جانے لگے۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں فرمایا یہاں ہی عبادت کرلو۔ چنانچہ انہوں نے بُت اپنے سامنے رکھے اور عبادت کر لی اور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم سامنے بیٹھے دیکھتے رہے۔ اب دیکھو انہوں نے تو صلیب یا بزرگوں کے بُتوں کی پوجا کی لیکن رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد میں ایسا کرنے کی اجازت دی (السیرۃ الحلبیۃ جز ثالث صفحہ 239 مطبوعہ مصر 1935ء)۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہ لوگ سچے دل سے خدا تعالیٰ کے قرب کے لیے ایسا کر رہے ہیں۔ پس ان کی اس تڑپ کی آپ نے قدر کی۔ اور اُن کی نیت کا لحاظ رکھتے ہوئے مسجد میں جو ذکرِ الٰہی کے لیے ہوتی ہے اپنی عبادت بجالانے کی اجازت دی۔

## جنگ کے حدود

دنیا میں ایک باعث فساد کا یہ بھی ہوتا ہے کہ جب کسی نہ کسی وجہ سے فساد پیدا ہو جائے تو لوگ اُسے قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہِ فساد کو بھی دُور فرمایا ہے اور جنگ میں بھی حدود قائم کر دی ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ سے حُکم پا کر آپ نے فرمایا ہے: فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ (البقرہ:193)۔ کہ جب لڑائی ہو رہی ہو اور لڑنے والا دشمن لڑائی چھوڑ دے تو پھر اس سے لڑنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ ایک قسم کی ندامت ہے اور اللہ تعالیٰ نادم کی ندامت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ بخشش سے کام لیتا ہے اور رحم کرتا ہے۔ اسی طرح فرمایا: فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ (البقرہ:194) سزا انہیں کو دی جاتی ہے جو ظلم کر رہے ہوں۔ جو اپنی شرارت سے باز آجائیں انہیں پچھلے قصوروں کی وجہ سے برباد نہیں کرتے جانا چاہیے۔

## حُرّیتِ ضمیر

آٹھواں احسان رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ آپ نے حُرّیتِ ضمیر کے اصل کو قائم کیا ہے۔ علمی ترقی کی جڑ حُرّیتِ ضمیر ہے۔ شک پیدا ہو اور اس شک کے مطابق تحقیق کی جائے اور جو صحیح نتیجہ نکلے اس کے مطابق اپنے خیال اور اپنے عمل کو بدلا جائے یہی سب ترقیات کی کنجی ہے۔ جب رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں اُس وقت عرب خصوصاً اور دوسرے ممالک کے لوگ عموماً حُریتِ ضمیر کی قدر نہ جانتے تھے۔ اُس وقت قرآن کریم نے اعلان کیا کہ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ۔ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ:257)۔ دین کے بارہ میں کچھ جبر نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی میں خدا تعالیٰ نے نمایاں فرق کر کے دکھا دیا ہے۔ پس جو سمجھنا چاہے وہ دلیل سے سمجھ سکتا ہے۔ اس پر جبر نہیں ہونا چاہیے۔

ایک دفعہ عربوں نے خواہش کی کہ آپ سے سمجھوتہ کر لیں اور وہ اس طرح کہ ہم اللہ کی پرستش کرنے لگ جاتے ہیں اور تم بتوں کی پرستش شروع کر دو۔ اِس پر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق فرمایا کہ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (الکٰفرون:7)۔ جب میں بتوں کو جھوٹا سمجھتا ہوں تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ میں اپنے ضمیر کو قربان کر کے اُن کی پرستش کروں۔ اور تم واحد خدا کو نہیں مانتے تو تم اس کی پرستش کس طرح کر سکتے ہو۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور ہمارے لیے ہمارا۔

## عورتوں کے حقوق

نواں احسان آپ کا وہ ہے جو صنفِ نازک سے تعلق رکھتا ہے۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عورتوں کے کوئی حقوق تسلیم ہی نہیں کیے جاتے تھے۔ اور عرب لوگ تو انہیں ورثہ میں بانٹ لیتے تھے۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت عورتوں کے حقوق کو قائم کیا اور اعلان فرمایا کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ (البقرہ:229)۔ عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مَردوں کے۔ پھر آپ نے اعلان فرمایا جس طرح مَردوں کے لیے مرنے کے بعد انعام ہیں اِسی طرح عورتوں کے لیے بھی ہیں۔ پھر عورتوں کے لیے جائیداد میں حصے مقرر کیے۔ اس کی اپنی جائیداد مقرر کی۔ انگلستان میں بھی آج سے 20 سال قبل عورت کی کوئی جائیداد نہ سمجھی جاتی تھی۔ جو کچھ اُسے باپ سے ملتا وہ بھی اُس کا نہ ہوتا۔ مگر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال قبل یہ حکم دیا کہ عورت اپنے مال کی آپ مالک ہے۔ خاوند بھی اس کی مرضی کے خلاف اُس سے مال نہیں لے سکتا۔ بچوں کی تربیت، نکاح میں رضامندی اور اِس قسم کے بہت سے حقوق آپ نے عورت کو عطا کیے۔

## توہّم کا انسداد

دسواں احسان رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ دنیا میں جو توہّم پائے جاتے تھے۔ آپ نے ان کا انسداد کیا۔ آپ کی آمد سے پہلے جادو اور ٹونے کا بہت رواج تھا۔ اور جانوروں سے اور ان کی بولیوں سے لوگ تفاؤل لیتے تھے اور قسم قسم کے وہموں میں مبتلا تھے مگر جب کہ تعلیم یافتہ ملکوں کے لوگ وہم میں مبتلا تھے۔ آپ نے ایک جاہل ملک میں پیدا ہو کر سب وہموں کو دُور کر دیا اور اعلان کر دیا کہ یہ سب اُمور فضول اور لغو ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک امر کے لیے علم پیدا کیا ہے۔ اس علم سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اس کے ذریعہ سے بیماریاں بھی دُور ہوں گی اور ترقیات حاصل ہوں گی۔ لوگ کہتے ستاروں کی وجہ سے بارشیں ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا بے شک ان کا بھی اثر ہوتا ہے مگر یہ ستارے اپنی ذات میں کوئی مستقل حیثیت رکھتے ہوں، یہ درست نہیں ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہیں۔ ان کی گردشوں پر اپنے کام کو منحصر رکھنا فضول اور لغو بات ہے۔

اِسی طرح بلّی، کوّا اور اُلّو وغیرہ جانوروں سے شگون لینے کو آپ نے ناپسند فرمایا۔ اِسی طرح قانونِ قدرت کی صحت کو تسلیم کر کے فرمایا: وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا (الفتح :24) ایک قانون خدا تعالیٰ نے جاری کیا ہے اس کے ماتحت چل کر ترقی کرلو۔ اس کے خلاف کرو گے تو ترقی نہ ہوگی۔ ایک دفعہ آپ کہیں جا رہے تھے کہ لوگ کھجور کے پیوند لگا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو؟ اس کی کیا ضرورت ہے؟ پیوند لگانے والوں نے سمجھا آپ نے منع فرمایا ہے اور انہوں نے پیوند لگانے چھوڑ دیئے۔ اُس سال کھجوروں کو پھل نہ لگے۔ انہوں نے آکر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آپ نے پیوند لگانے سے منع کیا تھا مگر پھل نہیں لگے۔ آپ نے فرمایا میں نے تو پوچھا تھا، نہ یہ کہ منع کیا تھا۔ تم نے کیوں پیوند لگانے چھوڑ دیئے؟ تم لوگ ان اُمور کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ (مسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ما قالہٗ شرعاً (الخ))۔

اِسی طرح آپ کے بیٹے ابراہیم کی موت پر گرہن لگا۔ تو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت پر گرہن لگا ہے۔ تو آپ نے اس سے لوگوں کو منع کیا اور فرمایا کہ گرہن خدا تعالیٰ کے ایک قانون سے تعلق رکھتا ہے اسے کسی کی موت اور حیات سے کیا تعلق ہے۔ (بخاری ابواب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس)

## سرمایہ دار اور مزدور میں اتحاد

گیارھواں احسان آپ کا دنیا پر یہ ہے کہ آپ نے سرمایہ دار اور مزدور کے تعلقات کو ایسے اصول پر قائم کیا کہ دنیا کی ترقی کے لیے رستہ کھل جاتا ہے اور سرمایہ دار اور مزدور کے جھگڑے بالکل دُور ہو جاتے ہیں۔ آپ نے جو تعلیم اللہ تعالیٰ کے حکم سے دی ہے اُس میں فیصلہ فرمایا ہے کہ ہر مالدار غریب کے ذریعہ کماتا ہے اس لیے اسے اپنے مال کا 1/40 حصہ غریبوں کے لیے الگ کر دینا چاہئے جو اُن پر خرچ کیا جائے۔ لیکن اس کے خرچ کا اختیار گورنمنٹ کو ہوگا نہ کہ اس شخص کو یا اس کے ہاں کام کرنے والے مزدوروں کو۔ اس لیے کہ درحقیقت سرمایہ دار صرف اپنے ہی مزدوروں کے ذریعہ نہیں کماتا بلکہ اس کی کمائی پر تمام ملک کے مزدوروں کی محنت کا اثر پڑتا ہے۔ پس چالیسواں حصہ کُل سرمایہ کا سرمایہ دار سے وصول کر کے گورنمنٹ غرباء پر اِس طرح خرچ کرے کہ کچھ تو اپاہجوں پر کرے اور کچھ اُن پر جو اپنی آمد میں گزارہ نہیں کر سکتے اور کچھ غرباء میں سے جو ترقی کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں انہیں مدد دے کر تا کہ وہ اپنی حالت کو بدل سکیں۔ اِس طرح رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے غرباء کی ترقی کے لیے راستہ کھول دیا ہے اور امراء کو ہمیشہ کے لیے امیر بنے رہنے سے روک دیا ہے۔

## شراب کی ممانعت

بارھواں احسان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا پر یہ کیا ہے کہ آپ نے شراب کو بالکل روک دیا ہے۔ شراب کی برائیوں کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اب سب دنیا اس کے نقائص کو تسلیم کر رہی ہے۔ اور مختلف ملکوں میں اس کے کم کرنے یا بند کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ چنانچہ امریکہ والوں نے قانوناً اسے منع کر دیا ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ بھی اس کی ممانعت پر زور دے رہے ہیں اور گو گورنمنٹ نے ابھی تک ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا لیکن امید ہے کہ مسلمانوں، ہندوؤں اور مسیحیوں کی کوشش جاری رہی تو گورنمنٹ بھی تسلیم کر لے گی۔

(باقی آئندہ)

# خطبہ جمعہ

## قرآنِ کریم کے تمام احکامات، تمام اوامر ونواہی جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں، اُن کی بنیاد عاجزی اور انکساری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر نہیں چلا جاسکتا اور اُس کے احکامات پر عمل نہیں ہوسکتا اگر عاجزی سے اُس کے فضل کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔

ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے، ہم نے اگر خدا تعالیٰ کی مدد سے حصہ لینا ہے، ہم نے اگر اپنے صبر کے پھل کھانے ہیں، ہم نے اگر اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے اور مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ یہ عاجزی کوئی آسان کام ہے۔ بہت سی اَنائیں، بہت سی ضدیں، بہت سی سستیاں، بہت سی دنیا کی لالچ، بہت سی دنیا کی دلچسپیاں ایسی ہیں جو یہ مقام حاصل کرنے نہیں دیتیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعت بحیثیت جماعت بھی اور ہر فردِ جماعت بھی عاجزی اور انکساری کے اُس مقام پر پہنچے جہاں اُن کا صبر بھی حقیقی صبر بن جائے، اُن کی عبادتیں بھی حقیقی عبادتیں بن جائیں جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ ان صبر اور دعاؤں کے پھل اگلے جہان میں نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی ایسے لگیں کہ دنیا کو نظر آجائے کہ یہ جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے حاضر ہونے والی، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر نہایت عاجزی سے عمل کرنے والی ہے۔ جب یہ نظارے دنیا کو ہم میں نظر آئیں گے تو دنیا یہ کہنے پر مجبور ہوگی کہ حقیقی مومن یہی ہیں۔

جماعت پاکستان کے لئے جو وہاں پاکستان میں حالات ہیں، اُن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اُن کے ایمانوں کو مضبوط رکھے اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں اللہ تعالیٰ اُن کو بڑھاتا چلا جائے۔ پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے ایمان اور ایقان کے لئے خاص طور پر بہت دعا کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07 جون 2013ء بمطابق 07 احسان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ۔ اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ (البقرة:46-47)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ ”اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔ یعنی وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے جس بنیادی بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس آیت میں توجہ دلائی ہے اور یہ قرآنِ کریم میں اَور جگہوں پر بھی ہے، وہ عاجزی اور انکساری ہے۔ یعنی قرآنِ کریم کے تمام احکامات، تمام اوامر ونواہی جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں، اُن کی بنیاد عاجزی اور انکساری ہے۔ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا عاجزی اور انکساری کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک حقیقی مومن اگر احکامات پر عمل کر رہا ہے تو یقیناً اُس میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ”وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا“ (بنی اسرائیل:110) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام اُن میں فروتنی اور عاجزی کو بڑھاتا ہے۔

(ماخوذ از براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد1 صفحہ 578)

پس ایک مومن جب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لانے والا، اُس کو پڑھنے والا اور اُس پر عمل کرنے والا ہوں تو پھر لازماً قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق اُس کی عبادتیں بھی اور اُس کے دوسرے اعمال بھی وہ اُس وقت تک نہیں بجا لاسکتا جب تک اُس میں عاجزی اور انکساری نہ ہو یا اُس کی عاجزی اور انکساری ہی اُسے ان عبادتوں اور اعمال کے اعلیٰ معیاروں کی طرف لے جانے والی نہ ہو۔ انبیاء اس مقصد کا پرچار کرنے، اس بات کو پھیلانے، اس بات کو لوگوں میں راسخ کرنے اور اپنی حالتوں سے اس کا اظہار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آتے رہے جس کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں نظر آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ بہت رحیم وکریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم

کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مُرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہلِ دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے۔ جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لیے روحانی موت ہے"۔ فرمایا: "مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ تکبّر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لیے مومن کی یہ شرط ہے کہ اُس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے"۔ (یعنی سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے ماموروں اور مرسلوں میں یہ بات ہوتی ہے کہ اُن کی عاجزی انتہا کو پہنچی ہوتی ہے) فرمایا: "اُن میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے"۔ (یعنی آپؐ کیسا سلوک کرتے ہیں؟) تو "اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ فرمایا: "یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لیے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 438-437۔ ایڈیشن 2003 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہے اُس شارع کامل کا نمونہ جس کا اُسوہ اپنانے کی امّت کو بھی تلقین کی گئی ہے۔

قرآنِ کریم جب ہمیں احکامات پر عمل کرنے کے لئے کہتا ہے تو اس کا کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہمارے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ آپ کی عبادتیں ہیں تو اُس کے بھی وہ اعلیٰ ترین معیار ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اعلان کر دے کہ میرا اپنا کچھ نہیں، میری عبادتیں بھی صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہیں۔ مَیں اپنی ذات کے لئے کچھ حاصل نہیں کرتا؛ نہ کرنا چاہتا ہوں بلکہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا میرے پیشِ نظر ہے۔ میری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی ذات کے گرد گھومتا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (الانعام:163) کا اعلان ایک ایسا اعلان ہے جس کے اعلیٰ معیاروں تک آپ کے علاوہ کوئی اور پہنچ نہیں سکتا۔ اور پھر صبر کی بات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ (حٰم السجدۃ:36) اور باوجود ظلموں کے سہنے کے یہ مقام اُنہیں عطا کیا جاتا ہے جو بڑا صبر کرنے والے ہیں یا پھر اُن کو جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نیکی کا حصہ ملا ہو۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پڑھتے ہیں تو گھریلو مشکلات اور تکالیف میں بھی، اپنی ذات پر جسمانی طور پر آنے والی مشکلات اور تکلیفوں میں بھی، اپنی جماعت پر آنے والی مشکلات اور تکلیفوں میں بھی صبر کی اعلیٰ ترین مثال اور صبر کے اعلیٰ ترین معیار ہمیں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتے ہیں۔ ذاتی طور پر دیکھیں طائف میں کس اعلیٰ صبر کا مظاہرہ کیا۔ اور یہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ نے ایک شہر کو تباہ ہونے سے بچالیا۔ باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار دیا تھا لیکن آپ کے صبر کی انتہا تھی کہ باوجود زخمی ہونے کے، باوجود شہر والوں کی غنڈہ گردی کے آپ نے کہا نہیں اس قوم کو تباہ نہیں کرنا۔

(شرح العلامہ الزرقانی جلد 2 صفحہ 53-52 باب خروجہ ﷺ الی الطائف۔ دارالکتب العلمیۃ ایڈیشن 1996)

پھر اگر آپؐ کے ماننے والوں نے قوم کے ظلموں سے تنگ آ کر آپؐ کو ایک خاص قوم کے لئے بددعا کے لئے درخواست کی تو آپ نے اُن کی اس درخواست پر یہ نہیں کہا کہ اب میں بددعا کرتا ہوں بلکہ اُس قوم کی ہدایت کے لئے دعا کی۔

(ماخوذ از صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔ حدیث نمبر 3612)

اور یوں اپنے ماننے والوں کو بھی اپنے نمونے سے، اپنے عمل سے، اپنی دعا سے صبر کی تلقین فرمادی کہ صحیح بدلہ بددعاؤں سے نہیں ہے، صحیح بدلہ ہدایت کی دعاؤں سے ہے۔ صحیح بدلہ صبر کے اعلیٰ نمونے دکھانے سے ہے۔ پھر عاجزی اور انکساری کی مثال ہے تو ہر موقع پر ہر جگہ، آپ کی ذات میں یہ ہمیں نظر آتی ہے۔ اس کی ایک مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس میں میں نے دی ہے۔ پس ایک کامل نمونہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا ہمیں ملا جس کو اپنانے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔ اور مختلف احکامات بھی دیئے کہ ان کو بجا لاؤ تو میرا قرب حاصل کرو گے۔ لیکن ان احکامات کے ساتھ، اس نمونے کے ساتھ اس ایک اصول کی بھی نشاندہی فرمادی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قرب اور اس اُسوہ پر چلنا اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب عاجزی اور انکساری اختیار کرو گے۔ یہ مقام اُن کو ملتا ہے جو عاجزی اور انکساری اختیار کرنے والے ہیں۔ اُس شخص کے اُسوہ پر چلنے سے ملتا ہے جس نے اپنے رعب سے متاثر ہوئے ہوئے ایک کمزور آدمی کو کہا تھا کہ گھبراؤ نہیں، میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ ایک عورت کا ہی دودھ پیا ہے اور وہ ایسی عورت جو عام کھانا کھایا کرتی تھی۔ عام لوگوں کی طرح زندگی گزارتی تھی۔

(ماخوذ از سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب القدید حدیث 3312)

پس آپؐ کے ماننے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھی عاجز انسان بنو تا کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ فرمایا: خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا اگر اپنے آپ کو لاشئ محض سمجھتے ہوئے عاجزی کے انتہائی معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر نہیں چلا جا سکتا اور اُس کے احکامات پر عمل نہیں ہو سکتا اگر عاجزی سے اُس کے فضل کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ اس لئے فرمایا کہ عاجز ہو کر اُس کی مدد، اُس کے فضل کے حصول کے لئے مانگو۔ اللہ تعالیٰ مختلف قوموں کے ذکر میں بھی جو مثالیں بیان فرماتا ہے، بعض دفعہ براہِ راست حکم دیتا ہے، بعض دفعہ قوموں کا ذکر کرتا ہے، لوگوں کے پرانی قوموں کے حالات بیان کرتا ہے۔ بعض لوگوں کے حالات بیان کرتا ہے کہ وہ ایسے ہیں، اگر ایسے نہ ہوں تو اُن کی اصلاح ہو جائے۔ اُس میں مومنین کے لئے بھی سبق ہے کہ براہِ راست صرف تمہیں جو حکم دیا ہے، وہی تمہارے لئے نصیحت نہیں ہے بلکہ ہر ایک ذکر جو قرآنِ کریم میں آتا ہے وہ تمہارے لئے نصیحت ہے۔

پس یہاں بھی فرماتا ہے کہ عاجزی اختیار کرو اور اُس کے فضل کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ فرمایا کہ اُس کے فضل کے حصول کے لئے عاجز ہو کر اُس کی مدد مانگو۔ جب تک "وَاسْتَعِیْنُوْا" کی روح کو نہیں سمجھو گے، نیکیوں کے راستے متعین نہیں ہو سکتے اور "وَاسْتَعِیْنُوْا" کی روح اُس وقت پیدا ہوگی جب خشوع پیدا ہوگا، جب عاجزی پیدا ہوگی، جب صرف اور صرف یہ احساس ہوگا کہ میری کوئی خوبی مجھے کسی انعام کا حق دار نہیں بنا سکتی۔ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اگر مجھ پر ہوا تو میری دنیا و عاقبت سنور سکتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے یہ مدد نہایت عاجز ہو کر مانگنی ہے کہ اے خدا! تو اپنی رحمت و فضل سے ہماری مدد کو آ اور وہ طریق ہمیں سکھا جس سے تو راضی ہو جائے۔ عبادتوں کے بھی اور صبر کے بھی وہ طریق ہمیں سکھا جو تجھے پسند ہیں۔

پھر فرمایا کہ ان فضلوں کے حصول کے لئے تم مجھ سے مدد مانگ رہے ہو تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے صبر کے معیار بھی بلند کرو۔

اہلِ لغت کے نزدیک صبر کے معنی ہیں "وقار کے ساتھ، بغیر شور مچائے تکالیف کو برداشت کرنا، کسی قسم کا حرفِ شکایت منہ پر نہ لانا" بلکہ بعض کے نزدیک تو "تکالیف اور مشکلات کی حالت اور آرام و آسائش کی حالت میں کوئی فرق ہی نہ رکھنا۔ ہر حالت میں راضی برضا رہنا"۔ (مفردات امام راغب "حرف الصاد" زیر مادہ "صبر")۔ راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہے، یعنی مکمل قناعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا۔ ہر حالت میں اپنی وفا اور مضبوطی ایمان کو خدا تعالیٰ کے لئے قائم رکھنا۔ صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے جڑے رہنا اور اُس پر بھروسہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر مضبوطی سے قائم رہنا۔

پس یہ وہ صبر کی حالت ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم قائم رہو گے تو میرے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنو گے۔ ایسی صبر کی حالت میں کی گئی دعائیں میرے فضلوں کا وارث بنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کو ضائع ہونے کے لئے نہیں چھوڑتا۔ جب مکمل انحصار خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے تو وہ ایسے صبر کا بدلہ بھی ضرور دیتا ہے۔ فرمایا جب ایسا صبر اور استقلال پیدا ہو جائے تو پھر تمہاری دعائیں خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ صبر کر کے بیٹھ نہیں جانا بلکہ صلوٰۃ کا بھی حق ادا کرنا ہے اور صلوٰۃ کیا ہے؟ صلوٰۃ نماز بھی ہے، دعائیں بھی ہیں جو آدمی چلتے پھرتے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا بھی ہے، عاجزانہ طور پر درخواست کرنا بھی ہے، عاجزانہ طور پر خدا تعالیٰ کا فضل مانگنا بھی ہے۔ فرمایا اس قسم کی صلوٰۃ کا حق وہی ادا کر سکتا ہے جو مکمل طور پر عاجزی کی راہوں پر چلنے والا ہے۔ جس میں تکبر کی کچھ بھی رمق نہ ہو۔ جس کے اندر انانیت اور بڑائی کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ اُس کی صلوٰۃ، صلوٰۃ نہیں ہے جس میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتیں۔ بیشک ایسا شخص نمازیں پڑھ رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو اُس کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اُنہی صبر کرنے والوں اور نمازیں پڑھنے والوں اور دعائیں کرنے والوں کی پرواہ کرتا ہے جو عاجزی میں بھی بڑھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کئے ہوئے ہیں جو کبھی نہ ٹوٹنے والا ہے۔ اس زمانے میں تو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں"۔ (تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)۔ یہ عاجزانہ راہیں تھیں جنہوں نے ترقی کی نئی راہیں کھول دیں۔

پس ہم جو آپ علیہ السلام کے ماننے والے ہیں، ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے، ہم نے اگر خدا تعالیٰ کی مدد سے حصہ لینا ہے، ہم نے اگر اپنے صبر کے پھل کھانے ہیں، ہم نے اگر اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے اور مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا ضروری ہے۔ یہی چیز ہے جو ہمیں شیطانی اور طاغوتی طاقتوں سے بھی بچا کے رکھے گی اور یہی چیز ہے جو ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرے گی اور یہی چیز ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بنائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ یہ عاجزی کوئی آسان کام ہے۔ بہت سی انائیں، بہت سی

ضدیں، بہت سی سستیاں، بہت سی دنیا کی لالچ، بہت سی دنیا کی دلچسپیاں ایسی ہیں جو یہ مقام حاصل کرنے نہیں دیتیں۔ فرمایا اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ۔ یہ آسان کام نہیں ہے، یہ بہت بوجھل چیز ہے۔ وہ تمام باتیں جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی باتیں ہیں جو صبر اور صلوۃ کو اُس کی صحیح روح کے ساتھ اور عاجزی دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے بجالانے سے روکتی ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ اُس کا بندہ اُس صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرے اور ایسی عبادت کے معیار بنائے جس میں ایک لحظہ کے لئے بھی غیر کا خیال نہ آئے۔ دنیاوی کاموں کے دوران بھی دل خدا تعالیٰ کے آگے جھکا رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرما دیا کہ ایسی حالت پید کرنا آسان نہیں ہے، یہ بہت بوجھل چیز ہے۔ اور اس بوجھل چیز کو اُٹھانا بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اس کی مدد چاہو، اُس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکو، کوشش کرو۔ لیکن یہ مدد اُس وقت ملے گی جب عاجزی اور انکساری بھی ہوگی۔ جب اس یقین پر قائم ہوں کہ اَنَّهُمْ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ (البقرۃ:47) یعنی کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں۔ جب یہ یقین ہوگا تو پھر ہم صبر اور دعا کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بھی ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو اپنے سامنے رکھنے والے بھی ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو صرف اپنے فائدے کے لئے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی وجہ سے اپنانے والے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی آگ کو اپنے سینے میں لگاتے ہوئے آپ کے ہر عمل پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور یہی حقیقی حالت ہے جو ایک مومن کو مومن بناتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی یہی حقیقی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ جو اُس پر چلے گا تو يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32) کہ جو اس کو يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کا حقیقی مصداق بناتی ہے۔ یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں بھی بڑھاتی ہے اور یہی محبت ہے جو پھر اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ کہ وہ اُس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، کا حقیقی ادراک بھی پیدا کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والا انسان پھر ایک انسان بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے جب ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ہم کچھ چیز نہیں ہیں اور تُو ہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سن لے، اور ہم میں عاجزی اور انکساری پیدا کر، ہمیں اس معیار پر لے کر آ، تو پھر صبر اور صلوۃ پر قائم رہنے کی بھی ہم نے کوشش کرنی ہے۔ پھر ہم اللہ تعالیٰ سے یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ اگر کہیں اس میں، ہماری دعاؤں میں، ہماری کوششوں میں یا ہماری ظاہری عاجزی میں ہمارے نفس کی ملونی ہے تو ہمیں معاف کر دے۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ ہماری یہ عاجزی کا احساس ہمارے نفس کا دھوکہ ہو۔ پس ہمیں اُن خٰشِعِيْن میں شمار کر جو حقیقی خٰشِعِيْن ہیں۔ ہمیں اُن عاجزی اور انکسار دکھانے والوں میں شمار کر جن کے بارے میں تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس عاجزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُنہیں ساتویں آسمان تک اُٹھا لیتا ہے۔ ہمیں اس طرز پر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما جس پر تیرے محبوب رسول کے عاشقِ صادق ہمیں چلانا چاہتے ہیں، اُن توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرما جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت سے کی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ ایک جگہ آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کو اس پر توجہ کرنی چاہئے کہ ذرا سا گناہ خواہ کیسا ہی صغیرہ ہو جب گردن پر سوار ہو گیا تو رفتہ رفتہ انسان کو کبیرہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے رَچ جاتے ہیں کہ ان سے نجات مشکل ہو جاتی ہے۔ انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامتِ اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آ جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے، چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ کبیر نے سچ کہا ہے۔

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اُونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی ذات بافندہ پر نظر کر کے شکر کرتا‘‘۔

فرمایا: ’’پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ مَیں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہر نہج وہ‘‘ (یعنی ہر طریق سے) ’’کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بداخلاقی میں بدل جاتے ہیں۔ اللہ جلّشانہٗ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لیے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اُس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اُس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بیجا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔ کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا؟ درحقیقت اس میں دہریت کی ایک رگ ہے اور اس کو پورا پورا یقین اور ایمان اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا۔ ورنہ اگر وہ جانتا کہ کوئی خدا ہے جو حساب کتاب لینے والا ہے اور ایک آن میں اس کو تباہ کر سکتا ہے تو وہ کیسے بدی کر سکتا ہے۔ اس لیے حدیث شریف میں وارد ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا درآنحالیکہ وہ مومن ہے اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا درآنحالیکہ وہ مومن ہے۔‘‘ (یعنی چور بھی اور زانی بھی بیشک ایک وقت میں ایمان کی حالت میں ہوتے ہیں لیکن ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ وہ غلط کاموں کی طرف رغبت کر لیتے ہیں) فرمایا:

’’بدکرداریوں سے نجات اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ یہ بصیرت اور معرفت پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ کا غضب ایک ہلاک کرنے والی بجلی کی طرح گرتا اور بھسم کرنے والی آگ کی طرح تباہ کر دیتا ہے۔ تب عظمت الٰہی دل پر ایسی مستولی ہو جاتی ہے کہ سب افعال بد اندر ہی اندر گداز ہو جاتے ہیں‘‘۔ (یعنی یہ معرفت اور بصیرت پیدا ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ہلاک کرنے والا ہے اور جب یہ معرفت پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں پیدا ہو جائے گی، ایسی (عظمت) پیدا ہو جائے کہ بالکل دل کو اپنے قبضے میں لے لے تو پھر جو غلط افعال ہیں یا غلط خیالات ہیں، اُن میں پھر بہتری آنی شروع ہوتی ہے۔ وہ ختم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔) فرمایا: ’’پس نجات معرفت میں ہی ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی یہ معرفت حاصل کرو) فرمایا: ’’معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے۔ اس لیے سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔ محبت کے زیادہ کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ حسن اور احسان۔ جس شخص کو اللہ جلّشانہ کا حُسن اور احسان معلوم نہیں وہ کیا محبت کرے گا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ۔ (الاعراف:41) یعنی کفار جنت میں داخل نہ ہوں گے جبتک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے نہ گزر جائے۔‘‘ فرمایا کہ: ’’مفسّرین اس کا مطلب ظاہری طور پر لیتے ہیں۔ مگر مَیں یہی کہتا ہوں کہ نجات کے طلبگار کو خدا تعالیٰ کی راہ میں نفس کے شُتر بے مہار کو مجاہدات سے ایسا دُبلا کر دینا چاہئے کہ وہ سوئی کے ناکہ میں سے گزر جائے۔ جب تک نفس دنیوی لذائذ و شہوانی حظوظ سے موٹا ہوا ہے تب تک یہ شریعت کی پاک راہ سے گزر کر بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دنیوی لذائذ پر موت وارد کرو اور خوف و خشیت الٰہی سے دبلے ہو جاؤ تب تم گزر سکو گے اور یہی گزرنا تمہیں جنت میں پہنچا کر نجات اخروی کا موجب ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 314 تا316 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعت بحیثیت جماعت بھی اور ہر فردِ جماعت بھی عاجزی اور انکساری کے اُس مقام پر پہنچے جہاں اُن کا صبر بھی حقیقی صبر بن جائے، اُن کی عبادتیں بھی حقیقی عبادتیں بن جائیں جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ ان صبر اور دعاؤں کے پھل اگلے جہان میں نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی ایسے لگیں کہ دنیا کو نظر آ جائے کہ یہ جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے حاضر ہونے والی، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر نہایت عاجزی سے عمل کرنے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی ہے۔ صبر اور دعا کے ساتھ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والی ہے۔ مشکلات اور مصائب کے وقت دنیا والوں کی طرف جھکنے والی نہیں بلکہ اُس خدا کی طرف جھکنے والی ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے، جو دشمن کو اُس کے تمام تر ساز و سامان اور ظاہری قوت کے باوجود زیر کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ جب یہ نظارے دنیا کو ہم میں نظر آئیں گے تو دنیا یہ کہنے پر مجبور ہوگی کہ حقیقی مومن یہی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق والے اگر دیکھنے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن میں خدا نظر آتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کا پیار حاصل کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو دنیا کو خدا سے ملنے کے راستے دکھا سکتے ہیں۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس حالت کو حاصل کرنے والا ہو اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھتے چلے جانے والا ہو تا کہ نجاتِ اُخروی حاصل کرنے والا ہو۔

جماعت پاکستان کے لئے جو وہاں پاکستان میں حالات ہیں، اُن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اُن کے ایمانوں کو مضبوط رکھے اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں اللہ تعالیٰ اُن کو بڑھاتا چلا جائے۔ پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے ایمان اور ایقان کے لئے خاص طور پر بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام ہر ایک کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے قیام کی سوسالہ تقریبات کے حوالہ سے

# مجلس انصاراللہ برطانیہ کا شجرکاری کا منفرد پروگرام

## قریباً دوصد افراد نے موسلا دھار بارش کی پرواکئے بغیر صرف ایک ہی دن میں دس ہزار پودے لگائے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے قیام کی سوسالہ تقریبات کے حوالہ سے مجلس انصاراللہ برطانیہ نے Sandridge کے علاقہ میں ایک منفرد پروگرام کا انعقاد کیا جس کو ہر طبقۂ فکر کی طرف سے بیحد سراہا گیا۔

16 مارچ 2013ء بروز ہفتہ کی صبح Sandridge کے باسیوں نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ موسلا دھار بارش کی پروا کئے بغیر قریباً دوصد افراد اپنے بیلچے، کسیاں، کدالیں اور دیگر اوزار اٹھائے پودے لگانے میں مصروف ہیں۔ یہ افراد برطانیہ کے مختلف مقامات سے وقارعمل میں شامل ہونے آئے تھے۔ جنہوں نے اُس روز دس ہزار پودے لگائے جس کے لئے 345 ہیکٹرز کی نئی زمین تیار کی گئی تھی۔ چنانچہ Heartwood Forest (St. Albans) کے جنگل میں اُس روز گویا منگل کا سماں تھا جب Woodland Trust کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے مجلس انصاراللہ کے درجنوں رضا کاروں نے انگلینڈ میں سب سے بڑے قدرتی جنگل کی تیاری میں قابل قدر کردار ادا کیا۔

مکرم چودھری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے بعض دیگر ساتھیوں کے ہمراہ ایک ہفتہ قبل اُس جگہ کا جائزہ لیا تھا جہاں یہ وقارعمل کیا جانا تھا۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ ہمیں Woodland Trust کے ساتھ ایسا کام کرنے پر فخر ہے جس کے نتیجہ میں ماحولیات کو صاف کرنے میں مدد ملے گی اور ہماری آئندہ نسلوں پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ ہم اپنی صدسالہ تقریبات مناتے ہوئے اس سے بہتر کیا کر سکتے ہیں کہ ایسا کام کر جائیں جس کے معاشرہ پر عمدہ اثرات آئندہ ایک سو سال تک جاری رہیں۔

برطانیہ یورپ کا سب سے کم قدرتی جنگلات کا حامل ملک ہے جس کا صرف چالیس فیصد رقبہ قدرتی جنگلات کا حامل ہے۔ چنانچہ انگلینڈ کے سب سے بڑے قدرتی جنگل کی تخلیق کوئی آسان مرحلہ نہیں ہے کیونکہ اس میں چھ لاکھ درخت لگائے جانے کا پروگرام ہے۔

Hitchin & Harpenden کے ممبر آف پارلیمنٹ R. Hon. Peter Lilley بھی اس موقع پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر نہایت خوشگوار حیرت ہوئی ہے کہ مجلس انصاراللہ کے اراکین کی اتنی بڑی تعداد، سخت موسم کی پرواکئے بغیر، ہماری مدد کرنے کے لئے یہاں پہنچی ہے تاکہ اس نہایت اہم منصوبے کو کامیابی سے ہمکنار کرسکیں۔ اس جنگل کی تخلیق نہ صرف برطانیہ کی سرسبز علاقہ میں ایک پُرکشش اور دلچسپی کا باعث بننے والا اضافہ ہوگی بلکہ یہ جنگل اس بات کی بھی ضمانت دے گا کہ ہمارے علاقہ میں موجود سرسبزی کے مقابلہ میں، مسلسل جاری دیگر تعمیرات اپنا دائرہ وسیع نہیں کرسکیں گی۔

Heartwood Forest کی Woodland Officer Louise Neicho نے شجرکاری کی اس کامیاب مہم کے حوالہ سے کہا کہ ایک پودا لگانے کے لئے دو رضا کاروں کو اوسطاً چھ منٹ کا وقت درکار ہوتا ہے۔ جبکہ مجلس انصاراللہ کے اراکین نے ہوا کے تیز بگولے کی طرح کام کیا۔ چنانچہ ہم جو یہ سوچ رہے تھے کہ موسم کی سختی ان کے کام کے پورا ہونے میں رکاوٹ بنے گی لیکن ایسا دکھائی دیتا ہے کہ بارش نے ان کو مزید توانائی بخش دی ہو۔ ہمیں توقع تھی کہ آج زیادہ سے زیادہ چار ہزار پودے لگائے جاسکیں گے۔ تاہم صرف تین گھنٹے میں آٹھ ہزار سے زیادہ پودے لگادیئے گئے ہیں جو احمدیہ مسلم جماعت کے رضا کاروں کی خاص کوشش کا ہی نتیجہ ہے۔

ہرٹفورڈ شائر ریجن میں اس پروگرام کے کوآرڈینیٹر مکرم رفیع الدین صاحب نے Woodland Trust کے افسران کے تعاون پر اُن کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کے اس نیک کام کے کرنے میں سہولت اور مدد فراہم کی۔ انہوں نے کہا کہ صفائی اور تزئین ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ہر شخص کی انفرادی ذمہ داری بھی ہے۔ ایسے کام باہمی تعاون کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ہم آئندہ بھی ایسے کئی کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مجلس انصاراللہ کے تحت کئی دیگر منصوبے بھی جاری ہیں جن میں بے گھر افراد میں خوراک کی تقسیم اور چیریٹی واکس کے ذریعہ مختلف ضرورتمند اداروں کی مدد کرنا شامل ہیں۔ اِن واکس کے ذریعہ گزشتہ صرف پانچ سال میں ایک ملین پاؤنڈ سے زیادہ رقم اکٹھی کرکے پیش کی جا چکی ہے۔

شجرکاری کی اس مہم میں اسّی سالہ سید محمد صاحب نے بھی حصہ لیا اور ایک سو پودے لگاتے ہوئے نمایاں کام کرنے کی توفیق پائی۔

## نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **بتاریخ 21/فروری 2013ء بروز جمعرات، قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرم محمد داؤد خان صاحب (آف تھارٹن ہیتھ۔ یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔ 17فروری 2013 کو 83سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت راجہ مدد خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ کو حضرت اماں جان کی خدمت کا موقع ملتا رہا۔ آپ نے 1947ء میں پارٹیشن کے وقت قادیان میں حفاظت کی ڈیوٹی سرانجام دی۔ پاکستان آنے پر پولیس میں سروس کی۔ 1962ء میں یوکے آگئے اور یہاں بینک میں ملازمت اختیار کی۔ بڑے مخلص، نیک، دعاگو اور خلافت سے والہانہ تعلق رکھنے والے باوفا انسان تھے۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی پڑھائی:

(1) **مکرمہ افتخار بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد سلیم صاحب آف ربوہ)** 11 نومبر 2012ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّـا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنے والی اور بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ خلافت کی کامل اطاعت گزار، چندوں میں باقاعدہ، صابرہ شاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم عبدالواسع عابد صاحب زمبابوے میں امیر و مشنری انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) **مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (اہلیہ مکرم ماسٹر خان محمد صاحب۔ سابق امیر جماعت ڈیرہ غازی خان)** 17/ جنوری 2013ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّـا لِلّٰـہِ وَ اِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم سردار پیر بخش صاحب (آف بستی احمد پور ڈیرہ غازی خان) کی بہو تھیں جنہوں نے لسکانی بلوچ قبیلہ سے 1934 میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔ آپ شعبہ تعلیم سے منسلک تھیں۔ شادی کے بعد ایک سکول کھولا اور پھر 1963ء میں ڈیرہ غازی خان شہر شفٹ ہونے کے بعد وہاں ایک سرکاری سکول منظور کرواکے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرتی رہیں۔ آپ نے ڈیرہ غازی خان میں تقریباً پندرہ سال شہرو ضلع کی سطح پر صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، خوش مزاج، صاف دل، مہمان نواز، غریبوں کی ہمدرد، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، بہت نیک اور علم دوست خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم لقمان محمد صاحب (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(3) **مکرم ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب (آف یوایس اے)** 8/فروری 2013ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اِنَّـا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ (مرہم عیسیٰ) کے پوتے اور حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے گولڈ میڈل کے ساتھ ایم ایس سی کی ڈگری لی۔ 1962ء میں امریکہ کی Athens, Ohio یونیورسٹی میں جاب ملی تو وہاں چلے گئے اور تب سے وہیں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے Athens, Ohio میں جماعت قائم کی اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نے امریکہ سے ایک نیوزلیٹر بھی نکالنا شروع کیا جو آجکل ''احمدیہ گزٹ'' کے نام سے شائع ہورہا ہے۔ آپ نے ایک پرنٹنگ پریس بھی قائم کیا جہاں سے جماعت امریکہ اور کینیڈا کے مختلف رسائل اور کتب چھپ رہی ہیں۔ آپ کو اپنے علاقے میں بہترین خدمات پر میئر بننے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد، غریب پرور، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں

## بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ 2

بورکینا فاسو میں تو اللہ کے فضل سے ان کو پورا ایک کمپلیکس مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ چند ماہ پہلے ٹین (tin) کی چھتوں کے نیچے یہ نمازیں پڑھا کرتے تھے اور وہاں بھی ان کو نوٹس مل گیا تھا کہ خالی کرو۔ تو انہوں نے چند مہینوں میں اللہ کے فضل سے ایک مسجد بھی تعمیر کی۔ مشن ہاؤس بنایا۔ گیسٹ ہاؤس بنایا۔ امیر و مبلغ انچارج کی رہائشگاہ بنائی اور ہسپتال بنایا اور کافی وسیع ہسپتال ہے۔ اور یہ ساری چیزیں ایک ہی احاطہ میں ہیں اور اب جب میں دورہ پہ گیا ہوں تو اُس سے کچھ دن پہلے ہی یہ مکمل ہوا تھا اور پھر اس کا افتتاح بھی ہوا۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جماعت نے وقارِ عمل کر کے رات دن ایک کر کے ان سب تعمیرات کو مکمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

فرانس میں دو نئے سینٹر لئے ہیں۔ جرمنی میں ایک اور یوکے میں ایسٹ ریجن لنڈن میں ایک مرکز کا اضافہ ہوا ہے۔

### تراجم قرآن کریم

گزشتہ سال تک مطبوعہ تراجم قرآن کریم کی تعداد 57 تھی۔ اب کنّڑ (Kanada) زبان میں بھی قرآن کریم طبع ہوگیا ہے۔ یہ بھارت کی زبان ہے۔ اور اس سال چند روز قبل قادیان سے جو وفد آئے ہیں وہ اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں۔ اس طرح تراجمِ قرآن کی کُل تعداد 58 ہو چکی ہے۔

اس کے علاوہ جرمن ترجمہ قرآن کریم out of print تھا۔ وہ دوبارہ پرنٹ کروایا گیا ہے۔ تھائی (Thai) زبان میں پہلے دس پاروں پر مشتمل ترجمہ چھپ گیا ہے۔ جاوانیز (Javanese) زبان میں بھی پہلے دس پاروں کا ترجمہ چھپ گیا ہے۔ پھر دورانِ سال حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمۂ قرآن کا نیا ایڈیشن تیار ہوا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے متبادل ترجمہ کو پہلے تو آخر میں ضمیمہ کے طور پر دیا گیا تھا اب وہ جو ٹرانسلیشن ہے اس کو انہی متعلقہ صفحات پر آیات کے ساتھ ہی foot note میں دے دیا گیا ہے۔ اب پڑھنے والے کو سہولت ہوگئی ہے۔ یہ ترجمہ بھی چھپ گیا ہے۔

نابینا لوگوں کے لئے پہلے ڈچ میں بریل (Braille) میں ترجمہ تھا۔ اب حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کا جو انگریزی میں ترجمہ ہے اس کا بھی بریل (Braille) میں قرآنِ کریم تیار ہوگیا ہے۔

اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوبیس تراجمِ قرآن مکمل ہو چکے ہیں جو انشاء اللہ اس سال کے دوران چھپ جائیں گے۔ کافی کام ہو رہا ہے۔ صرف اصل ٹیکسٹ کا پیسٹ (paste) وغیرہ ہونا باقی ہے۔ اس میں کچھ جنوبی افریقہ کی زبانیں ہیں، گھانا کی زبانیں ہیں۔ آئیوری کوسٹ کی زبانیں ہیں۔ بوسنینے۔ برما کی زبان ہے۔ ماریشس کی کریول Creole ہے۔ گیمبیا کی دو تین زبانیں ہیں۔ ہنگری کی ہنگیرین (Hungarian) ہے۔ قازقستان کی زبان قازق ہے۔ کینیا کی ایک زبان ہے۔ کونگو کی، فجی کی، گنی بساؤ کی، لتھوانیا (Lithuania) کی۔ بورکینا فاسو کی ایک مورے (Mòoré) زبان ہے۔ سری لنکا کی سنہالہ (Sinhala)، ازبکستان کی، تنزانیہ کی، تو یہ کافی تعداد ہے۔

اس کے علاوہ جو زیرِ تیاری تراجمِ قرآن کریم ہیں وہ ڈگبانی (Dagbani) گھانا کی ایک زبان ہے۔ بھارت کی ڈوگری ہے۔ ملائیشیا کی Dusun زبان ہے۔ ایسٹاکو (Estako) نائیجیریا کی، فانٹے (Fanti) گھانا کی۔ عبرانی اور کمبوڈیا کی خمیر (Khmer)۔ لنگالہ، ماؤرے، سموئن، کرغز، کرغزستان کی زبان اور گاؤن (Goun) بینن کی زبان ہے۔

بعض تراجم ایسے تھے جن پر نظرِ ثانی کرنے کی ضرورت تھی۔ پہلے چھپ چکے تھے لیکن دوسرے ایڈیشن میں نظرِ ثانی کر کے جہاں جہاں تصحیح کرنی تھی وہ کر کے دوبارہ شائع کیے گئے ہیں۔

### مختلف زبانوں میں کتب کی اشاعت

دورانِ سال مختلف ممالک میں 84 زبانوں میں 26 نئی کتب اور فولڈر تیار ہوئے ہیں۔ اور اس وقت جو زیرِ تیاری ہیں وہ 138 کتب اور پمفلٹس ہیں۔ امسال جو بڑی کتابیں طبع ہوئی ہیں اُن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر سورۃ فاتحہ کا انگریزی ترجمہ ہے جو آپ نے مختلف موقعوں پر بیان کیا۔ ان کو پہلے اُردو میں اکٹھا کیا گیا تھا۔ یہاں میرے پاس پڑا ہے (حضورِ انور نے دریافت فرمایا ''کہاں ہے؟'' اس پر حضور کو یہ ترجمہ پیش کیا گیا اور حضورِ انور نے دست مبارک میں پکڑ کر دکھایا۔) یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں سورۃ فاتحہ کی انگریزی تفسیر ہے۔ پھر ''تذکرہ'' ہے اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ پھر ''التبلیغ'' یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو ایک عظیم الشان تصنیف ''آئینہ کمالات اسلام'' ہے اس کا ایک حصہ ہے جو عربی میں ہے اور اُسے بھی علیحدہ طور پر ''التبلیغ'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ پھر ''توضیح مرام'' حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ہے اُس کا بھی انگریزی ترجمہ اس سال شائع کیا گیا ہے۔ ''توضیح مرام'' کا یہ انگریزی ترجمہ مکرم چودھری محمد علی صاحب نے کیا ہے۔ اُن کے لئے بھی دعا کریں۔ پیرانہ سالی اور مختلف عوارض کے باوجود ماشاء اللہ بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں اور نوجوانوں کی طرح کام کر رہے ہیں اور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے۔ (حضرت صاحب نے اس موقع پر توضیح مرام کا انگریزی ترجمہ جو "Elucidation of Objectives" کے عنوان سے شائع ہوا ہے حاضرین کو دکھایا۔)

کتابیں تو یہاں بہت ساری ہیں۔ مَیں چند ایک کا ذکر کر رہا ہوں۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور ملفوظات میں سے مختلف موضوعات کے تحت اقتباس لے کر Essence of Islam کے نام سے اُن کے انگریزی ترجمے پہلے کیے گئے تھے۔ اب دوبارہ اُن پر نظرِ ثانی کر کے اور اصل اردو متن سے دوبارہ موازنہ کر کے کچھ درستیاں کی گئی ہیں اور امریکہ کی ایک پوری ٹیم نے اس پر کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ وہ بھی شائع ہوگیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی مزید جلدیں تیار ہوگئی ہیں۔ تیسری بھی انشاء اللہ جلدی تیار ہوجائے گی۔

پھر ''لیکچر سیالکوٹ'' اور ''مسیح ہندوستان میں'' کا بنگالی ترجمہ کیا گیا ہے۔ Islam's Respones to Contemporary Issues حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایک لیکچر کا ڈینش ترجمہ کروایا گیا ہے۔ اس سال شائع ہوا ہے۔ ''مسیح علیہ السلام کی توہین کا جواب''۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مختلف اعتراضات کے جواب تیار کروائے تھے۔ اُن میں سے ایک یہ بھی تھا۔ اس سال اُس کا انگریزی ترجمہ شائع کروایا گیا ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے حالات زندگی پر سید حسنات احمد صاحب کینیڈا نے انگریزی میں کتاب لکھی ہے۔ یہ بھی شائع کی گئی ہے۔ ''شرائطِ بیعت اور ہماری ذمہ داریاں'' یہ جو گزشتہ سال آخری دن میری تقریر کا عنوان تھا اور اس کے بعد مختلف خطبات، دس شرائطِ بیعت مکمل قرآن وحدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کی روشنی میں تھے۔ لوگوں کی خواہش تھی کہ اکٹھا یکجا صورت میں شائع کیا جائے تو وہ بھی اب ایک کتابی صورت میں شائع ہوگئی ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth کا عربی ترجمہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے کیا ہے۔ الحمدللہ کہ یہ ترجمہ بھی چھپ گیا ہے۔ بہت مشکل کام تھا اور مصطفیٰ ثابت صاحب نے باوجود اس کے کہ ان کو ایک بڑی سنجیدہ قسم کی بیماری ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے یہ ترجمہ مکمل کیا ہے۔ خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اب پھر میں نے حضرت مولانا غلام فرید صاحب والی جو Five volume commentary انگریزی ترجمہ قرآن اور تفسیر ہے اس کا کام اُن کے سپرد کیا ہے۔ وہ بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے۔

Revelation... کا عربی ترجمہ یہ نئی کتاب چھپ کر آگئی ہے۔ (اس موقعہ پر حضورِ انور نے کتاب ہاتھ میں لے کر حاضرین کو دکھائی)۔

پھر اسلام کے متعلق حضرت چودھری ظفراللہ خاں صاحب کی ایک کتاب Islam it's meaning for modern man تھی۔ اس کو کسی Publishing Company نے پہلے چھاپا تھا تو اس کے بھی کاپی رائٹس لے لئے ہیں۔ اب اس کو یوکے (UK) کی جماعت نے چھپوایا ہے۔ پھر لجنہ نے Glossary کے ساتھ درّثمین شائع کی ہے۔ پھر قادیان سے بہت ساری کتابیں شائع ہوئی ہیں۔

گزشتہ سال مَیں نے توجہ دلائی تھی کہ ایسے احمدی لوگ جو زبانوں کے ماہر ہیں سامنے آئیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے تراجم کرنے میں مدد کریں تو اُس میں بہت سارے لوگ آئے ہیں۔

پھر جہاد کے متعلق اسلام کا جو ایک غلط تصور تھا اُس کے بارہ میں مَیں نے توجہ دلائی تھی کہ لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اصل اسلام کیا ہے؟ اور امن پسند مذہب ہے تو اس کا بھی لٹریچر فولڈر کی صورت میں تیار ہوا ہے اور 25 زبانوں میں یہ فولڈر تیار ہو چکے ہیں۔

جامع صحیح بخاری کا ترجمہ اور تشریح جو حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کا تھا۔ (حضرت صاحب نے دریافت فرمایا، یہ وہی ہے ناں جو شاہ صاحب لائے تھے) وہ ابھی شائع نہیں ہوا لیکن بہرحال اس کی تیاری مکمل ہوگئی ہے۔ اس میں کچھ مزید improvement کی گئی ہے۔ وہ بھی انشاء اللہ تقریباً مکمل ہوگیا ہے، تیار ہو جائے گا۔ اور پھر قرآن کریم کے عربی الفاظ کے انگلش میں معانی کیا ہیں۔ وہ Lexicon of the Quranic Words بھی تیاری کے مراحل میں ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف کتب تجلّیاتِ الٰہیہ، نشانِ آسمانی، کتاب البریہ، لیکچر لاہور، ایک غلطی کا ازالہ، کشتیٔ نوح، حقیقۃ الوحی، برکات الدّعا، آسمانی فیصلہ، نزول المسیح، لیکچر سیالکوٹ، معیار المذاہب، ازالۂ اوہام، شہادۃ القرآن وغیرہ کا ترجمہ مختلف stages میں ہے۔ اس کے لئے بھی ایک ایک کتاب پر کئی کئی سال کام کرانا پڑتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان کا ترجمہ کرنا آسان کام نہیں ہوتا۔ بڑی محنت سے مترجمین یہ کام کر رہے ہیں۔

### قرآن کریم اور جماعتی لٹریچر کی نمائشیں

قرآن کریم اور مختلف زبانوں میں دیگر اسلامی لٹریچر کی جو نمائشیں ہوتی ہیں ان کا بڑا اچھا اثر ہوتا ہے اور احمدیت کا پیغام پہنچتا ہے۔ اس سال 252 نمائشیں لگائی گئی تھیں جن کے ذریعہ سے اندازاً پانچ لاکھ تیرہ ہزار افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اور یہ اہتمام انڈیا، ہالینڈ، پرتگال اور یوکے کی مختلف جگہوں پر کیا گیا تھا۔ باقی ممالک کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ اس طرح کی نمائشوں کا اہتمام کریں۔ تبلیغ کا بھی اور جماعت کے تعارف کا بھی یہ بہت بڑا اچھا ذریعہ ہے۔

### بک سٹالز اور بک فیئرز میں شرکت

پھر اسی طرح بُک سٹالز اور بُک فیئرز کے ذریعہ بھی اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی ہے۔ اور اچھے تبلیغی رابطے ہوتے ہیں۔ اس سال 2936 بُک سٹالز اور بُک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا اور 10 لاکھ 40 ہزار سے اوپر افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا۔ اِس میں جرمنی، تنزانیہ، آسٹریلیا، انڈیا، ہالینڈ، امریکہ، یوکے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ وغیرہ ممالک نے اچھا کردار ادا کیا ہے۔

### رقیم پریس

پھر جماعت کا جو رقیم پریس ہے۔ ان کی ٹیم بھی اور ان کی آگے مختلف ممالک میں جو برانچیں بھی ہیں وہ اللہ کے فضل سے بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، اور تنزانیہ میں تو اب کام اتنا وسیع ہوگیا ہے کہ وہ عمارتیں جہاں یہ لگایا گیا تھا، عارضی طور پر انتظام کیا گیا تھا، چھوٹی پڑ رہی ہیں۔ تنزانیہ اور گھانا میں پریس کی نئی عمارتوں کی تعمیر شروع بھی ہوچکی ہے۔

رقیم پریس اسلام آباد سے اس دفعہ 2 لاکھ 10 ہزار سے اوپر کتابیں اور پمفلٹس شائع ہوئے ہیں۔ اور افریقہ کے مختلف پریسوں سے بھی دو لاکھ اکہتر ہزار کے قریب کتابیں اور پمفلٹ، رسالے وغیرہ شامل کر کے شائع ہوئے۔

پھر آئیوری کوسٹ کا پریس ہے یہاں بھی اللہ کے فضل سے ایک مستقل کام ہو رہا ہے۔ یہاں سے Review of Religions جو فرنچ میں ہے وہ چھپتا ہے اور پھر افریقن ملکوں سے ہی افریقہ کے جو مختلف فرانکوفون ملک ہیں وہاں بھجوایا جاتا ہے۔

سرکاری طور پر بھی ہمارے پریس کو بعض دفعہ کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ وزیرِ داخلہ تنزانیہ نے افریقی ممالک کے وزراء کی ایک میٹنگ کے لئے کوئی ضروری رپورٹ کتابی صورت میں پرنٹ کروانی تھی۔ جو کسی وجہ سے طبع نہیں ہوسکی۔ تو میٹنگ سے صرف ایک روز پہلے انہوں نے مختلف پریسوں سے پوچھا، گورنمنٹ کے پریس کو بھی کہا لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ آخر وہ جماعت کے پاس آئے اور جماعت نے کہا ٹھیک ہے ہم شائع کر دیتے ہیں اور راتوں رات انہوں نے وہ شائع کر کے پیش کر دیا جس پہ وہ حیران رہ گئے۔ ان کو یہ پتہ نہیں کہ جماعت کے آدمی جب کسی کام میں جُت جائیں اور ارادہ کرلیں تو ایسی ٹریننگ ہے کہ وہ تو پھر نہ رات دیکھتے ہیں نہ دن۔ کر ہی دیتے ہیں۔ دوسرے اتنی قربانی نہیں کر سکتے۔

(باقی آئندہ)

**SEVEN VACANCIES - Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community**

1. **Indonesian Speaker**
2. **Bangla Speaker**
3. **Persian Speaker**
4. **Arabic Speaker**
5. **Urdu Speakers (3 vacancies)**

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

**ABOUT THE ROLES:** We are inviting applications for the following eight posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent equivalent to English Language level B2 on the CEFR have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

| | **Main qualification/work** | **Likely posting** |
|---|---|---|
| Indonesian speaker | Prepare and present religious programmes on TV | London SW19 |
| Bangla speaker | Prepare and present religious programmes on TV | London SW19 |
| Arabic speaker | Assist Arabic desk present religious programmes on TV | Tilford Surrey |
| Urdu speaker | Research, edit preaching literature | London SW19 |
| Persian speaker | Farsi translation and promote literary research | Minister of Religion training academy Hampshire |
| Urdu speaker | Hadith critical appraisal and mysticism research | Minister of Religion training academy Hampshire |
| Urdu speaker | Jurisprudence, history and biographies | Minister of Religion training academy Hampshire |

**JOB DESCRIPTION:** You would be required to do some or all of the following:
Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

**EXPERIENCE REQUIRED:**
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and in respect of the first three and fifth vacancies with understanding of Indonesian, Bangla, Arabic or Persian. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years and have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

**QUALIFICATIONS REQUIRED:** You are expected to have either:
a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college or at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience; or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

**PACKAGE:** The stipend/customary offerings package include the following: **Meets minimum wage or £3,420/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg rates, gas, electricity paid; travel expenses reimbursed; 25 paid holidays per annum.)**

**Closing Date: 15 July 2013**

Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

# Harefield میں پیس سمپوزیم کا انعقاد

(رپورٹ: رانا مشہود احمد۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ساؤتھ آل جماعت (مڈل سیکس) کو ایک گاؤں Harefield میں 18 مئی 2013ء کو پیس سمپوزیم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ قریباً ڈیڑھ ہزار گھروں میں داعیان نے جا کر دعوت نامہ اور ایک نیا پمفلٹ ... Respect, Loyalty دیا۔ قبل ازیں گزشتہ سال سارے گاؤں میں اس سے پہلا پمفلٹ دیا گیا تھا اور قرآن کریم کے بارہ میں خصوصی نمائش میں شمولیت کا دعوت نامہ دیا گیا تھا جو لائبریری کے ہال میں منعقد ہوئی تھی۔ اس بار لوکل اخبار میں اعلان بھی کیا گیا۔ تاہم

مہمانوں کی تعداد صرف 20 تھی۔ سب مہمانوں کو کتاب "Life of Muhammad[s.a.]" اور "World Crisis and Pathway to Peace" مجلس انصاراللہ برطانیہ کی طرف سے تحفۃً دی گئی۔ اس کے ساتھ تعارفی لٹریچر پر مشتمل چند پیک بھی دیئے گئے۔

شرکاء میں سابقہ ڈپٹی میئر آف لنڈن Rickard Barnd اور لوکل پادری اور پولیس کی نمائندگی ہوئی۔ کونسلر رچرڈ اور لوکل پادری نے اپنی تقریروں میں جماعت احمدیہ کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو سراہا اور کہا کہ اسے سب کو اپنانا چاہئے۔

یہ پروگرام مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یوکے کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ ترجمہ مکرم عبداللہ وولی (نئے انگریز احمدی) نے کیا۔ جماعت کے تعارف اور پادری Rev. Martin Davis کی طرف سے ویلکم ایڈریس کے بعد خاکسار نے تقریر کی جس کا عنوان تھا: "Freedom of Speech and Tolerance"۔ آخر پر حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔

ہال کے ایک طرف مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور قرآنی تعلیمات پر مشتمل بینرز کی نمائش لگائی گئی تھی جو لوگوں نے شوق سے دیکھی۔

دعا کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔

**RASHID & RASHID**
**Solicitors, Advocates**
**Immigration Specialists**
**Commissioners of Oaths**

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street, Tooting, London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ و کینیڈا 2013ء

Getty Center Museum کا وزٹ اور مسجد بیت السلام لاس اینجلیز ویسٹ کا وزٹ۔
اعلانات نکاح۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ Big Bear Lake کی سیر۔

## Wall Street Journal میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ 14 سے 15 ملین افراد تک حضور انور کے دورہ اور اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر۔

## Malibu کے علاقہ میں سمندر کے کنارے ایک نہایت یادگار مجلس علم و عرفان۔

لاس اینجلیز (امریکہ) سے وینکوور (کینیڈا) کے لئے روانگی۔ وینکوور کے ایئرپورٹ پر حضور انور کا سٹیٹ گیسٹ کے طور پر استقبال۔

❁...... مسجد بیت الرحمٰن (وینکوور) تشریف آوری اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔
❁...... تقریب آمین۔ ❁...... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

(لاس اینجلیز (امریکہ) اور وینکوور (کینیڈا) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

### بقیہ رپورٹ: 11 مئی بروز ہفتہ 2013ء
(حصہ دوم)

### Getty Center Museum کا وزٹ

تمام مہمانوں سے فرداً فرداً ملنے کے بعد قریباً سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہوٹل سے روانہ ہوئے۔

اب پروگرام کے مطابق گیٹی سینٹر میوزیم "Getty Center Museum" کا وزٹ تھا۔ تین بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گیٹی سینٹر تشریف آوری ہوئی جہاں اس سینٹر کے ایک سینئر سٹاف ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ میوزیم کے اندر لے گئے۔

یہ میوزیم J.Paul Getty کے نام سے موسوم ہے۔ اس میوزیم میں یورپی پینٹنگز، ڈرائینگز، مجسمے، آرائشی فنون اور یورپی و امریکی مقامات کی تصاویر موجود ہیں۔ فنون لطیفہ اور قدیم یونان اور روم اور Etruria کی ثقافتوں کا مطالعہ کرنے کے لئے یہ میوزیم ایک تعلیمی مرکز کے طور پر ہے۔ اور یہاں ایک ریسرچ لائبریری بھی ہے جہاں طلباء اپنی ریسرچ کو مکمل کرنے کے لئے خصوصی مجموعوں اور پینٹنگز کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہاں لوگ جدید فن تعمیر اور باغات کے بارہ میں مفید معلومات حاصل کرنے آتے ہیں۔ فن تعمیر کے لحاظ سے یہ میوزیم اپنی مثال آپ ہے۔

گیٹی کنزرویشن انسٹیٹیوٹ بھی گیٹی میوزیم کا حصّہ ہے جس میں مختلف قدیم اشیاء، مجموعوں، فنّ تعمیر اور ویژوئل آرٹس (visual arts) کے قدیم نمونے محفوظ کئے گئے ہیں۔ طلباء یہاں آ کر ریسرچ کرتے ہیں۔

گیٹی میوزیم کا شعبہ تعلیم ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے مختلف پروگرام منعقد کرتا ہے۔ ان پروگراموں میں پرانی پینٹنگز، ڈرائینگ اور مجسموں کو اس طرز پر پیش کیا جاتا ہے جس کو ہر آنے والا بآسانی سمجھ سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میوزیم کے مختلف حصّے دیکھے اور گائیڈ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ یہ میوزیم شہر کے ایک بلند مقام پر واقع ہے۔ اس کے مختلف بیرونی حصّوں سے سارے شہر کا نظّارہ کیا جا سکتا ہے۔ حضور انور بھی کچھ دیر کے لئے اس جگہ تشریف لے گئے اور سارے علاقے کو دیکھا۔ اس میوزیم کے ساتھ ہی ایک خوبصورت پارک بنایا گیا ہے۔ اوپر سے یہ بھی بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

یہ میوزیم بہت وسیع و عریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اور یہاں آنے والے وزیٹرز کے لئے مختلف جگہوں پر کیفے ٹیریا بنے ہوئے ہیں۔ ایک کیفے ٹیریا میں چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کچھ دیر کے لئے اپنے خدام کے ساتھ تشریف فرما رہے۔

یہاں سے پانچ بجے واپسی کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں جو راستہ کلیئر کر رہی تھیں۔

### مسجد بیت السلام لاس اینجلیز ویسٹ کا وزٹ

لاس اینجلیز جماعت کے تین حلقے ہیں ''لاس اینجلیز ایسٹ''، ''لاس اینجلیز ویسٹ'' اور ''لاس اینجلیز سینٹر''۔ ہماری مرکزی ''مسجد بیت الحمید'' لاس اینجلیز ایسٹ حلقہ میں ہے۔ آج پروگرام کے مطابق نماز ظہر و عصر کی ادائیگی ''لاس اینجلیز ویسٹ'' حلقہ کی ''مسجد بیت السلام'' میں تھی۔

پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت السلام تشریف آوری ہوئی جہاں صدر جماعت نے اپنی عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب احباب یہاں کی جماعت کے ہیں یا دوسری جماعتوں سے بھی آئے ہیں۔ اس پر صدر صاحب نے بتایا کہ زیادہ یہاں کے لوگ ہیں اور کچھ دوسری جماعتوں سے بھی آئے ہیں۔

اس موقعہ پر ایک خادم نے جو افریقن نژاد ہیں اپنی خواب بیان کی کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''لاس اینجلیز ویسٹ'' کی مسجد میں ہیں اور کوئی شخص حضور انور سے سوال کرتا ہے ''ہم خدا کو کیسے ڈھونڈیں'' جس پر حضور فرماتے ہیں ''اگر کسی نے مچھلی ڈھونڈنی ہو تو وہ کہاں جاتا ہے'' تو سوال کرنے والے شخص نے جواب دیا ''سمندر کی طرف''۔ حضور انور نے پھر اس شخص سے پوچھا ''اگر تم بطخ کو ڈھونڈنا چاہتے ہو تو کہاں جاؤ گے؟'' اس پر سوال کرنے والے نے کہا ''تالاب کی طرف''۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا ''پس اگر تم خدا کو ڈھونڈنا چاہتے ہو تو مسجد آؤ''۔ اس کے بعد خواب ختم ہوئی۔

حضور انور نے تمام احباب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب کو اس خواب سے پیغام مل گیا ہے کوشش کر کے پانچوں نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد آیا کریں۔ حضور انور نے احباب کو نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں یہاں کی ساری جماعت نے ایک گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

چھ بج کر بیس منٹ پر یہاں سے ''مسجد بیت الحمید'' کی طرف روانگی ہوئی۔ اور قریباً سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الحمید تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الحمید تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

### اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا: خطبہ نکاح اور آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اس کے بعد حضور انور نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ سلمٰی قدسیہ حنیف صاحبہ بنت مکرم اظہر حنیف صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر امریکہ کا نکاح عزیزم احمد ہارون ملک صاحب ابن جاوید یامین ملک صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ صبا احمد نعیم صاحبہ بنت مکرم منعم احمد نعیم صاحب (نائب امیر امریکہ) کا نکاح عزیزم نعمان شاہین حمید صاحب ابن عبدالسلام حمید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ صبا حفیظ صاحبہ بنت عبدالحفیظ خان صاحب کا نکاح عزیزم سیّد وقاص احمد صاحب ابن سیّد محمد اقبال شاہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ فضّہ سیّد صاحبہ بنت عارف رشید سیّد صاحب کا نکاح عزیزم ظفر اللہ خان صاحب ابن فرید عارف خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ درّثمین شیخ صاحبہ بنت عبدالرحیم شیخ صاحب کا نکاح عزیزم عرفان چوہدری صاحب ابن چوہدری محمد اکرم صاحب کے ساتھ طے پایا۔

ان پانچوں نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے فرمایا:

''دعا کرلیں اللہ تعالیٰ یہ سارے نکاح جو آج طے پائے ہیں ان میں برکت ڈالے اور دونوں فریق لڑکا بھی، لڑکی بھی اور ان کے رشتہ دار بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔ جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ اپنے نمونے دکھانے والے ہوں تا کہ یہ نمونے آئندہ نسلوں میں بھی جاری رہیں۔ صرف دنیاداری مقصد نہ ہو بلکہ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا جذبہ بھی ہو تا کہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں۔ اب دعا کرلیں۔''

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کچھ دیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق مکرم احمد صادق صاحب کے گھر رات کے کھانے پر تشریف لے گئے۔

مکرم احمد صادق صاحب، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چچا جان مکرم مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم کے داماد ہیں۔ مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم کی بیٹی مکرمہ مبارکہ صادق صاحبہ، مکرم احمد صادق صاحب کی اہلیہ ہیں۔

رات گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

## 12؍مئی بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز، ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

## دفتری ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

صدر جماعت سیریا مکرم علی البراقی صاحب ان دنوں لاس اینجلیز امریکہ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی اور مختلف معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

اس کے بعد مکرم فلاح الدین شمس صاحب نگران مارشل آئی لینڈ (ساؤتھ پیسفک) اور مکرم مطیع اللہ جوئیہ صاحب مبلغ مارشل آئی لینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی اور جزائر پیسفک میں کام کے حوالہ سے اپنی رپورٹس پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

جزائر مائیکرونیشیا (Micronesia) کے ایک جزیرہ Kosoe کے بارہ میں حضور انور نے تفصیل سے ہدایات دیں کہ وہاں زراعت کے کام کے حوالہ سے جائزہ لیا جائے اور ایک فیزیبیلٹی (Feasibility) رپورٹ تیار کی جائے۔ حضور انور نے مبلغ مارشل آئی لینڈ کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس جزیرہ کا دورہ کریں اور وہاں تبلیغی پروگرام بنائیں اور ان لوگوں کے دل جیتیں۔

جزیرہ ملک کیریباتی (Kiribati) میں مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات سے نوازا۔ دفتری ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا گیارہ بجے تک جاری رہا۔

## انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 64 فیملیز کے 264 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

## انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سہ پہر ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام 42 فیملیز کے 182 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اور سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز لاس اینجلیز جماعت کے علاوہ امریکہ کی درج ذیل جماعتوں سے طویل سفر طے کر کے اپنے آقا کے دیدار کے لئے پہنچی تھیں۔

Portland, Phoenix AZ, Oshkosh, Silicon Valley, Houston, Virginia, Tucson, Merced,Las Vegas, Harrisburg, Washington DC, Detroit, Zoin, San Diego, Laurel, Columbus OH, Boston

San Diego سے آنے والی فیملیز 100 میل کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔ Phoenix سے آنے والوں نے 300 میل کا سفر طے کیا۔ Silicon سے آنے والوں نے 350 میل کا سفر طے کیا۔ Merced جماعت سے جو لوگ آئے وہ 400 میل کا سفر طے کر کے پہنچے۔ Oshkosh اور Zoin سے آنے والوں نے دو ہزار میل اور Columbus سے آنے والوں نے دو ہزار دو صد میل کا سفر طے کیا۔ اور Virginia سے سفر کرنے والوں نے اڑھائی ہزار میل کا سفر طے کیا۔ واشنگٹن ڈی سی، بوسٹن، Laurel، Harrisburg سے آنے والی فیملیز تین ہزار میل کا بڑا لمبا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے کے لئے پہنچی تھیں۔

❁...... آج دوپہر ایک نوجوان خادم ملاقات کے لئے Minnesota سٹیٹ سے آئے تھے۔ وہ بتانے لگے کہ مَیں اپنی سٹیٹ سے اکیلا یہاں پہنچا ہوں۔ جب دو ماہ قبل مجھے حضور انور کی لاس اینجلیز میں آمد کا علم ہوا تو میرے پاس یہاں آنے کے لئے رقم نہیں تھی۔ ان دو ماہ میں مَیں نے تھوڑی تھوڑی رقم جمع کرنی شروع کی اور اتنی رقم جمع کر لی کہ یہاں آسکوں۔ مَیں نے اڑھائی تین گھنٹے کار پر سفر کیا اور پھر بذریعہ جہاز چار گھنٹے کا سفر کیا اور آج یہاں ابھی پہنچا ہوں۔ مَیں صرف حضور انور کو ملنے آیا ہوں اور میری کوئی غرض نہیں ہے۔ آج شام کی ملاقاتوں میں اس نوجوان کی حضور انور سے ملاقات ہوئی۔ باہر آیا تو آنکھوں میں آنسو تھے اور خوشی کی انتہا تھی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

## 13؍مئی بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

## Big Bear Lake کی سیر

آج پروگرام کے مطابق سرسبز و شاداب پہاڑوں میں گھیرے ہوئے علاقہ Big Bear کے لئے روانگی تھی۔ یہ علاقہ ''مسجد بیت الحمید'' سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ ان پہاڑوں نے 6 میل طویل ایک خوبصورت جھیل کو اپنے دامن میں گھیرا ہوا ہے۔ اس جھیل کا نام اس علاقہ کے نام پر "Big Bear Lake" ہے۔ اس جھیل کی چوڑائی ایک میل ہے اور یہ آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اس جھیل کے اردگرد پہاڑوں پر آبادیاں ہیں، مختلف Huts بنے ہوئے ہیں۔ ہوٹل بھی ہیں اور Lodges بھی ہیں، سیرگاہیں بھی ہیں اور تفریحی مقامات بھی ہیں۔ اور پھر اس جھیل کی سیر کے لئے کشتیاں اور Ships بھی چلتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً بارہ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور سفر شروع ہوا۔ سفر کا کچھ حصّہ موٹروے کے ذریعہ طے کرنے کے بعد پھر سارا سفر پہاڑوں پر ہے۔ سینکڑوں میل پر پھیلا ہوا ایک لمبا پہاڑی سلسلہ ہے جو کئی خوبصورت وادیوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ سڑک ان پہاڑوں پر بل کھاتی ہوئی مسلسل بلند ہوتی چلی جاتی ہے۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر ڈیڑھ بجے Big Bear کے علاقہ میں پہنچے۔ یہاں عارضی قیام کا انتظام جھیل کے کنارے Logonita Lodge میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس Lodge میں تشریف لے گئے اور یہاں کچھ دیر قیام فرمایا۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک ریسٹورنٹ میں کیا گیا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی Lodge میں واپس تشریف لے آئے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام جھیل کے کنارے ایک کھلی جگہ پر Lodge کے Lawn میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعض بزرگ احباب نے کہیں سے ایک بینچ حاصل کر کے نماز پڑھی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان احباب سے فرمایا کہ کرسی والوں کو بھی یہاں کرسی مل ہی گئی ہے۔ اس پر ایک صاحب نے عرض کیا کہ یہاں کی زمین بڑی سخت ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اس کو نرم تو ہم نے ہی کرنا ہے۔ انشاء اللہ''۔

نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے ہمراہ سیر کرنے والے تمام احباب اور خدام کو اپنے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔

❁...... یہاں Lodge میں ٹھہرے ہوئے ایک امریکن میاں بیوی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ان دونوں نے حضور انور کو بتایا کہ ہم نے اخبار "Los Angeles Times" میں حضور انور کی تصویر دیکھی ہے اور انٹرویو بھی پڑھا ہے۔ اس تصویر سے ہم نے حضور انور کو پہچان لیا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی اور جماعت کے تعارف پر مشتمل لٹریچر دیا۔ ان دونوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

❁...... اسی اثناء میں ایک اور امریکن جوڑا میاں بیوی جو کہیں جا رہے تھے حضور انور کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور کہا ہم نے اخبار میں حضور انور کی تصویر دیکھی ہے اور حضور کو پہچان لیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان دونوں سے بھی گفتگو فرمائی۔ اور ان کی درخواست پر تصویر بنوانے کا شرف بخشا اور ان کو بھی تعارفی لٹریچر دیا گیا۔ ان لوگوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ اتنا بڑا عظیم لیڈر اس طرح عام لوگوں میں گھوم رہا ہے۔

روزنامہ اخبار لاس اینجلیز ٹائم (Los Angeles Times) جس میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بڑا مفصّل انٹرویو شائع ہوا ہے ریاست کیلیفورنیا کا سب سے بڑا اخبار ہے اور کئی ملینز لوگ اس کو روزانہ پڑھتے ہیں۔ اس بات کا پہلے تصوّر بھی نہیں تھا کہ امریکہ کے نیشنل لیول پر ان چوٹی کے اخباروں میں اس طرح جماعت کا پیغام بڑے وسیع پیمانہ پر کروڑوں لوگوں تک پہنچے گا۔ اب خدا تعالیٰ کی تقدیر نے جو احمدیت کو اس مبارک دور میں ایک رفعت کے بعد دوسری رفعت عطا کر رہی ہے، یہ سامان بھی فرمایا اور امریکہ کے نیشنل لیول کے پرنٹ میڈیا کو احمدیت کی خدمت میں لگا دیا اور ان اخبارات کے ذریعہ سب سے پہلے وسیع پیمانہ پر احمدیت کا جو پیغام پہنچا وہ خلیفۃ المسیح، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے پہنچا اور جماعت کو آئندہ کامیابیوں کے لئے ایک اور نیا راستہ عطا ہوا۔

اس جھیل کی سیر کا پروگرام بھی ترتیب دیا گیا۔ اس کے لئے ایک Ship جو سیر کروانے کے لئے مخصوص ہے پہلے سے ہی مکمل طور پر بُک کر لیا گیا تھا۔ یہ Ship دو منازل پر مشتمل تھا۔ ساڑھے پانچ بجے اس Ship کے ذریعہ جھیل کی سیر شروع ہوئی۔ اس بحری جہاز کا کپتان ساتھ ساتھ اس جھیل کے بارہ میں اور اس کے کناروں پر آباد جگہوں اور عمارات وغیرہ کے بارہ میں کمنٹری کر رہا تھا۔ اس شپ کی نچلی منزل پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی تھیں۔ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور اہلیہ بی بی امۃ المصوّر صاحبہ اور بیٹی نتاشہ خالد صاحبہ اہلیہ سیّد خالد احمد صاحب کو بھی حضور انور کے ہمراہ اس سفر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ احباب بھی حضور انور کے ہمراہ نچلی منزل میں تھے۔ باقی احباب جن میں قافلہ کے ممبران، امریکہ جماعت کے نائب امراء، تمام مبلغین کرام اور دیگر جماعتی عہدیداران اور ڈیوٹی پر مامور خدام اور دیگر کارکنان جن کی تعداد پچاس سے زائد تھی اوپر کی منزل پر تھے۔ اس سیر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اپنے خدام کے پاس اوپر کی منزل پر تشریف لائے اور اپنے خدام سے گفتگو فرمائی اور اپنے کیمرہ سے سب کی ویڈیو بنائی۔ اردگرد کے خوبصورت نظاروں کی بھی ویڈیو بنائی۔ خدام نے اس موقع پر اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بھی بنائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے کپتان کے کیبن میں بھی تشریف لے گئے


THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

اور کپتان سے گفتگو فرمائی۔

جھیل کی قریباً ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد کی سیر سات بج کر دس منٹ پر ختم ہوئی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واپسی کے لئے روانگی ہوئی اور ایک گھنٹہ تیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت الحمید'' تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت، مردوں، خواتین اور بچوں نے حضور انور کا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیاں کورس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ساڑھے آٹھ گھنٹے کے بعد واپس تشریف لائے تھے۔ یہ سب لوگ حضور انور کی آمد کے لئے چشم براہ تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الحمید میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

## Wall Street Journal میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت

اخبار Wall Street Journal کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے جو انٹرویو لیا تھا۔ یہ انٹرویو اخبار نے شائع کیا۔

**اخبار ''وال سٹریٹ جرنل'' (Wall Street Journal) نے ''خلیفہ کے لئے بیتاب'' کا عنوان دیتے ہوئے لکھا:**

امن کے پیغام کا پرچار کرنے والے مسلمانوں کے چھوٹے سے فرقہ کا لاس اینجلیز میں مسلمانوں کے پوپ کا دیدار کرنے کے لئے ہزاروں کا اجتماع۔

چینو کیلیفورنیا۔ اس ہفتہ ہزاروں خاندان اپنے رنگارنگ لباس میں رنگین ہو کر، ان سنہری پہاڑیوں اور پرانے زراعتی علاقہ میں وسیع و عریض مسجد میں جمع ہو رہے ہیں۔ بعض ملک کے دور دراز علاقوں سے اور بعض اس سے بھی دور واقعہ گھانا سے اور کچھ شام جیسے علاقوں سے بھی سفر کر کے آئے ہیں۔ یہ سب یہاں حضرت مرزا مسرور احمد جو گھانا میں قیام کے دوران وہاں گندم کاشت کرنے کا تجربہ کر چکے ہیں کے دیدار کے لئے بے چین ہیں جو کہ مسلمانوں کے واحد پوپ کی طرح ہیں۔ ان کا لقب خلیفہ ہے اور یہ احمدی مسلمانوں کے روحانی راہنما ہیں۔

احمدیت اسلام کا ایک فرقہ ہے اور اس کے پیروگار تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی اکثریت پاکستان، جنوب مشرقی ایشیا اور مغربی افریقہ میں ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا میں احمدیوں کی تعداد کروڑوں میں ہے، جو کہ دنیا میں 1.6 بلین مسلمانوں میں اقلیت میں ہیں۔ امریکہ میں احمدیوں کی تعداد تقریباً 25 ہزار ہے۔ باوجود قلیل تعداد کے اس فرقہ کو گزشتہ چند سالوں میں غیر معمولی توجہ اور سیاسی اثر و رسوخ حاصل ہوا ہے، جس نے شدت پسندی کو چیلنج کیا ہے اور اسلام کو ایک امن پسند مذہب کے طور پر پیش کیا ہے۔

بروز ہفتہ، امریکہ کے سرکاری نمائندے جس میں کانگرس کے نمائندے، مقامی اور وفاقی قانون نافذ کرنے والے ادارے، کیلیفورنیا کے لیفٹیننٹ گورنر، ریاستی کنٹرولر، بیورلی ہلز (Beverly Hills) میں دہشتگردی اور انسانی حقوق پر خلیفہ کے خطاب کو سننے کے لئے جمع ہوئے۔

امریکی سیاستدان، احمدیوں کو امریکی مسلمانوں میں اہم رابطہ سمجھتے ہیں۔ ایسے وقت میں جبکہ اسلام کے نام پر ہونے والی دہشتگردی اور پروفائلنگ کے ڈر کی وجہ سے یہ تعلقات دباؤ میں ہیں۔ احمدی لٹریچر کے مطابق خلیفہ ''دنیا میں امن اور ہم آہنگی کا سب سے زیادہ پرچار کرنے والے ہیں''۔ مسلمانوں کی اکثریت احمدیوں کو غیر مسلمان قرار دیتی ہے۔

اس فرقہ کی بنیاد آج سے سو سال قبل ہندوستان میں پڑی۔ اس فرقہ کو مسلمانوں کی اکثریت مرتدانہ خیالات کی حامل سمجھتی ہے، ایک ایسے اختلاف کی وجہ سے جس کا آغاز بانیٔ سلسلہ سے ہوا۔ ان کا اپنے بارہ میں دعویٰ ہے کہ ان کا آنا استعارۃً عیسیٰ کا دوبارہ نزول ہونا ہے، اور ان کے آنے کی وجہ اسلامی روایات کی اصلاح اور جنگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ ان کو قبول کرنا اسلام کے ایک بنیادی مسئلہ کے خلاف ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

پاکستان میں موجود تقریباً 40 لاکھ احمدیوں کو اجازت نہیں کہ مسلمان کہلائیں یا بحیثیت مسلمان اپنا ووٹ کا حق استعمال کریں۔ ان کی جماعت پر لاہور میں 2010ء میں حملہ ہوا تھا جس میں 99 احمدی مارے گئے۔ بعض ممالک سے انہیں حج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ خلیفہ جلاوطنی کی حالت میں لندن رہتے ہیں۔

ڈانلڈ کے ایمرسن جو کہ سٹینفرڈ یونیورسٹی میں اسلامی تاریخ کے ماہر ہیں کہتے ہیں کہ احمدیوں کو عام طور پر مسلمانوں کی اکثریت حقارت سے دیکھتی ہے۔

لاس اینجلیز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کا ایک منظر

باوجود مشکلات کے احمدیوں کی امریکہ میں تبلیغی کوششوں میں کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ اور گزشتہ چند سالوں میں انہوں نے بلڈ ڈرائیو اور ٹیلیویژن میں انٹرویوز کے ذریعہ اپنی شناخت کو بھرپور ابھارا ہے۔

2010ء کی نیویارک ٹائم سکوئیر میں ہونے والی ناکام تخریب کاری کے بعد احمدیوں نے یہاں بڑی تعداد میں "Muslims for Peace" کے لیفلیٹ تقسیم کئے۔ احمدیوں کے راہنماؤں کا کہنا ہے کہ دوسرے مسلمانوں کے برعکس جن میں لوکل اور ریجنل راہنما تو ہیں مگر پوری دنیا میں یکجا کوئی نظام نہیں، احمدیوں میں ایک اچھی تنظیم ہے جس کی وجہ سے وہ بہت تیزی سے عوامی مہم اور لابنگ کی کوششیں شروع کر لیتے ہیں۔ خلیفہ نے اپنی تقاریر، خطابات اور انٹرویوز میں ریاست اور مذہب کے علیحدہ رہنے کے موضوع پر زور دینے کے علاوہ امریکی مسلمانوں کو اس ملک کے ساتھ وفاداری کی طرف بھی توجہ دلائی۔ یہ گروپ امریکی راہنماؤں کے ساتھ پروفائلنگ اور شہری حقوق پر زور نہیں دیتا۔ اس کی وجہ سے احمدیوں کو امریکی سیاستدانوں تک رسائی حاصل ہے۔ خلیفہ نے ہاؤس کے اقلیتی لیڈر نینسی پلوسی (D.Calif.) سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ احمدیوں کو سینٹ کے اقلیتی لیڈر مچ ملکونل (R.,Ky.) کی حمایت حاصل ہے۔ اور انہوں نے پاکستان میں احمدیوں کے حقوق بحال کرنے کے لئے زور ڈالا ہے۔

ایک انٹرویو میں سفید ریش رکھنے والے خلیفہ نے کہا کہ ''مجھے امریکی سیاستدانوں سے صرف ایک خواہش ہے کہ وہ ایک ایسا منصوبہ بنائیں جس سے ساری دنیا میں امن قائم ہو سکے'' اور یہ وارننگ دی کہ مشرقِ وسطی میں حالات مزید خراب ہوئے تو جنگ عظیم ہو سکتی ہے۔ احمدیوں نے کچھ کامیابی کے ساتھ اپنے مقاصد پر بھی توجہ دلائی ہے۔

باسٹن یونیورسٹی میں بین الاقوامی تعلقات کے اسسٹنٹ پروفیسر جیری مینچک کہتے ہیں کہ یہ ایک مظلوم گروہ ہے، اس لئے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان کو سیاسی تعلقات مضبوط کرنے سے فائدہ ہو گا اور یہ اس طرح بیرونی حکومتوں پر دباؤ ڈال سکیں گے اور اپنے بھائیوں کی مدد کر سکیں گے۔

گزشتہ ماہ کانگرس کے 132 ارکان نے سیکریٹری آف سٹیٹ جان کیری کے لئے ایک خط پر دستخط کئے جس میں لکھا تھا کہ ہم خاموشی سے یہ نہیں دیکھ سکتے کہ چالیس لاکھ احمدی الیکشن میں حصہ نہ لے سکیں۔ کیونکہ انہیں ہفتہ کو پاکستان میں ہونے والے الیکشن میں ووٹ ڈالنے کا حق حاصل نہیں۔ مسٹر ملکونل اور سینیٹر جان کورنین (R.,Texas) نے اسی مسئلہ پر علیحدہ خط بھی لکھا۔ جہاں پاکستان میں الیکشن جاری تھے، وہاں خلیفہ نے Montage ہوٹل میں جو کہ بیورلی ہلز میں واقع ہے سیاسی راہنماؤں سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد وہ واپس چینو پہنچے جہاں پاکستان سے آئے ہوئے بہت سے خاندانوں نے مسجد کے قریب گھر خریدے ہیں اور یہ بات متوقع ہے کہ روزانہ خلیفہ سے تین منٹ کی ملاقات کے لئے لمبی قطاریں ہوں گی، جس کے بعد خلیفہ کیلیفورنیا سے روانہ ہوں گے۔

خلیفہ کی زیادہ سے زیادہ فیملیز سے ملنے کی خواہش ہے اور ایک مرتبہ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میری خواہش ہے کہ ایک فارم دیکھ سکوں۔

## امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی اور کئی ملینز لوگوں تک پیغام پہنچا۔

کیپٹل ہل کے پروگرام اور لاس اینجلیز کے اس دورہ کے پروگراموں میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز میں امن وسلامتی کا پیغام اور احمدیت کا تعارف جس تعداد تک پہنچا ہے گزشتہ ساری صدی میں اس قدر تعداد تک یہ آواز نہیں پہنچی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو احمدیت کے لئے فتوحات کے دروازے کھول رہی ہے۔ الحمدللہ۔

## امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کوریج

درج ذیل میڈیا نے کوریج دی:

1. Wall Street Journal (WSJ)
2. L.A.Times
3. Inland Valley Daily Bulletin
4. L.A. Sentinel
5. Jewish Journal of Greater Los Angeles
6. Thomas Jefferson School of Law News
7. Stanford University South-east Asia Forum
8. Religion News Service
9. Chino Champions
10. Let Us Build Pakistan (Blog)
11. Beverly Hills Courier
12. NBC News Radio KCAA 1050 AM Morning
13. Mike Ghouse Blog

اس طرح مجموعی طور پر!

1۔ پرنٹ میڈیا کے ذریعہ 5.5 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

2۔ Online میڈیا کے ذریعہ 7.5 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

3۔ ریڈیو اور T.V کے ذریعہ 1.5 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

## 14 رمئی بروز منگل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی خدمت میں دنیا بھر کی جماعتوں سے آنے والی فیکسز، خطوط اور رپورٹس باقاعدہ روزانہ موصول ہو رہی ہیں۔ حضور انور ساتھ ساتھ انہیں ملاحظہ فرما کر ہدایات سے نوازتے ہیں۔

## Malibu کے علاقہ کی سیر

آج پروگرام کے مطابق یہاں ''مسجد بیت الحمید'' سے ساٹھ میل دور سمندر کے کنارے اور پہاڑوں کے دامن میں آباد شہر Malibu کے لئے روانگی تھی۔ یہ شہر Pacific Ocean کے کنارے آباد ہے ایک طرف سمندر ہے دوسری طرف سرسبز و شاداب پہاڑی سلسلہ ہے۔ اس شہر سے چند گھنٹے کی مسافت پر امریکہ کا ہمسایہ ملک میکسیکو (Mexico) واقع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بج کر 35 منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ سفر کے لئے روانہ ہوا۔ دو گھنٹے کے سفر کے بعد قریباً ڈیڑھ بجے Malibu پہنچے۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام سمندر کے کنارے پر واقع ایک ریسٹورنٹ Geoffreys Malibu میں کیا گیا تھا۔ کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک پارک میں تشریف لے آئے۔ یہ پارک بھی سمندر کے

کنارے پر واقع ہے۔
اس پارک کے ایک حصّہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اس پارک میں سیر کی۔ خدام حضور انور کے ہمراہ تھے اور اپنے آقا کی معیت میں اس سیر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

## سمندر کے کنارے پر ایک شجر کے سائے تلے علم و عرفان کی مجلس

سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک درخت کے سائے میں کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور حضور کے خدام جن میں جماعت امریکہ کے نائب امراء، تمام مبلغین کرام، دیگر جماعتی عہدیداران اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم شامل تھی اپنے پیارے آقا کے سامنے ایک دائرہ کی شکل میں گھاس پر بیٹھ گئے۔ بہت ہی پیارا اور خوبصورت ماحول تھا۔
حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ہر ایک کو اپنے دست مبارک سے کیک کاٹ کر عطا فرمایا۔
ریفریشمنٹ کے لئے مختلف اشیاء موجود تھیں۔ پچاس سے زائد افراد اس مجلس میں شامل تھے کوئی ایک بھی حضور انور کی شفقت سے محروم نہ رہا۔ ہر ایک نے حضور انور کے دستِ مبارک سے تبرک حاصل کیا۔ اور پھر خدام باری باری اپنے آقا کی خدمت میں مختلف اشیاء ٹرے میں رکھ کر پیش کرتے رہے کہ حضور انور اسے تبرک کر دیں۔ حضور انور از راہ شفقت ہر چیز سے کچھ نہ کچھ لیتے رہے اور خدام کی عید کے سامان ہوتے رہے۔
ایک بے تکلف ماحول میں خدام نے اپنے آقا سے مختلف سوالات کئے۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔
**حضور انور نے فرمایا:** یہاں جو پرانے ابتدائی احمدی ہیں ان کی اولادوں کو تلاش کریں۔ اب تو بہت سے ایسے ذرائع ہیں کہ آپ ان تک پہنچ سکتے ہیں۔
حضور انور نے نیوزی لینڈ کے کلیمنٹ ریگ (Clement Wragge) کا ذکر کرتے ہوئے **فرمایا** کہ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی زندگی کے آخری سال مئی 1908ء میں لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کی تھی اور آپؑ سے مختلف سوالات کئے تھے جن کے آپؑ نے جوابات عطا فرمائے تھے۔ اور انہوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ ملفوظات میں ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کے احوال کا ذکر ہے۔
**حضور انور نے فرمایا:** نیوزی لینڈ جماعت کو ہدایت دی تھی کہ وہ ان کی نسل کو تلاش کریں۔ چنانچہ انہوں نے بڑی محنت کر کے ان کی اولاد کو تلاش کیا اور ان سے رابطہ قائم کیا اور ان کی قبر بھی تلاش کی۔ 84 سال بعد ان لوگوں سے رابطہ ہوا۔
**حضور انور نے فرمایا:** جب میں نیوزی لینڈ گیا ہوں تو کلیمنٹ ریگ کے پوتا اور پوتی جو خود بڑھاپے میں ہیں مجھے ملنے آئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے دادا احمدی تھے۔ اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہمیں علم ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ پروفیسر صاحب کی ایک بیوی انڈیا سے تھی لیکن ہم اپنی دادی سے نہیں مل سکے۔
**پھر حضور انور نے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے دادا کے پاس احمدیت کا لٹریچر تھا اور کچھ کتب وغیرہ تھیں۔** اس پر انہوں نے بتایا کہ کچھ کتب وغیرہ میوزیم میں موجود ہیں۔ چونکہ وہ سائنٹسٹ تھے اس لئے ان کی کتب اور مسوّدات میوزیم میں رکھے گئے ہیں۔ ان کی بعض چیزیں آگ لگ جانے کی وجہ سے ضائع بھی ہو گئی تھیں۔
**حضور انور نے فرمایا** کہ میں نے ان کی قبر پر جا کر دعا بھی کی تھی۔
**حضور انور نے فرمایا:** وہاں یوکے میں مارٹن کلارک جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مقدمہ قائم کیا تھا کی اولاد سے بھی رابطہ قائم ہوا ہے۔ اس کا پڑپوتا مجھے ملنے آیا تھا۔ جب اس سے ساری تفصیلی بات ہوئی تو کہنے لگا کہ اُس وقت کا تو مجھے علم نہیں لیکن مَیں آج گواہی دیتا ہوں کہ میرا پڑدادا مارٹن کلارک غلطی پر تھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچائی پر تھے۔ آپؑ سچے تھے۔
**حضور انور نے فرمایا:** پھر وہاں یوکے میں ''کیپٹن ڈگلس'' کے نواسے سے بھی بڑی تگ و دو کے بعد رابطہ قائم ہوا ہے۔ یہ ہم سے رابطہ قائم نہیں کرتا تھا۔ بالآخر جب رابطہ ہو گیا تو یہ ملاقات کے لئے آیا اور اس نے بتایا کہ کیپٹن ڈگلس بہت سخت آدمی تھا اور کسی کو بھی نہیں بخشتا تھا۔ اس نے بہت سارے لوگوں کو سزائیں دیں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ اس نے صرف ایک آدمی کو چھوڑا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اس پر ظاہر ہوئی۔ (کیپٹن ڈگلس نے ایک مقدمہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو باعزّت بری کیا تھا۔)
اس نے بتایا کہ ہم اس وجہ سے لوگوں سے نہیں ملتے کہ ہمیں اس بات کا ڈر ہے کہ چونکہ کیپٹن ڈگلس نے بہت سے لوگوں کو سخت سزائیں دیں۔ اس لئے کوئی ان لوگوں کی نسل میں سے آ کر ہم سے بدلہ نہ لے اور ہمیں قتل نہ کر دے۔ اس ڈر کی وجہ سے ہم رابطہ نہیں کرتے۔
**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** Pigott کی نواسی سے بھی رابطہ قائم ہوا تھا۔ یہ بھی ملنے کے لئے آئی تھی۔
پگٹ (Pigott) کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا ''عیسائیوں میں جھوٹا مسیح پگٹ نام موجود ہے اور جو خدائی اور مسیحیت کا دعویٰ کرتا ہے یہ توبہ نہیں کرے گا۔ آخر اس کا انجام بد ہوگا''۔ یہ شخص بالآخر 1927ء میں مالی بحران کا شکار رہا۔ دوسروں نے اس سے تعلق چھوڑ دیا اور یہ پاگل ہو گیا۔ 1927ء میں ہی اس کی وفات ہوئی۔
**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**
آسٹریلیا سے جو دوست Charles Francis Sievwright صاحب قادیان گئے تھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی ملاقات ہوئی تھی اور بعد میں انہوں نے بیعت بھی کی اور امریکہ میں دفن ہیں۔ ان کی نسل کے بارہ میں بھی کھوج لگائیں اور رابطہ کریں۔
Charles صاحب اکتوبر 1903ء میں قادیان گئے تھے۔ آپ نے اپنا اسلامی نام عبدالحق رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ 1896ء میں وہ آسٹریلیا ہی میں اسلام قبول کر چکے تھے۔ ملفوظات میں ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات اور گفتگو کا ذکر ہے۔ انہوں نے اپریل 1906ء کے ریویو آف ریلیجنز میں لکھا کہ ''میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو اور قادیان کی احمدی جماعت کا ممبر ہوں۔ یعنی احمدی جماعت سے اس لئے تعلق پیدا کیا ہے کہ یہ مسلمانوں میں سب سے زیادہ محقق اور ترقی یافتہ گروہ ہے۔ اور اسلامی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مسلمان مشنریوں کی ایک چُست جماعت ہے۔ امریکہ کے پہلے مبلّغ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا بہت اچھا تعلق رہا۔
مکرم انعام الحق کوثر صاحب مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ ہم ان کی اولاد کو تلاش کر رہے ہیں۔ ان کی قبر لاس اینجلیز کے ایک قبرستان میں ہے وہ ہم نے تلاش کر لی ہے۔
❁...... **ایک نوجوان کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** کہ حکومتی لیول پر حکومتی پارٹی اور اپوزیشن پارٹی سب سے تعلقات رکھنے چاہئیں۔ کینیڈا میں اب جو رُولنگ پارٹی ہے یہ پہلے اپوزیشن میں تھی اور ان سے اس وقت احمدیوں کے تعلقات نہیں تھے لیکن اب ہیں اور اچھے تعلقات ہیں۔ شروع سے ہی ہر ایک سے تعلق رکھنا چاہیے۔
❁...... **ایک نوجوان کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** کہ ہمارے نوجوانوں کو پالیٹکس میں آنے میں کوئی حرج نہیں۔ پاکستان میں ہمارے اسمبلی میں ممبر ہوتے تھے۔ گھانا میں بھی احمدی پارلیمنٹ میں ہیں، رولنگ پارٹی میں بھی ہیں اور اپوزیشن میں بھی ہیں۔ اس لئے بچوں کو پالیٹکس میں لانا چاہیے۔
❁...... **ایک خادم نے سوال کیا کہ کیا ہماری خواتین پالیٹکس میں حصّہ لے سکتی ہیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا** کہ خواتین کو پالیٹکس کا علم ہونا چاہئے لیکن Active رول نہیں ہونا چاہئے۔
اکاؤنٹس کی تعلیم حاصل کرنے والے ایک نوجوان نے دریافت کیا کہ مجھے کس طرح ریسرچ کرنی چاہیے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی بینکنگ کے نظام میں ریسرچ کریں۔
حضور انور نے فرمایا: یہاں تو ہر بات پر ریسرچ ہوتی ہے۔ ہم جس میوزیم میں گئے تھے وہاں پینٹنگ کے حوالہ سے ہی ملین ڈالرز ریسرچ پر خرچ ہو رہے ہیں۔
❁...... **ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور کو کس چیز کی فارمنگ (Farming) پسند ہے اور کونسا پھل پسند ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا** کہ فارمنگ تو فائدہ کے لئے ہوتی ہے جو چیز بھی فائدہ پہنچائے وہ اچھی ہے۔ کھانے کے لئے پھل بھی اچھے ہیں۔ پھلوں میں آم ایک اچھا پھل ہے۔ وہاں یوکے میں تو پاکستان سے آم آتے ہیں۔ بہت اچھے معیار کے ہوتے ہیں۔ وہاں ہم پاکستان سے منگوا لیتے ہیں۔ سندھ سے جو ہمارے فارم ہیں وہاں سے آجاتے ہیں۔
❁...... **ایک خادم جو لاس اینجلیز کے ایک حلقہ کی مجلس کے قائد خدام الاحمدیہ ہیں نے عرض کیا کہ** ہمارے حلقہ میں جماعت کی تجنید 140 کے قریب ہے اور سب ہمارے گھر میں بدھ کے روز اکٹھے ہوتے ہیں اور نمازوں کی ادائیگی ہوتی ہے۔
**حضور انور کے دریافت فرمانے پر اس خادم نے بتایا** کہ یہ سبھی احباب پانچ میل کے فاصلہ کے اندر رہتے ہیں۔
**اس پر حضور انور نے فرمایا** کہ وہاں باقاعدہ ایک سینٹر قائم کریں اور پھر مسجد بنائیں۔ اگر کوئی بڑا گیراج ہے تو اس کو سینٹر کی شکل دے دیں اور باقاعدہ روزانہ پانچوں نمازیں با جماعت ہونی چاہئیں۔ اگر لوگ بدھ کے دن اکٹھے ہو سکتے ہیں تو پھر باقی دنوں میں بھی اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک دن جمع ہونا تو عیسائیوں والی عبادت ہے۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یوکے میں ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب نے ہارٹلے پول میں اپنے گھر کے گیراج میں سینٹر بنایا تھا اور وہاں باقاعدہ نمازوں کا انتظام تھا اور اب وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔
**حضور انور نے مبلغ سلسلہ لاس اینجلیز شمشاد احمد ناصر صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ** جہاں پانچ میل کے اندر پندرہ بیس فیملیز رہتی ہوں وہاں سینٹرز ہونے چاہئیں۔ لندن میں پندرہ بیس منٹ کی مسافت پر رہنے والے لوگ باقاعدہ نماز فجر پڑھنے آتے ہیں۔ مسجد بیت الفتوح میں بھی کافی لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں۔
**اس پر ایک خادم نے عرض کیا** وہاں حضور انور موجود ہیں۔ حضور انور کی کشش کی وجہ سے آتے ہیں۔ اس بات پر حضور انور نے فرمایا کہ سڈنی (آسٹریلیا) میں لوگ مسجد سے 20 میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں اور باقاعدہ نمازیں ادا کرنے کے لئے مسجد آتے ہیں۔ اب وہاں تو مَیں نہیں ہوں۔
❁...... **پاکستان میں طلباء کی تعلیم کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** کہ پاکستان میں تو طلباء کی کوئی خاص پلاننگ نہیں ہوتی اچھے نمبر آئے ہیں تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ اگر کم ہے تو انجینئر بن جاؤ اور اگر بہت ہی کم ہیں تو پھر لاء (Law) کر لو۔
❁...... **کینیڈا جماعت کے ایک ممبر جو اس مجلس میں موجود تھے انہوں نے عرض کیا کہ** ویتنام (Vietnam) کے بچے، طلباء پڑھائی میں بہت آگے ہیں تو کینیڈا میں اس بات پر ریسرچ ہوئی ہے کہ یہ کیوں تعلیم میں آگے ہیں۔ تو ریسرچ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ویتنام میں یہ طریق ہے کہ مغرب کے بعد گھر میں والدین T.V، انٹرنیٹ وغیرہ سب کچھ بند کر دیتے ہیں اور طلباء صرف پڑھائی کی طرف توجہ دیتے ہیں اور دوسری کوئی مصروفیت نہیں ہوتی۔
**اس پر حضور انور نے فرمایا** کہ اسلام نے بھی تو یہی تعلیم دی ہے کہ مغرب کے بعد بجائے اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے کے اور وقت ضائع کرنے کے انسان اپنے گھر میں آئے اور رات سونے سے قبل تک جو وقت ہے وہ اپنی پڑھائی، مطالعہ وغیرہ میں گزارے۔
❁...... **ایک نوجوان انجینئر نے سوال کیا کہ کینیڈا کی آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن ہے ہم اس کو کس طرح فعّال کریں۔** حضور انور نے فرمایا آپ لوگ مساجد کے

پراجیکٹ بنائیں تو فعّال ہو جائے گی۔ یوکے میں ہمارے آرکیٹیکٹ اور انجینئرز ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی جاتے ہیں اور پراجیکٹس پر کام کرتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا آپ اپنا پلان بنا کر بھجوائیں کہ کیا کیا کام کر سکتے ہیں۔کتنا وقت دے سکتے ہیں۔

......**ایک ڈاکٹر صاحب کے عرض کرنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میڈیکل ایسوسی ایشن کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ڈاکٹرز وقف عارضی کریں۔** قادیان جائیں اور ربوہ جائیں وہاں ضرورت ہے۔

......**ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور بچوں کے لئے کوئی ہدایت فرمائیں۔** اس پر حضور انور نے فرمایا والدین اپنے نمونے دکھائیں۔ نمازیں پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ بچے ان کے یہ نمونے دیکھ کر تربیت حاصل کریں گے بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں۔ یہ نہیں کہ بچوں سے قرآن کریم سن رہے ہیں اگر وہ صحیح نہیں پڑھ رہا تو اس کو غصّہ میں آکر تھپڑ مار دیا۔ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اپنے صحیح نمونے کے ساتھ ان کی تربیت کریں۔

......**ایک خادم نے سوال کیا کہ بچیاں کالج وغیرہ میں پڑھ رہی ہوتی ہیں تو رشتے آجاتے ہیں تو کیا کرنا چاہئے۔ کس عمر میں شادی کرنی چاہئے؟**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** مجھ سے جو بچیاں پوچھتی ہیں تو میں کہتا ہوں پڑھائی جاری رکھو اور والدین سے کہتا ہوں کہ اس دوران اگر کوئی اچھا رشتہ آجائے تو کر دیا کرو۔ باقی پڑھائی کے لئے شادی سے پہلے ہی خاوند کے ساتھ یہ طے کرلو کہ شادی کے بعد پڑھائی مکمل کرنی ہے تاکہ بعد میں کوئی مشکل نہ ہو۔

......**ایک خادم نے عرض کیا کہ بچے گھروں میں Movies دیکھنا چاہتے ہیں۔اس بارہ میں کیا ہدایت ہے؟**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** کچھ Movies تو ایسی ہوتی ہیں جو دیکھنے والی ہوتی ہیں۔ اچھی ہوتی ہیں۔ ماں باپ ساتھ بیٹھے ہوں تو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ بہرحال بچوں کو اچھے بُرے کی تمیز ہونی چاہئے اور ماں باپ کی نگرانی ہونی چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا ایک بچی نے مجھے لکھا تھا کہ گرمیاں آتی ہیں تو ماں باپ مجھے شرٹس نہیں پہننے دیتے۔ دوسری بچیاں مجھے کہتی ہیں کہ تم پر ظلم ہو رہا ہے۔تو آپ لوگوں کو بچوں کو سمجھانا چاہیے کہ ہمارا مذہب یہ ہے اس کے کچھ اصول ہیں اور یہ ہمارے مذہب کی تعلیمات ہیں اور ہماری روایات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں امریکہ میں ہی مَیں نے اپنی ایک تقریر میں والدین کو توجہ دلائی تھی کہ چار پانچ سال کی عمر سے ہی بچیوں کا باقاعدہ حیادار لباس ہونا چاہیے تاکہ بچیوں کو چھوٹی عمر سے ہی اس لباس کی عادت پڑے۔ پانچ سال کے بعد فراک بغیر ٹائٹس (Tights) کے نہیں پہننی چاہیے۔اس طرح لباس کے معاملہ میں شروع سے ہی ان کی اچھی تربیت ہو رہی ہوگی۔

یہ مجلس پونے چھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعدازاں یہاں سے قریباً چھ بج کر دس منٹ پر ’’مسجد بیت الحمید‘‘ تشریف آوری ہوئی۔آج بھی احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بچیاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی واپس آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوئی احباب نے نعرے بلند کئے اور خواتین نے شرف زیارت پایا۔سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔ بچیاں دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

..............................

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طاہر ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق جماعتی عہدیداران اور کارکنان کے مختلف گروپس نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ان گروپس میں مجلس عاملہ لاس اینجلیز ایسٹ، مجلس عاملہ لاس اینجلیز ویسٹ، مجلس عاملہ لاس اینجلیز ان لینڈ امپائر، شعبہ حفاظت خاص، شعبہ کچن/ضیافت، شعبہ خدام خدمت خلق اور شعبہ ڈرائیونگ شامل تھے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’مسجد بیت الحمید‘‘ تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خواتین کے حصّہ کی طرف طاہر ہال اور مسرور ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا انتہائی قریب سے دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لاس اینجلیز میں قیام کا آخری دن تھا۔ اپنے پیارے آقا کو اپنے انتہائی قریب پا کر خوشی و مسرّت سے بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔خواتین اپنے بچے آگے کرتیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بچوں سے پیار کرتے، سَر پر ہاتھ رکھتے۔ ہر ایک برکتوں سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ان مختصر سے لمحات میں ہر ایک نے اپنے آقا کے مبارک وجود سے فیض پایا اور دعائیں حاصل کیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگرخانہ میں تشریف لے آئے اور یہاں کام کرنے والے تمام کارکنان نے اپنے آقا سے مصافحہ کی سعادت پائی۔

جب حضور انور اپنی رہائشگاہ کی طرف جانے لگے تو بہت سے بچے حضور انور کے قریب آگئے۔ ان سبھی نے اپنے آقا سے مصافحہ کرنے کی سعادت پائی اور حضور انور سے پیار حاصل کیا۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ’’لاس اینجلیز جماعت‘‘ میں قیام کے دوران دوسو سے زائد خدّام نے مختلف ڈیوٹیوں میں بھرپور طریق سے بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

شعبہ پارکنگ، آف سائٹ ٹرانسپورٹیشن، شٹل سروس، اندرونی و بیرونی حفاظت، لنگر خانہ اور حفاظت خاص کی ڈیوٹیوں میں کیلیفورنیا اور ایریزونا (Arizona) کی مجالس سے تعلق رکھنے والے خدام نے بھرپور حصّہ لیا۔ ان کے علاوہ Midwest،East Coast اور Gulf Coast Regions سے آنے والے خدام نے بھی ڈیوٹیوں کے فرائض سرانجام دیئے۔

مقامی مجالس کے خدام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی تیاریوں میں فروری 2013ء سے ہی مصروف تھے۔امتحانوں کے دن تھے۔ بہت سے طلباء نے اپنے امتحانوں کو ملتوی یا چھوڑ کر اپنا وقت ان تیاریوں میں صرف کیا۔بعض طلباء کے تعلیمی دور کے یہ آخری امتحانات تھے۔بعض خدام رات بھر ڈیوٹی دیتے اور صبح امتحان کے لئے چلے جاتے اور واپس سیدھا جماعتی مرکز آجاتے اور پھر ڈیوٹی شروع کر دیتے۔

خدام نے حضور انور کے دورہ سے قبل خاص شرٹیں، جیکٹس اور ٹوپیاں مجلس خدام الاحمدیہ کے پرچم کی مناسبت سے تیار کروائیں اور گلے میں پہننے والے خدام کے مخصوص رومال بھی بنوائے جو حضور انور کے دورہ کے دوران زیب تن کئے رکھے۔ دن کو گرمی میں جب کہ درجہ حرارت 103 فارن ہائیٹ تک چلا جاتا اپنے فرائض سرانجام دیتے اور رات کو درجہ حرارت 50 فارن ہائٹ تک پہنچتا تو کوٹ اور گرم کپڑے اور دستانے پہن کر اپنے فرائض سرانجام دیتے۔سبھی نے اپنے دن رات ایک کئے ہوئے تھے۔

ایک خادم سے جب پوچھا گیا کہ صبح ہو، دوپہر ہو یا رات ہو، جب بھی دیکھیں آپ یہاں گیٹ پر ڈیوٹی پر ہی کھڑے ہوتے ہیں تو پھر سوتے کب ہیں۔ اس پر اس نوجوان نے جواب دیا جب سے حضور یہاں آئے ہیں ہم میں سے کسی کو بھی سونے کا یا آرام کرنے کا خیال نہیں۔ یہ مبارک اور بابرکت دن پھر ہمیں کہاں سے ملیں گے۔صبح و شام پیارے آقا کا دیدار ہوتا ہے۔صدر صاحب کوشش کر کے ہمیں بھجواتے ہیں کہ جاؤ چند گھنٹے ہی آرام کر لو لیکن یہاں سے جانے کو دل ہی نہیں چاہتا۔اگر کوئی جاتا بھی ہے تو جلد واپس آجاتا ہے۔

......ایک خادم نے بتایا کہ ہماری چوبیس گھنٹے میں سے اڑھائی سے تین گھنٹے کی نیند ہے اور وہ بھی اس لئے ہے تاکہ مستعد ہو کر ڈیوٹی دے سکیں۔ سارا دن گرمی میں کھڑے ہو کر فرائض ادا کر رہے ہیں۔لیکن ہمیں اس قدر لذّت اور سرور مل رہا ہے کہ اس کا بیان ممکن نہیں۔ جب حضور انور اپنے دفتر میں یا کسی پروگرام کے لئے یا نمازوں کی ادائیگی کے لئے تشریف لاتے ہیں اور واپس جاتے ہیں تو ہم حضور انور کو دیکھتے ہیں اور ہمیں سکون ملتا ہے اور ہماری ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ ایک خادم نے بتایا کہ میری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہ ہو سکی تھی۔مگر میں نے انہی دنوں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خواب میں دیکھا اور میں اس ملاقات کی اسی طرح قدر کرتا ہوں جیسا کہ ظاہری ملاقات ہوئی ہو۔

......ایک خادم جس کی ڈیوٹی خدام کے دفتر میں تھی۔ اسے حضور انور کے قریب ڈیوٹی دینے کا موقع نہ مل سکا۔ جب حضور انور خدام کا باسکٹ بال میچ دیکھنے کے لئے تشریف لائے تو اس خادم کو حضور انور کے قریب ڈیوٹی دینے کا موقع ملا۔ ڈیوٹی کے دوران اس خادم کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔اس خادم نے اپنے صدر صاحب کو بتایا کہ ان آنسوؤں کو میری کمزوری نہ سمجھیں، مَیں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مجھے یہ لمحات نصیب ہوں گے کہ میں اپنے آقا کے اتنا قریب ہوں گا۔

......ایک نوجوان خادم نے خواب دیکھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاس اینجلیز کی مسجد کے دروازوں سے باہر نکل رہے ہیں اور وہ حضور سے پوچھتا ہے کہ ’’آپ کو لاس اینجلیز کا دورہ کیسا لگا؟‘‘۔ جب اس نے یہ خواب دیکھا اس وقت لاس اینجلیز کے دورہ کا کوئی وہم وگمان بھی نہ تھا۔ یہ خواب لفظاً لفظاً پوری ہوئی جب اس خادم کو محراب کے دروازہ پر ڈیوٹی دینے کا موقع ملا۔ جب حضور مسجد سے باہر تشریف لائے تو اس نے حضور انور سے پوچھا کہ ’’آپ کو لاس اینجلیز کا دورہ کیسا لگا‘‘۔جس کا جواب حضور انور نے مسکراتے ہوئے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں دیا۔ ’’اچھا لگ رہا ہے۔ I am enjoying.‘‘

......صدر صاحب خدام الاحمدیہ بیان کرتے ہیں کہ جب ایک دن حضور انور باسکٹ بال کا فائنل میچ دیکھنے کے لئے میچ کے آخری حصّہ میں تشریف لائے تو اس وقت کمزور ٹیم بُری طرح شکست کے قریب تھی۔مگر یکدم پانسا پلٹا اور کمزور ٹیم کی ہر شاٹ نیٹ کے اندر جانے لگی۔ مجھے کوئی ایسی شاٹ یاد نہیں جو میچ کے آخری پانچ منٹوں میں نیٹ کے اندر نہ گئی ہو اور میچ کا فیصلہ آخری شاٹ پر ہوا۔ میچ کے دوران حضور انور خوشی سے مسکراتے رہے۔ یہ لمحات ہم سب خدام کے لئے یادگار لمحات تھے۔ کسی کو بھی ہار جیت کی پرواہ نہ تھی۔ہمیں تو یہ بھی یاد نہیں کہ کونسی ٹیم جیتی اور کون سی ہاری۔ آج ہارنے والا کوئی نہ تھا بلکہ سب کی فتح تھی۔

صدر صاحب بیان کرتے ہیں کہ "Big Bear Mountain And Lake" کی سیر کے دوران Ship میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خدام کے پاس تشریف لائے اور اپنے ذاتی کیمرے سے خدام کی فلم بنائی اور خدام سے گفتگو فرمائی۔ یہ ہماری زندگیوں کے خوش قسمت ترین لمحات تھے جو ہمیں ہمیشہ یاد رہیں گے۔ یہی لمحات ہماری متاع ہیں اور یہی ہماری زندگیوں کا سرمایہ ہے اور یہی ہمارا سب کچھ ہے۔الحمدللہ کہ ہم نے یہ سعادتیں پائیں۔

## 15 مئی بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ’’مسجد بیت الحمید‘‘ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق لاس اینجلیز (Los Angeles) امریکہ سے وینکوور (Vancouver) کینیڈا کے لئے روانگی تھی۔

## لاس اینجلیز امریکہ سے روانگی اور وینکوور کینیڈا میں ورود مسعود

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے گیارہ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے ’’مسجد بیت الحمید‘‘ کے بیرونی احاطہ میں موجود تھی۔ ایک حصہ میں خواتین کھڑی تھیں اور بچیاں کورس کی صورت میں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ ایک طرف ذرا ہٹ کر دوسرے حصہ میں مرد احباب کھڑے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اُس جگہ تک تشریف لے گئے جہاں تک احباب کھڑے تھے ہر ایک اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو السلام علیکم کہہ رہا تھا۔حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے ہر ایک کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔فلک شگاف نعرے بلند کئے جارہے تھے۔خواتین ان آخری لمحات میں مسلسل شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ 19 سال بعد خلیفۃ المسیح کے قدم لاس اینجلیز کی سرزمین پر پڑے تھے اور آج کے دن یہاں سے واپسی تھی۔ بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی پُرسوز دعا کروائی اور قافلہ ’’مسجد بیت الحمید‘‘ سے ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ پولیس کی ایک گاڑی حضور انور کی کار کے آگے تھی اور دوسری گاڑی کار کے پیچھے تھی اور سب سے آگے پولیس کے چار موٹر سائیکلز قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔اس کے علاوہ دس کے قریب پولیس کے موٹر سائیکلز قافلہ کے دائیں بائیں مختلف فاصلوں پر چل رہے تھے اور ہر طرف سے راستہ کلیئر کر رہے تھے۔ جہاں چاہتے ٹریفک کو روک دیتے۔ بارہ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ایئرپورٹ پر لاس اینجلیز پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ایک پاکستانی نژاد پولیس آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملے اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ پولیس کا جو پروٹوکول حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیا گیا ہے، ایسا پروٹوکول مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا کہ کسی کو دیا گیا ہے۔ سربراہان مملکت کو بھی ایسا پروٹوکول نہیں ملتا۔

پس یہ جو کچھ بھی ہے آسمان سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کام کررہی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا الہام ہے ''وہ بادشاہ آیا''۔ اس الہام کی شان و شوکت اور عظمت قدم قدم پر ظاہر ہورہی ہے۔ بڑے بڑے سرکاری حکام خواہ وہ کانگریس کے ممبران ہوں یا سینیٹرز ہوں، گورنر ہوں یا میئرز ہوں برملا اس بات کا اظہار کررہے ہیں کہ ہم حضور انور کے سامنے اپنے آپ کو کچھ نہیں پاتے۔ ادب سے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں، اپنی کامیابیوں کے لئے کہتے ہیں اور اپنی مرادیں پاتے ہیں۔ یہی احمدیت کے غلبہ کے سامان ہیں جو آسمان پر ہورہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل VIP پروٹوکول کے تحت سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔

لنچ کا انتظام ایئرپورٹ کے ساتھ ہی واقع ایک ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ امیگریشن آفیسر نے اسی ہوٹل میں آکر سارے قافلے کے پاسپورٹ چیک کر لئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں ہوٹل سے ایئرپورٹ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے مکرم ڈاکٹر حمیدالرحمٰن صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ، مکرم وسیم احمد صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم مسعود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت امریکہ، مکرم امجد خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ لاس اینجلیز، مکرم کریم احمد صاحب جماعت لاس اینجلیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔ مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر امریکہ قافلہ کے ساتھ وینکوور تک اسی جہاز میں سفر کررہے تھے۔

مکرم منعم نعیم صاحب امریکہ کی ''یونائٹڈ ایئرلائن'' کے وائس چیئرمین ہیں۔ سفر کے یہ تمام انتظامات انہی کے زیرانتظام تھے۔

یونائٹڈ ایئرلائن کی پرواز UA6483 اپنے وقت پر دو بج کر 42 منٹ پر لاس اینجلیز سے وینکوور (کینیڈا) کے لئے روانہ ہوئی۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب نائب صدر انصاراللہ اور مکرم طاہر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے دو روز قبل لاس اینجلیز پہنچے تھے، اس سفر میں قافلہ کے ساتھ تھے۔ علاوہ ازیں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر سید تنویر احمد صاحب اور ملک طارق صاحب واقف زندگی اور اعجاز احمد صاحب فوٹوگرافر الاسلام ویب سائیٹ بھی قافلہ کے ساتھ اسی جہاز میں سفر کر رہے تھے۔

قریباً اڑہائی گھنٹے کے سفر کے بعد سوا پانچ بجے جہاز وینکوور کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔

## کینیڈ ا ایئرپورٹ پر حضور انور کا سٹیٹ گیسٹ کے طور پر استقبال

حکومت کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو "State Guest" کا درجہ دیا ہے۔ اور دفتر خارجہ کے ایک پروٹوکول آفیسر Robert Cayer کو ملک کے دارالحکومت آٹوا (Ottawa) سے سپیشل طور پر وینکوور بھجوایا۔ موصوف آٹوا سے قریباً 4700 کلومیٹر کا سفر طے کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے ایک روز قبل ہی وینکوور پہنچ گئے تھے اور جماعت کی انتظامیہ سے مل کر حضور انور کے استقبال کا پلان تیار کیا۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے حکومت کینیڈا کے وزیر امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ Hon. Jason Kenney بھی آٹوا سے لمبا سفر طے کر کے وینکوور پہنچے تھے۔

جہاز کے دروازہ پر مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا، حکومت کینیڈا کی طرف سے پروٹوکول آفیسر Robert Cayer اور وزیر امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ Hon. Jason Kenney نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ اس کے علاوہ ایئرپورٹ کے چیف آفیسر، سیکیورٹی آفیسر اور امیگریشن آفیسر نوشیرواں محمود صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

جہاز کے گیٹ سے کچھ فاصلہ پر مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر کینیڈا، نیشنل جنرل سیکرٹری ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب، ریجنل امیر برٹش کولمبیا، خلیل احمد مبشر صاحب مبلغ وینکوور اور صدر لجنہ کینیڈا محترمہ امۃ النور داؤد صاحبہ اور دو ایئرلائنز کے ڈائریکٹرز حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ کے ہوٹل Fairemont کے ایک کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں وزیر امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ جیسن کینی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی اور مختلف امور کے بارہ میں تبادلہ خیال کیا اور کینیڈا آنے پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ کینیڈا میں مزید احمدی آئیں اور یہاں آباد ہوں۔

وینکوور کی مسجد بیت الرحمٰن کا ذکر کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ مجھے اور حکومت کینیڈا کو بہت خوشی ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی گئی ہے جس کی وجہ سے اب وینکوور کے لوگوں کو پہلے سے بڑھ کر جماعت کا تعارف حاصل ہوگا۔ مسجد کی تعمیر پر مَیں مبارکباد دیتا ہوں۔

منسٹر صاحب نے ہیومینٹی فرسٹ کی کوششوں کو بھی سراہا اور کہا کہ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ انسانیت کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ خاص طور پر افریقہ اور کینیڈا میں ہیومینٹی فرسٹ بہترین کام کررہی ہے۔ منسٹر صاحب نے احمدیوں پر کئے جانے والے مظالم کے بارہ میں افسوس کا اظہار کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جیسن کینی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ وہ آٹوا سے یہاں حضور انور کو Receive کرنے آئے ہیں۔

منسٹر نے کہا کہ ہمارے پرائم منسٹر نے ٹورانٹو میں آپ کے کمیونٹی ہال میں جاکر آفس آف ریلیجس فریڈم کا اعلان کیا تھا۔ وہاں جماعت نے بڑا اچھا استقبال کیا تھا۔ مہمانوں میں یہودی اور دوسرے مذاہب کے لوگ تھے، سب وہاں آئے تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی سچّی تعلیم یہی ہے کہ مہمانوں کا احترام کرو خواہ وہ کسی بھی مذہب سے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لندن میں آفس آف ریلیجس فریڈم کے ایمبیسڈر مجھے ملنے آئے تھے۔ ہماری Peace کانفرنس میں بھی وہ شامل ہوئے تھے اور ایڈریس بھی کیا تھا۔

منسٹر نے کہا کہ پرائم منسٹر نے مسجد کے افتتاح کے موقع پر اپنا پیغام بھجوایا ہے۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر ممبران پارلیمنٹ اور گورنمنٹ کے منسٹرز آئیں گے۔ ہم بہت خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

ریفیوجیز کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان سے باہر مختلف ممالک میں بڑی تعداد میں احمدی فیملیز اپنے کیسز پاس ہونے کے بعد صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ کوئی ملک انہیں قبول کرے اور وہاں جا کر سیٹ ہوں۔ ایسی فیملیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں اور امریکہ میں فیملیز پہنچی ہیں۔ کینیڈا میں اِس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں جماعت کے موجودہ حالات کے حوالہ سے بات ہوئی تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی گزشتہ ماہ ایک جگہ ہمیں اور شیعہ دونوں کو Threats تھیں۔ پولیس نے بتایا کہ اپنی حفاظت کریں، ہم آپ کی حفاظت نہیں کر سکتے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے مسجد بیت الرحمٰن وینکور دیکھ لی ہے، مَیں اب بعد میں دیکھوں گا۔

چھ بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اپنی رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔ وینکوور کے اس سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام مکرم لطف الرحمٰن صاحب کے گھر پر ہے۔ یہاں پر موجود احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لائے۔

لطف الرحمٰن صاحب نے اپنے دونوں گھر پیش کئے ہیں۔ ساتھ والے گھر میں قافلہ کے بعض ممبران کی رہائش کا انتظام تھا۔ اسی گھر کے عقبی لان میں مارکی لگا کر نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمٰن کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ رہائشگاہ سے مسجد کا فاصلہ 15 کلومیٹر ہے۔ نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کے علاقہ ڈیلٹا (Delta) میں دریائے Fraser کے کنارے پر واقع ہے۔ جماعت نے یہ جگہ جو رقبہ کے لحاظ سے 3.8 ایکڑ ہے، 1995ء میں خریدی تھی اور قبل ازیں اس پر ایک عمارت بطور مشن ہاؤس موجود تھی۔ اب اس جگہ مسجد بیت الرحمٰن تعمیر ہوئی ہے، مسجد کے تفصیلی کوائف اس کے افتتاح والی رپورٹ میں بیان ہوں گے۔

## حضور انور کی مسجد بیت الرحمٰن تشریف آوری اور احبابِ جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الرحمٰن تشریف آوری ہوئی۔ مسجد اور اس کے اردگرد کے ایریا کو نمائشی جھنڈیوں اور رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ مسجد کے بیرونی داخلی راستہ پر ایک خوبصورت آرائشی دروازہ بنایا گیا تھا جس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' انگریزی زبان میں لکھا ہوا تھا۔ اور اس آرائشی گیٹ کے درمیان زمین کا گلوب لٹک رہا تھا۔ وینکوور کی جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری مختلف جماعتوں سے احباب جماعت اور فیملیز بڑے لمبے سفر کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے وینکوور پہنچے تھے۔

Prince Edward Iland سے آنے والے احباب سات ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ Nova Scotia سے آنے والے چھ ہزار ایک سو کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والے ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔ Western Ontario سے آنے والے احباب چار ہزار سات صد کلومیٹر، اسی طرح Ottawa اور مانٹریال سے آنے والے بھی چار ہزار سات سو کلومیٹر اور Prairie Region سے آنے والے احباب اور فیملیز ایک ہزار سے اڑہائی ہزار کلومیٹرز کا فاصلہ طے کر کے آئی تھیں۔

یہ سبھی لوگ اپنے پیارے آقا کی آمد کا بڑی بیتابی سے انتظار کر رہے تھے۔ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز بھی اپنے پیارے آقا کی منتظر تھیں۔

جونہی حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے مسجد کے احاطہ میں داخل ہوئی تو ساری فضا ''السلام علیکم حضور!''، ''اھلاً و سھلاً و مرحبا'' اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ ہر

قائم شدہ
1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 20 3609 4712

طرف خوشی ومسرّت اور ایک ولولہ اور جوش کا عالم تھا۔ مرد حضرات ایک حصہ میں کھڑے تھے اور مسلسل اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے نعرے بلند کررہے تھے۔ بچے گروپس کی صورت میں خیرمقدمی دعائیہ نظمیں پیش کررہے تھے۔ خواتین دوسرے حصہ میں اپنے آقا کی آمد کی منتظر تھیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ خواتین نے بھی پُر جوش نعروں سے اپنے آقا کا استقبال کیا۔ اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچیاں کورس کی صورت میں استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔ استقبال کا یہ منظر بڑا ہی ایمان افروز تھا۔ حضورانور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے خواتین کے نعروں کا جواب دے رہے تھے۔ خواتین مسلسل اپنے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ مجموعی طور پر دو ہزار سے زائد احباب جماعت نے حضورانور کا استقبال کیا۔

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن، ملٹی پرپز ہال، مشن ہاؤس، دفاتر اور رہائشی حصوں کا معائنہ فرمایا۔

رہائشی حصوں کے معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض ہدایات سے نوازا۔ ملٹی پرپز ہال کے رقبہ کے لحاظ سے حضور انور نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ یہاں کتنے لوگ نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں صرف اس ہال میں ایک ہزار سے زائد آدمی نماز ادا کرسکتے ہیں۔

مسجد کے دونوں ہالوں کا بھی جائزہ لیا۔ جماعتی کچن اور ڈائننگ ہال اور دوسرے مختلف شعبوں کے دفاتر کا بھی باری باری حضورانور نے معائنہ فرمایا۔

اس تفصیلی معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے اور نو بج کر 10 منٹ پر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

.................................................

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کی انتہائی مغربی جماعتوں کا یہ دوسرا دورہ ہے۔ قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جون 2005ء میں کینیڈا کی مغربی جماعتوں کا دورہ فرمایا تھا۔

وینکوور کا شہر ٹورانٹو شہر سے (جہاں جماعت کا مرکزی مشن ہاؤس اور مسجد بیت السلام ہے) ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر کینیڈا کے مغرب میں، برٹش کولمبیا سٹیٹ میں، بحرالکاہل کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ کینیڈا کا تیسرا بڑا شہر ہے اور یہ شہر مغربی کینیڈا کا انمول ہیرا (Crown Jewel) کہلاتا ہے۔

برٹش کولمبیا سٹیٹ کی کُل آبادی 4.1 ملین ہے جبکہ کینیڈا کی صرف اس ایک سٹیٹ (صوبہ) کا رقبہ پاکستان کے پورے ملک سے 1,40,795 مربع کلومیٹر زیادہ ہے۔ جس سے اس صوبہ کی وسعت اور پھر ملک کینیڈا کی وسعت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

کینیڈا کا یہ خوبصورت صوبہ گھنے جنگلات، سرسبز وشاداب پہاڑوں، خوبصورت وادیوں، برف پوش چوٹیوں، گلیشیئرز، وسیع وعریض جھیلوں، قدرتی آبشاروں اور دریاؤں اور ندیوں پر مشتمل ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس صوبہ کا یہ دوسرا دورہ انتہائی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دورہ کے دوران وینکوور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح ہوگا جو اس سارے علاقے میں احمدیت کی فتح کے لئے اور آئندہ آنے والی عظیم الشان کامیابیوں کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس علاقے میں یہ سب سے بڑی مسجد ہے جس کے مینار سے نکلنے والی روحانی روشنی اس علاقے کو منور کردے گی۔ اور یہ مسجد ہر کسی کے لئے امن وسلامتی کا گہوارہ ہوگی اور لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ انشاءاللہ العزیز۔

## 16رمئی بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے رہائشی حصہ کے عقبی لان (Lawn) میں نصب مارکی میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی بجاآوری میں مصروف رہے۔

پچھلے پہر بھی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن کے لئے روانہ ہوئے۔ چھ بجے یہاں تشریف آوری ہوئی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

## تقریب آمین

نماز کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 19 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں آمین کی اس تقریب میں شامل ہوئے:

عزیزم ذیشان طاہر باجوہ، احد انیق احمد، ماریہ شریف چیمہ، Anna احمد، ماریہ احمد، بارعہ خاں سدھو، زوہا مانگٹ، Irha، Ahmer Manghut کاشفہ عاصم، مسرور احمد، ذین عزیز چودھری، نعیم احسان، فاران علیم، حارث احمد، Izzah مبشر، شافعہ وسیم، بجیل احمد گھمن، دانیال مجیب باجوہ، مرزا سفیر احمد علی۔

یہ بچے اور بچیاں کینیڈا کی جماعتوں Surrey West, Edmonton, Surrey East, Lloydminister, Delta, Maple, On, اور Brampton سے اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔

## انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 45 خاندانوں کے 206 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز وینکوور جماعت کے علاوہ ٹورانٹو اور ریجائنا سے آئی تھیں۔ ریجائنا سے آنے والی فیملیز 1600 کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والی یہ فیملیز چار ہزار کلومیٹر کا سفر طے کرکے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ کے لئے روانہ ہوئے۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اپنی قیامگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

(باقی آئندہ)

---

## بقیہ: نماز جنازہ

از صفحہ 8

اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں

(4) **مکرم ملک محمد حسین صاحب اعوان (آف یوایس اے۔ ابن مکرم ملک شیر بہادر خان صاحب سابق امیر جماعت ضلع خوشاب)** 13 جنوری 2012ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے 1946 میں قادیان کی حفاظت کی خدمت سرانجام دینے کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی جماعت کے سیکرٹری وقف جدید، سیکرٹری تحریک جدید اور زعیم انصاراللہ بھی رہے۔ قرآن کریم کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا۔ ہر رمضان المبارک میں قران کریم کا درس دیتے جسے لوگ بہت شوق اور توجہ سے سنتے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ مرحوم صابر وشاکر، بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کا شمار ابتدائی موصیان میں ہوتا ہے۔

(5) **مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب۔ سابق چیف انجینئر لاہور)** یکم فروری 2013ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کے والد حضرت میاں اکبر علی صاحبؓ اور دادا حضرت مولوی محمد علی صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کی نانی محترمہ رحیم بی بی صاحبہ کو لوائے احمدیت کے لئے سوت کاتنے کا موقعہ ملا۔ آپ کا بچپن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے قریب گزرا۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عشق تھا۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، گہری فراست رکھنے والی، معاملہ فہم، نڈر اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم ڈاکٹر نصیر خان صاحب گیمبیا میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(6) **مکرمہ عتیقہ سلیمانی صاحبہ (اہلیہ مکرم فوضیل عمراوی صاحب آف الجزائر)** گزشتہ دنوں 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے 2011ء میں اپنے میاں کے ساتھ بیعت کی تھی۔ عبادات اور دیگر نیکیاں بجالانے میں اپنے میاں کی بہت مددگار تھیں۔ باوجود غریب ہونے کے غرباء کی ہرممکن مدد کرتیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، اعلیٰ اخلاق کی مالک، بہت شفیق، نیک اور وفادار خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت سے بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔

(7) **مکرم چوہدری عبدالحمید عابد صاحب (ابن مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب۔ المعروف زراعتی ماسٹر۔ ربوہ)** 17 دسمبر 2012 کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم ایک نیک اور مخلص خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار، کامیاب داعی الی اللہ، منکسرالمزاج، اپنوں اور غیروں کی مدد کرنے والے، بڑے نیک اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) **مکرم احمد منیب انجم صاحب (آف جڑانوالہ)** 20 جنوری 2013ء کو 50 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کو مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت ملی۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ جڑانوالہ کے قائد، ضلعی نگران، زعیم اعلیٰ انصاراللہ اور سیکریٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعاگو، ہمدرد، مہمان نواز، نیک، باوفا اور مخلص انسان تھے۔ کچھ عرصہ قبل جڑانوالہ میں احمدیہ قبرستان میں کتبے اتارنے کا جو واقعہ پیش آیا تھا اس میں مخالفین نے ان کے خلاف بھی مقدمہ درج کروایا تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) **مکرم برکت اللہ صاحب (پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)** 4رجنوری 2013ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے داماد تھے۔ نمازوں کے پابند، دعاگو، متوکل علی اللہ، مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ قرآن مجید کی بڑی خوش الحانی سے تلاوت کرتے اور اپنے بچوں کو بھی روزانہ تلاوت کی تاکید کرتے۔ صدقہ وخیرات میں بنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ خلیفہ وقت کے ساتھ محبت کا گہرا رشتہ تھا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی مالی یا عملی تحریک ہو اور اس میں آپ نے حصہ نہ لیا ہو۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) **عزیزہ امۃ المصور (بنت مکرم ملک مبشر احمد صاحب۔ جرمنی)** 11رجنوری 2013ء کو تقریباً 14 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیزہ وقف نو کی تحریک میں شامل تھی۔ بہت ذہین اور فرمانبردار بچی تھی۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین


**Earlsfield Properties**

*We will manage your property at 0% commission*

*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*

*Free management Service*

*Guaranteed vacant possession*

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22 مارچ 2010ء میں مکرم ماجد احمد خان صاحب نے ایک مضمون میں اپنے ماموں اور سسر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ 29 اور 30 اپریل 2007ء کی درمیانی شب حضرت میاں صاحب کی وفات ہوئی۔ قادیان میں لوگوں کا ہجوم تھا لیکن اس قدر خاموشی زندگی گویا تھم گئی ہو۔ یہ سب اپنے بزرگ اور غمگسار کے استقبال کے لئے سرجھکائے کھڑے تھے۔ ان کا غمگسار، دکھ سکھ کا ساتھی آج ان سے جدا ہوگیا تھا۔ ذہن کو کچھ تسلی تو تھی کہ اپنے پیارے کے پاس چلا گیا ہے۔ لیکن اس دل کا کیا کرتے جو سنبھالے نہ سنبھلتا تھا۔ اگلے دو روز بھی اسی کیفیت میں گزر گئے۔ مَیں نے سکھوں کو بھی روتے دیکھا اور ہندوؤں کو بھی۔ لوگ بھی کیا کرتے، شہزادہ جو تھا مسیح آخرزماں کی نسل کا، جو تمام عمر بلا لحاظ مذہب لوگوں کی دلداری کرتا رہا۔ پھر وہ گھڑی بھی آن پہنچی جب ایک جمِّ غفیر اس شخص کے جسدِ خاکی کو کندھا دیئے اس کو آخری سفر پر لے چلا۔ جنازے پر، کیا سکھ، کیا ہندو سب موجود تھے۔

خاکسار کی شادی جنوری 1979ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی منجھلی بیٹی سے ہوئی۔ شادی سے پہلے وہ ہمارے قادیان والے ماموں تھے اُن کے قریب رہنے کا موقع ملا تو وہ رشتے کے ماموں سے ہمارے ماموں لگنے لگے۔

60 سال پہلے قرعہ نکلنے پر یہ 20 سالہ نوجوان قادیان گیا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کا حکم تھا کہ میرے تمام بیٹے اپنی باری پر قادیان میں تین ماہ کا وقت گزاریں گے۔ جب اس نوجوان کے قادیان میں تین ماہ پورے ہونے لگے تو ایک رات جائے نماز اُٹھا کر دارالمسیح کے ایک کمرے میں چلا گیا۔ کئی گھنٹے گریہ و زاری میں گزار دیئے۔ خدا سے قادیان مانگ رہا تھا۔ اے خدا مجھے قادیان سے نہ جانے دینا۔ دعا سے سر اُٹھایا تو تسلی ہوئی۔ اگلے روز ہی بھارت اور پاکستان میں قافلوں کا آنا جانا رُک گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد موصول ہوا کہ تم اب قادیان میں ہی رہو۔ وہ قادیان کا ہوچکا تھا۔ اور قادیان اُس کا۔

ماں باپ نہ بہن بھائی کچھ بھی تو یاد نہ رہا۔ خدا نے دُعا سن لی تھی۔ مسیح زماں کی اولاد میں سے مصلح موعودؓ کے اس بیٹے کو اپنی تمام زندگی اس بستی میں رہنے کی سعادت عطا ہوئی۔ چند سال ہوئے ایک محفل میں کسی نے پوچھا کہ آپ اپنی والدہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں، فرمانے لگے جب قادیان میں اکیلا تھا تو والدہ بہت یاد آتی تھیں۔ میں نے ذکر کرنا ہی چھوڑ دیا تاکہ اتنی یاد نہ آیا کریں۔ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگے کہ پھر یہ عادت سی ہوگئی۔

اپریل 1952ء کا واقعہ ہے۔ ماموں کی شادی کو ابھی چار پانچ روز ہی گزرے تھے کہ ممانی کو لے کر کسی کام سے شیخوپورہ گئے۔ کام کے بعد واپس ربوہ کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں ربوہ سے ایک اور گاڑی آتی ہوئی نظر آئی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی جانب سے یہ حکم آیا تھا کہ وسیم ابھی اور اسی وقت واپس قادیان چلا جائے، حالات اب ٹھیک نہیں ہیں۔ اس حکم کو سنتے ہی گاڑی واپس لاہور کی جانب موڑ لی گئی۔ ممانی بتاتی ہیں کہ اس وقت ماموں کو صرف اس بات کا افسوس تھا کہ ابّا جان (حضرت مصلح موعود) سے ملاقات نہ ہوسکے گی۔ لاہور پہنچنے پر اطلاع ملی کہ حضور خود لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ حالات میں کچھ بہتری آنے پر ماموں کو چند روز لاہور میں مزید قیام کا موقع مل گیا۔ حضور بھی اُس وقت تک لاہور میں رہے جب تک ماموں قادیان کے لئے رخصت نہ ہوگئے۔ رخصت کرنے حضرت مصلح موعودؓ خود ائیرپورٹ تشریف لے گئے اور جب تک جہاز نظروں سے اوجھل نہ ہوا اُسے دیکھتے رہے۔ فرض اور محبت میں فیصلہ اس مرد خدا کے لئے کچھ مشکل بات نہ تھی۔ دل تو باپ کا تھا لیکن خدا نے اسے بہت بڑے کاموں کے لئے چنا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ماموں کو قادیان کے لئے رخصت کیا تو نصیحت فرمائی کہ جماعت سے خرچ کے لئے کبھی کچھ نہ لینا خدا تمہارا انتظام کرے گا۔ بعد میں حضرت مصلح موعودؓ ایک لمبا عرصہ یہ انتظام خود فرماتے رہے۔ قادیان میں شروع کے دن بہت تنگدستی کے تھے لیکن ماموں کو یہ نصیحت ہمیشہ کے لئے یاد ہوچکی تھی۔ ساری زندگی اس پر عمل کرتے رہے اور جماعت سے کوئی وظیفہ قبول نہیں کیا۔ اپنی آخری بیماری میں امرتسر علاج کے لئے روانہ ہونے لگے تو ممانی سے فرمایا کہ پیسے کچھ زیادہ رکھ لینا۔ ماموں کی وفات کے بعد جب ہسپتال کے بل ادا کرنے کا وقت آیا تو اُس لفافے میں اتنی ہی رقم تھی جتنا کہ ہسپتال کا بل۔ خداتعالیٰ کو اپنا خرچ خود ادا کرنے کی ادا کچھ ایسے بھا گئی کہ کسی اَور کو حصہ ڈالنے کا موقع نہ ملا۔

بیواؤں اور یتیموں پر ہروقت شفقت کی نگاہ رہتی تھی۔ بہانے کی تلاش میں رہتے کہ کوئی موقع ملے۔ ہر خوشی کے موقع پر دستور تھا کہ قادیان کی ہر بیوہ اور یتیم کے گھر جاتے اور چپکے سے لفافہ پکڑا دیتے۔ ماموں کی وفات کے بعد کئی لوگوں نے گھر پر اس کا ذکر کیا۔ ایک خاتون روتے ہوئے کہنے لگیں: مَیں تو اپنا بل میاں صاحب کے دفتر کی میز پر چھوڑ آتی تھی کبھی پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ میاں صاحب کو ملا بھی کہ نہیں، اور کبھی ایسے نہیں ہوا کہ بل کی ادائیگی نہ ہوئی ہو۔

وفات کے چند روز بعد ماموں کی ذاتی الماری کھولی گئی۔ ایک خانہ میں لاتعداد لفافے پڑے تھے۔ ہر لفافے پر امانت رکھوانے والے کا نام اور رقم درج تھی۔ حتیٰ کہ ایک لفافہ ایسا بھی تھا جس میں 10 روپے تھے اور امانت رکھوانے والے کا نام لکھا تھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دونوں بچوں کے نکاح 2005ء کے جلسہ قادیان کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے پڑھائے۔ نکاح کے بعد خاکسار نے ایک دعوت کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ ماموں نے ایک بڑی رقم کا لفافہ خاکسار کو دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ دعوت کے انتظام کے لئے ہے۔ مَیں نے عرض کی ماموں یہ تو بہت زیادہ ہیں۔ کچھ بولے نہیں صرف مسکرا دیئے۔ دعوت کے اخراجات کی ادائیگی کے بعد ایک بڑی رقم بچ گئی جو خاکسار نے ماموں کو لوٹا دی، اس وقت بھی کچھ نہ بولے اور صرف مسکرا دیئے۔ دو ماہ بعد پاکستان تشریف لائے تو واہگہ بارڈر پر کار میں بیٹھتے ہی وہی رقم کا لفافہ مجھے پکڑا کر کہنے لگے کہ اپنی امانت سنبھالو جو تم میرے پاس چھوڑ آئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اس قدر تھا کہ تمام زندگی اپنی جلسہ سالانہ کی تقریروں کا موضوع صرف سیرت النبیؐ اور ذکر حبیب رکھا۔ ماموں کی چھوٹی بیٹی نے اپنی پہلی تقریر کے لئے موضوع کے حوالہ سے استفسار کیا تو فرمانے لگے کہ تقریر صرف ذکرِ حبیب پر کرنا۔ اپنے بچوں کو حدیث پڑھاتے تھے۔ بچے کہتے ہیں کہ ہمیں یاد نہیں کہ رسول اللہ کا ذکر آیا ہو اور ماموں کی آواز رندھ نہ گئی ہو۔

ہمسایوں کے تعلق کے حوالہ سے ماموں کی چھوٹی بیٹی (امۃ الرؤف) ایک واقعہ بیان کرتی ہیں۔ چھوٹا ہونے اور زیادہ عرصہ ساتھ ہونے کی نسبت سے یہ باقی اولاد سے کچھ زیادہ لاڈلی تھیں۔ کہتی ہیں ایک رات کو 10 بجے کے قریب میں اپنے کچن کی کھڑکی سے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کی بیٹی سے باتیں کر رہی تھی۔ اس وقت حضرت مولوی صاحب کے گھر سے کچھ کوٹنے کی آواز آئی۔ میں نے اپنی دوست سے کہا یہ کیا تمہارے گھر سے کوٹنے کی آواز آرہی ہے۔ دوسرے کمرے میں ماموں موجود تھے جنہوں نے یہ بات سن کر یکدم اتنی زور سے ڈانٹا کہ وہ تمہارے ہمسائے ہیں نہ جانے کس ضرورت کے تحت کچھ کوٹ رہے ہوں گے۔ امۃ الرؤف کہتی ہیں میں نے ابّا کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔ یہ خود گھبرا کر نماز پڑھنے لگیں۔ اور رو رو کر اللہ سے معافی مانگی کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ابّا نے مجھے اتنا ڈانٹا ہو، مجھ سے کوئی بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔

ممانی کہتی ہیں کہ دسمبر کے مہینہ میں پاکستان کے لوگوں کے ہاتھ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی جانب سے فرمائشیں موصول ہوتی تھیں۔ جلسے پر کام کا بھی بہت رَش ہوتا تھا۔ کہنے لگیں ایک دن میں نے کاموں سے گھبرا کر ماموں کو کہا کہ لوگ یہ بھی نہیں دیکھتے اتنی مصروفیت ہے۔ ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ ماموں نے میرے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر آگے بات کرنے سے منع کر دیا۔ کہنے لگے آگے کچھ نہ کہنا، یہ نہ ہو کہ تمہارے کہے گئے کسی لفظ سے خدا مجھے خاندان مسیح موعودؑ کی خدمت سے محروم کردے۔

نومبر 1965ء میں اپنے عظیم باپ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کی خبر ریڈیو پاکستان سے ملی۔ نہ کوئی بہن بھائی پاس اور نہ ہی کوئی اور رشتہ دار کہ غم بانٹ سکیں۔ گھر افسوس کے لئے آنے والوں سے بھر گیا۔ لوگوں سے فرمانے لگے کہ یہ وقت افسوس کا نہیں جاؤ اور جا کر دعائیں کرو کہ خداتعالیٰ یہ وقت جماعت پر آسان کردے۔ پھر جون 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ہوئی۔ باہر سے آئے کچھ لوگ پاکستان جارہے تھے کہ جنازہ میں شامل ہوسکیں۔ خود ویزہ نہ ہونے کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکتے تھے۔ بیعت کی بھی بہت جلدی تھی کہ کہیں پیچھے نہ رہ جاؤں۔ خلافتِ رابعہ کا انتخاب ابھی ہوا نہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (بغیر نام لکھے) کے نام بیعت کا خط لکھا۔ اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے دستخط کروائے اور پاکستان بھجوادیا کہ جس کا انتخاب ہو اس کا نام لکھ کردے دینا۔

خلافت سے عقیدت اور محبت کا واقعہ گو کہ تکلیف دہ لیکن اپنے اندر بیشمار جذبے سمیٹے ہوئے ہے۔ 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کسی شخص کی دفتری معاملے کی شکایت پر ماموں کو تین ماہ کے لئے خدمات سے سبکدوش کردیا۔ ممانی کہتی ہیں کہ میرا ان کے ساتھ 55 سال کا ساتھ تھا لیکن مَیں نے ان کو کبھی اتنا پریشان نہیں دیکھا۔ دنوں، ہفتوں میں وزن گر کر آدھا رہ گیا۔ دل میں جانتے تھے کہ بیگناہ ہوں لیکن اپنے آپ کو گناہگار سمجھ کر خلیفۃ المسیح سے معافی کے طلبگار رہے۔ جماعتی جلسوں میں شرکت کرتے تو سر جھکا کر ایک طرف بیٹھ جاتے۔ گھنٹوں سجدے میں پڑے رہتے۔ وجود پگھل پگھل کر بہتا رہتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا دل بھی اپنے اس درویش بھائی کی خاطر نہ جانے کس حال میں ہوگا۔ لیکن خلافت کے منصب نے انصاف کے تقاضے پورے کرنا تھے اور خلافت کا یہ پیروکار معافی مانگتا رہا۔ ایسی مثال مسیح موعودؑ کی جماعت کے علاوہ رُوئے زمین پر کہیں نہیں مل سکتی۔ بالآخر شکایت غلط ثابت ہوئی اور خداتعالیٰ نے برّیت کے سامان کردیئے۔

2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بھی قادیان جلسے کے لئے تشریف لائے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ماموں کے سارے بچے بھی اکٹھے موجود تھے۔ ایک دن طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو ایک بچی کو بلا کر کہنے لگے کہ دُعا کرو کہ اگر میرا وقت آچکا ہے تو ابھی پورا ہو جائے تاکہ حضور میری نمازِ جنازہ پڑھائیں اور تمام بچے شامل ہوسکیں۔ کہتے تھے کہ تمام عمر اکیلا رہا ہوں میری خواہش ہے کہ جب موت آئے تو سارے بچے میرے پاس ہوں۔ ماموں کی وفات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش بھی پوری کردی۔ وفات سے پہلے تمام بچے پہنچ چکے تھے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15؍فروری 2010ء میں مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کا درج ذیل قطعہ شامل اشاعت ہے:

ہولے ہولے بدلے جاتے ہیں مکانوں کے مکیں
اور چلے جاتے ہیں سب بالانشیں زیرِ زمیں
جسم و جاں، دیوار و در، مال و منال، اہل و عیال
اتنا کچھ میرا ہے لیکن پھر بھی میرا کچھ نہیں

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
July 5, 2013 – July 11, 2013

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday July 5, 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 00:50 | Yassarnal Quran |
| 01:20 | Huzoors Tour Of Scandinavia |
| 02:30 | Japanese Service |
| 03:00 | Tarjamatul Quran Class: Rec. June 28, 2013. |
| 03:35 | Kasre Saleeb: A discussion series about Christianity and its beliefs. |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 237 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:25 | Yassarnal Quran |
| 06:45 | Engineering Forum 2009: An engineering forum held on May 23, 2009 at Baitul Futuh Mosque, London, including an address by Huzoor. |
| 07:30 | Siraiki Service |
| 08:20 | Rah-e-Huda |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Deeni-o-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence. |
| 11:35 | Dars-e-Hadith |
| 12:00 | Live Friday Sermon |
| 13:15 | Seerat-un-Nabi (saw) |
| 13:50 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 14:00 | Yassarnal Quran |
| 14:30 | Bengali Reply To Allegations |
| 15:35 | Rabwah Ke Shab-o-Roz |
| 16:20 | Friday Sermon [R] |
| 17:35 | Yassarnal Quran |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Engineering Forum 2009 [R] |
| 19:30 | Real Talk |
| 20:30 | Deeni-o-Fiqahi Masail |
| 21:00 | Friday Sermon [R] |
| 22:15 | Rah-e-Huda |

## Saturday July 6, 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat |
| 00:35 | Yassarnal Quran |
| 01:10 | Engineering Forum 2009 |
| 02:10 | Friday Sermon: Recorded on July 5, 2013 |
| 03:20 | Rah-e-Huda |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 238 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 06:30 | Al-Tarteel |
| 07:00 | Jalsa Salana Bangladesh Address: Recorded on February 10, 2013. |
| 08:00 | International Jama'at News |
| 08:30 | Story Time |
| 08:55 | Question And Answer Session: Part 1, recorded on May 24, 1997. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Friday Sermon: Recorded on July 5, 2013 |
| 12:15 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 12:25 | Al-Tarteel |
| 13:00 | Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:05 | Kuch Yaadain Kuch Baatain |
| 16:00 | Live Rah-e-Huda |
| 17:35 | Al-Tarteel |
| 18:05 | World News |
| 18:30 | Jalsa Salana Bangladesh Address [R] |
| 19:30 | Faith Matters |
| 20:30 | International Jama'at News |
| 21:00 | Rah-e-Huda |
| 22:35 | Story Time |
| 22:50 | Friday Sermon [R] |

## Sunday July 7, 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 00:50 | Al-Tarteel |
| 01:20 | Jalsa Salana Bangladesh Address |
| 02:30 | Story Time |
| 02:50 | Friday Sermon: Recorded on July 5, 2013 |
| 04:00 | Kuch Yaadain Kuch Baatain |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 239 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:25 | Yassarnal Quran |
| 06:55 | Huzoor's Meeting With Students: Recorded on May 9, 2013 in Los Angeles. |
| 07:55 | Faith Matters |
| 08:55 | Question And Answer Session: Part 1, recorded on November 22, 1998. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:05 | Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on August 17, 2012. |
| 12:20 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:40 | Yassarnal Quran |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on July 5, 2013. |
| 14:15 | Bengali Reply To Allegations |
| 15:15 | Kids Time |
| 16:00 | Live Press Point |
| 17:05 | Yassarnal Quran |
| 17:25 | Kids Time |
| 18:05 | World News |
| 18:30 | Huzoor's Meeting With Students [R] |
| 19:35 | Real Talk |
| 20:40 | Discover Alaska: Part 4 of a documentary which takes us on a journey to Alaska, the largest American state. |
| 21:10 | Professor Abdus Salam: A conference titled 'Salam + 50 Conference' held in the Imperial College London dedicated to the Nobel Prize Laurette Professor Abdus Salam. |
| 22:05 | Friday Sermon [R] |
| 23:15 | Question And Answer Session [R] |

## Monday July 8, 2013

| | |
|---|---|
| 00:25 | World News |
| 00:40 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 01:00 | Yassarnal Quran |
| 01:20 | Huzoor's Meeting With Students |
| 02:25 | Discover Alaska |
| 02:55 | Friday Sermon: Recorded on July 5, 2013. |
| 03:55 | Real Talk |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 240 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Ramadhan |
| 06:30 | Al-Tarteel |
| 07:00 | Huzoor's Mulaqat With Students: Recorded on May 4, 2009. |
| 08:10 | International Jama'at News |
| 08:55 | Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on July 13, 1998. |
| 10:00 | Friday Sermon: Recorded on April 19, 2013. |
| 11:05 | Tamil Service |
| 12:00 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 12:10 | Insight |
| 12:35 | Al-Tarteel |
| 13:05 | Friday Sermon [R] |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:15 | Tamil Service |
| 16:00 | Rah-e-Huda |
| 17:30 | Al-Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Huzoor's Mulaqat With Students [R] |
| 19:30 | Real Talk |
| 20:35 | Rah-e-Huda |
| 22:05 | Friday Sermon [R] |
| 22:50 | Tamil Service |
| 23:25 | The Importance Of Ramadhan |

## Tuesday July 9, 2013

| | |
|---|---|
| 00:10 | World News |
| 00:30 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 00:40 | Insight |
| 01:05 | Al-Tarteel |
| 01:35 | Huzoor's Mulaqat With Students |
| 02:50 | Kids Time |
| 03:25 | Friday Sermon: Recorded on September 14, 2007. |
| 04:15 | Tamil Service |
| 04:50 | Liqa Maal Arab: Session no. 241 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:40 | Yassarnal Quran |
| 07:00 | Jalsa Salana Bangladesh Address: Recorded on February 10, 2013. |
| 08:00 | Insight |
| 08:30 | Attractions Of Australia: A documentary featuring the Toowoomba Flower Carnival 2011. |
| 09:00 | Question And Answer Session: Recorded on November 22, 1998. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:05 | Friday Sermon: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on July 5, 2013. |
| 12:15 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 12:30 | Yassarnal Quran |
| 13:00 | Real Talk |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:10 | Spanish Service |
| 15:45 | Noor-e-Mustafwi |
| 16:00 | Press Point |
| 17:00 | Ilmul Abdaan |
| 17:30 | Yassarnal Quran |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Jalsa Salana Bangladesh Address [R] |
| 19:30 | Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on July 5, 2013. |
| 20:30 | Insight |
| 21:00 | Press Point |
| 22:00 | Noor-e-Mustafwi |
| 22:15 | Blessings Of Ramadhan |
| 23:00 | Question And Answer Session [R] |

## Wednesday July 10, 2013

| | |
|---|---|
| 00:10 | World News |
| 00:25 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 01:05 | Yassarnal Quran |
| 01:25 | Jalsa Salana Bangladesh Address |
| 02:30 | Attractions Of Australia |
| 03:00 | Press Point |
| 04:00 | Blessings Of Ramadhan |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 242 |
| 06:00 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 06:20 | Al-Tarteel |
| 07:00 | Huzoor's Meeting With Students: Recorded on May 9, 2013 in Los Angeles. |
| 08:00 | Real Talk |
| 09:05 | Question And Answer Session: Part 1, recorded on May 24, 1997. |
| 10:10 | Indonesian Service |
| 11:15 | Swahili Muzakarah |
| 12:05 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 12:15 | Al-Tarteel |
| 12:50 | Friday Sermon: Recorded on September 28, 2007 |
| 13:55 | Shotter Shondhane |
| 15:00 | Deeni-o-Fiqahi Masail |
| 15:30 | Faith Matters |
| 16:50 | Maidane Amal Ki Kahani |
| 17:30 | Al-Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Huzoor's Meeting With Students [R] |
| 19:30 | Real Talk |
| 20:35 | Deeni-o-Fiqahi Masail |
| 21:10 | Maidane Amal Ki Kahani |
| 21:50 | Friday Sermon [R] |
| 22:50 | Intikhab-e-Sukhan |

## Thursday July 11, 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 00:55 | Al-Tarteel |
| 01:25 | Huzoor's Meeting With Students |
| 02:25 | Deeni-o-Fiqahi Masail |
| 03:00 | Moshaairah |
| 04:05 | Faith Matters |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 243 |
| 06:00 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 07:00 | Dars-e-Hadith |
| 07:20 | Yassarnal Quran |
| 07:40 | Benefits Of Ramadhan |
| 08:00 | Beacon Of Truth |
| 09:45 | Indonesian Service |
| 11:00 | Darsul Quran: Recorded on February 11, 1996. |
| 13:00 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 13:35 | Friday Sermon: Recorded on June 14, 2013. |
| 14:50 | Seerat-un-Nabi |
| 15:30 | Quran Sab Se Acha |
| 16:05 | Beacon Of Truth |
| 17:25 | Yassarnal Quran |
| 18:00 | World News |
| 18:25 | Benefits Of Ramadhan |
| 18:55 | Quran Sab Se Acha |
| 19:25 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 20:20 | Faith Matters |
| 21:20 | Darsul Quran [R] |
| 23:05 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |

***Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).***

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 20 | Friday 28 June, 2013 | Issue No. 26

# اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
# احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

## {2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

**(قسط نمبر91)**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
پَر کے اک ریشہ سے ہو جاتی ہے کووں کی قطار
حد سے کیوں بڑھتے ہو لوگو کچھ کرو خوفِ کردگار
کیا نہیں تم دیکھتے نصرت خدا کی بار بار

(درثمین، صفحہ:129)

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ فروری ومارچ2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

.........................................

❀...... **کوئٹہ، فروری:** ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ کو بلوچستان کی ایک عسکریت پسند کالعدم تنظیم کی طرف سے تحریری دھمکی ملی ہے جس میں درج ہے کہ ڈاکٹر صادقہ سلطانہ ہماری بات کان کھول کر سننا اور پھر فیصلہ کرنا۔ اگر تمہیں اپنی اور اپنے بچوں کی زندگی عزیز ہے تو ہمیں بیس لاکھ روپے ادا کردو۔ ہم تمہاری ہسپتال میں آمد و رفت و اوقات کار، حتی کہ تمہارے رشتہ داروں کی بابت بھی مکمل طور پر معلومات رکھتے ہیں۔ اگر تم نے ہمیں مطلوبہ رقم مہیا نہ کی تو تمہارے اہل خانہ کو پہنچنے والے ہر نقصان کی تم خود ذمہ دار ہوگی۔ ہمیں 0333 6233653 پر فون کرو۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔

وہ صوبہ جہاں مغوی احمدیوں کو تاوان کی ادائیگی کے بعد بھی بہیمانہ تشدد کرکے شہید کردیا جائے اور رقم کا تھیلا لے کر بھی مسخ شدہ لاش ورثاء کے حوالہ کی جاتی ہے وہاں ڈاکٹر صاحبہ کو نقل مکانی اور خود حفاظتی اپنانے کے علاوہ بھی کوئی مشورہ دیا جاسکتا ہے؟

❀...... **فیصل آباد، 14فروری:** حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد مذہبی شکاری مولویوں کی وردیوں کے رنگ اور تنخواہ وغیرہ کے پیکج کا اعلان کردے تا حکومتی سرپرستی میں جاری مظالم کی اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے خود کو وقف کرنے والے ان مولویوں کے لئے کام میں سہولت پیدا ہو۔

مکرم محمد عباس شاہد صاحب ابن مکرم محمد الماس صاحب گوبندپورہ، فیصل آباد کے رہائشی ہیں اور موبائل کی دوکان کرتے ہیں۔ چودہ فروری کے روز دو مولوی آپ کی دوکان پر آئے اور بتایا کہ ہم ختم نبوت والے مولوی ہیں۔

مولویوں نے عباس صاحب سے پوچھا کہ کیا تم قادیانی ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ میں الحمدللہ مسلمان ہوں۔ تب اسلامی جمہوریہ میں مسلمان ہونے کی بنیادی شرط اور ثبوت کے طور پر ان مولویوں نے اس احمدی سے مطالبہ کیا کہ خدا کے بھیجے ہوئے سچے مہدی معہود، مسیح موعود اور مجدد الف آخر علیہ السلام کو گندی گالیاں دے۔ جس پر مکرم عباس صاحب نے مولویوں کو بتایا کہ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گالیاں دینے سے منع فرمایا ہے۔

تب یہ مولوی سیخ پا ہوکر بدزبانی کرنے لگے اور اس احمدی پر حملہ کرکے نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کی۔ اور دھمکی دی کہ تم نے اپنی دوکان کا نام ''سبحان اللہ موبائل'' رکھا ہوا ہے ہم تمہارے خلاف پولیس میں مقدمہ درج کروادیں گے۔ اور یہ پیشہ ور غنڈے دوبارہ آنے کی دھمکی دے کر چلے گئے۔

❀...... **احمدپور شرقیہ، ضلع بہاولپور:** یہاں محمد اسلم نامی ایک شخص نے چند سال قبل احمدیت قبول کی لیکن بعد ازاں شیعہ ہوگیا۔ حال ہی میں کسی جھوٹے اور فتنہ پرور شخص نے لوگوں کو پیغام بھیجا کہ محمد اسلم کا تعلق اہل سنت والجماعت سے تھا، پھر وہ شیعہ ہوگیا اور بعد ازاں قادیانی بن گیا۔

محمد اسلم نے اس شرارت کے سدّباب کے لئے اپنی دوکان کے باہر ختم نبوت کے متعلق اپنے عقیدہ کا بڑا بورڈ لگوالیا تا لوگ مطمئن ہوجائیں۔ مگر اپنے طور پر کوشش کرکے اس شخص نے معلوم کرلیا کہ مقامی مولوی محمد خلیل اس شرارت کا سرغنہ ہے۔ محمد اسلم نے مولوی خلیل کو اپنی دوکان پر بلاکر اپنے بیٹوں کی مدد سے خوب مارا۔ تب مولوی خلیل کے حمایتی جمع ہوگئے اور ایک بڑا جھگڑا شروع ہوگیا۔

اشتعال کی اس فضا میں کسی بدطینت نے یہ افواہ اڑادی کہ قادیانیوں نے مولوی خلیل کی داڑھی کاٹ دی ہے اور انہیں بری طرح زدوکوب کیا ہے۔ جس پر لوگوں کا مجمع پولیس تھانہ کے سامنے جمع ہوگیا۔ تب پولیس نے اپنی کارروائی کرتے ہوئے محمد اسلم اور اس کے بیٹوں کے خلاف مقدمہ درج کرکے انہیں گرفتار کرلیا۔

یوں وقتی طور پر احمدی اس شرارت سے محفوظ ہوگئے لیکن یہ ضرور ثابت ہوگیا کہ وطن عزیز میں خیبر سے مہران تک احمدی ہی ظالموں کا آسان ترین ہدف ہیں۔

❀...... **اسلام آباد:** وفاقی دارالحکومت کے علاقہ آئی نائن میں واقع مکرم منصور احمد طاہر صاحب کا گھر ایک مدت سے مقامی احمدیوں کے لئے بطور نماز سینٹر استعمال ہورہا تھا پھر ایک دن پولیس سب انسپکٹر ایک مقامی دکاندار کے ساتھ یہاں آیا اور نماز سینٹر کے متعلق معلومات جمع کرنے لگا بعد ازاں پولیس کے اے ایس آئی نے مکرم منصور صاحب کو ہدائت کی کہ امن و امان کی مخدوش صورتحال کے پیش نظر آپ لوگ اپنے نماز سینٹر کی خصوصی حفاظت کا انتظام رکھیں۔

❀...... **کھاریاں، ضلع گجرات، 10فروری:** ایک اجنبی شخص مقامی احمدیہ مسجد آیا اور کہا کہ میں امام مسجد سے ملنا چاہتا ہوں اور بتایا کہ میرا ایک دوست احمدی ہونا چاہتا ہے۔ اس شخص کو بتایا گیا کہ یہاں لوگوں کی بیعت نہیں لی جاتی ہے۔ تب یہ آدمی مسجد سے مرکزی بازار کی طرف چل دیا، وہاں اسے ایک اور آدمی ملا اور یہ دونوں ایک کار میں جاکر بیٹھ گئے جس کے اندر دو مولوی پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے اور یہ کار گجرات کی طرف چلی گئی۔

مقامی احمدیوں نے پولیس کو اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ مسجد کی حفاظتی ڈیوٹی بڑھادی ہے۔

## مارچ2013ء

❀...... **شمس آباد، ضلع قصور:** شدت پسند معاندین نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بلوہ کرکے مقامی جماعت کے صدر صاحب کا گھر نذر آتش کردیا۔ تقریباً20 قانون شکن مولویوں اور غنڈوں نے 26 مارچ کی رات مکرم مقصود احمد صاحب کے گھر پر حملہ کیا، گھر میں موجود تمام اسباب کو آگ لگائی اور مکرم صدر صاحب کو اتنا شدید زدوکوب کیا کہ ڈاکٹروں کے لئے ان کی زندگی بچانا مشکل ہوگیا۔ آپ کے اہل خانہ بھی اس مذہبی غنڈہ گردی کی زد میں آئے، ان کو بہت بری طرح پیٹا گیا۔ اس حملہ کا جواز حاصل کرنے کے لئے گزشتہ کئی ماہ سے تیاری جاری تھی اور بڑے منظّم انداز میں نفرت کی مہم چلائی جارہی تھی۔ سرکار پاکستان کی آنکھوں کے سامنے ہونے والے اس ظلم عظیم پر سوائے افسوس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

ماہرین کے مطابق حملہ ہونے کے بعد روکنے اور بچاؤ کی کوششیں کرنا عبث ہوا کرتا ہے۔ حکومت کی اصل گرفت یہی ہے کہ شرارت کو پھیلنے سے قبل ہی روک دے۔ مگر پاکستان کے مولوی تو حکومت وقت کی شہ رگ میں پنجے گاڑھے بیٹھے ہیں ان کو روکنا نہ تو حکومت کی ترجیح ہے اور نہ اس کے لئے اب ممکن رہا ہے۔

شمس آباد میں احمدیوں کے خلاف جلسے جلوس عام تھے، معاشی مقاطعہ جاری تھا، کوئی دکاندار کسی احمدی کو بنیادی ضرورت کی چیزیں نہیں فروخت کرتا تھا، ڈاکٹر کسی احمدی مریض کو دوائی دینے اور زخمی کو مرہم پٹی کرنے کا روادار نہیں تھا، احمدی بچوں کو تعلیمی اداروں سے نکالا گیا تھا، احمدیوں کی نقل وحرکت ہی محدود کردی گئی تھی، پینے کا پانی بھرنے کی اجازت نہ تھی اور مقامی انتظامیہ ان تمام امور سے مکمل طور پر باخبر تھی مگر ان سرکاری کارندوں نے نہ تو مولویوں کو لگام دی اور نہ ہی احمدیوں کو پاکستان کے شہری ہونے کے ناطے ملنے والی بنیادی حفاظت فراہم کی۔ یوں سرکار پاکستان کے شدت پسند مولویوں کے سامنے بے بس ہونے اور اندرونی طور پر کالمرگ ہونے کا ایک اور نمونہ سامنے آگیا۔

❀...... **موری دروازہ، سیالکوٹ، یکم مارچ:** مکرم رانا محمد اکمل صاحب ابن رانا محمد فاضل صاحب اپنی دوکان میں بیٹھے تھے کہ دو باریش مولوی ایک موٹر سائیکل پر سوار ہوکر آئے۔ ایک نے تسلی کرنے کے لئے اکمل صاحب کا نام لے کر ٹائم پوچھا اور اسی دوران دوسرے سفّاک نے مکرم اکمل صاحب پر فائر کھول دیا۔ ایک گولی ٹانگ میں پیوست ہوگئی۔ یہ خونی مزید گولیاں بھی چلاتا رہا جو اس احمدی کے دائیں بائیں سے گزر گئیں۔ فائرنگ کی آواز سن کر جب لوگ جمع ہونے لگے تو داڑھیوں والے یہ دونوں حملہ آور موٹر سائیکل پر بیٹھ کر فرار ہوگئے۔ یوں دن کی روشنی اور رات کی تاریکی ایک ٹھہرے۔ نہ کسی نے پیچھا کیا اور نہ ہی مولویوں نے اپنا حلیہ چھپانے کا کوئی تردد کیا۔ اور پولیس!! وہ عین ممکن ہے اس دوران کسی احمدی کے گھر یا دکان سے کلمہ طیبہ مٹانے کے لئے گئی ہوئی ہو۔ مکرم محمد اکمل صاحب کو فوری طبی امداد کے لئے ہسپتال لے جایا گیا جہاں ان کی حالت بہتر ہونے لگی، پولیس نے مقدمہ درج کرلیا ہے۔

❀...... **جلیانوالہ، 367ج ب، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، 9/مارچ:** کچھ لوگ مقامی احمدیہ مسجد میں آئے اور کلمہ طیبہ مٹانے کا حکم دیا مگر احمدیوں نے تعمیل سے انکار کردیا۔ جس پر یہ لوگ ایک پولیس کانسٹیبل کو لے کر پھر آگئے اور اپنا مطالبہ دہرانے لگے۔ عدم تعمیل دیکھتے ہوئے اس پولیس اہلکار نے احمدیوں کو 25 فروری کو تھانہ میں طلب کیا۔ بروقت تھانہ پہنچ کر احمدیہ وفد نے تھانیدار کو صورت حال بتائی اور سمجھایا کہ کلمہ طیبہ کی دشمنی نہ کرے۔

چندروز بعد مولویوں نے اپنا پرانا مگر تیر بہدف نسخہ آزمایا۔ قانون شکنی کے ماہر مولویوں نے جلوس نکالا اور احمدیہ مسجد سے کلمہ شکنی کے لئے پولیس پر دباؤ بڑھادیا۔ پولیس نے بھی زرخرید لونڈی کی طرح مولوی کی مان لی اور احمدیہ مسجد کے صحن میں لکھے ہوئے کلمہ کو ڈھانپ دیا اور بیرونی دیوار پر لکھے کلمہ طیبہ پر کالا پینٹ کردیا۔

مانا کہ دارالمکافات اگلا جہان ہے مگر پاکستان کی پولیس تھانوں کے اندر جتنا غیر انسانی سلوک شرفاء وغرباء سے کرتی ہے اس سے کہیں زیادہ ذلت ورسوائی ان پولیس والوں کو مولویوں کے ہاتھوں پہنچ جاتی ہے۔

❀...... **رحیم یارخان، 28فروری:** مستند ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ حکومت کے کاغذات میں کالعدم اور عملاً مکمل طور پر فعّال دہشتگرد تنظیم لشکر جھنگوی نے یہاں اپنا ایک اجلاس کیا ہے جس کا واحد مقصد جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں روکنے کی تدابیر سوچنا تھا۔ اس اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ جماعت احمدیہ کے مقامی امیر پر حملہ کرنا مفید رہے گا۔ جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے کے متعدد متفرق ذرائع بھی زیر بحث آئے۔

**(باقی آئندہ)**

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

**اَللّٰھُمَّ مَزِّ قْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً**

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔